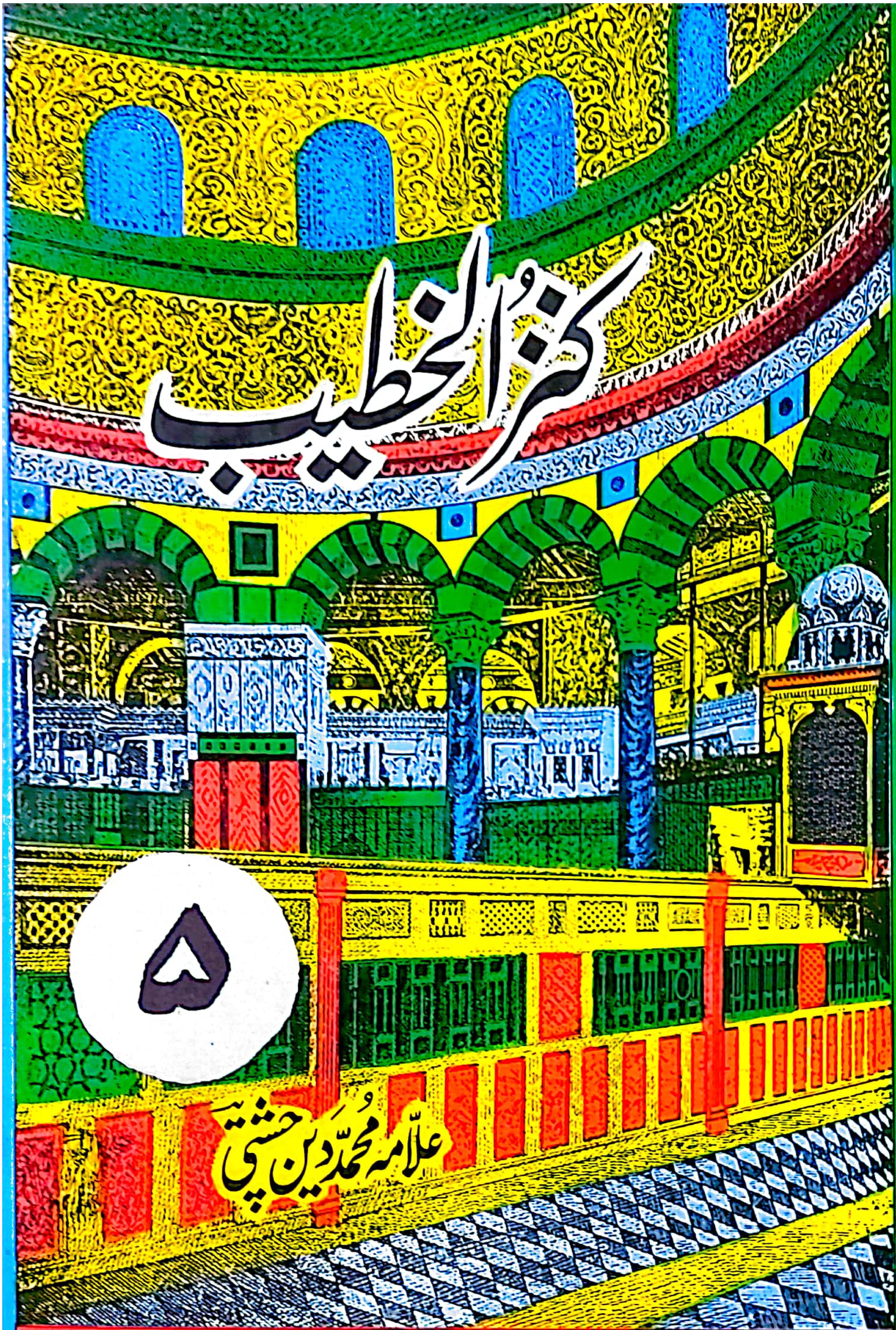

کنز الخطیب

۵

علامہ محمد دین چشتی

مکتبہ نوریہ رضویہ
گلبرگ اے ، فیصل آباد ، فون :- ۶۲۶۰۴۶

کنز الخطیب

محمد دین چشتی

مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد

5

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کنز الخطیب

(ماہ جمادی الاولیٰ)

حصہ پنجم

تصنیف لطیف

علامہ محمد دین چشتی

ناشر
مکتبہ حامدیہ مہریہ، صدیق آباد (گوبند پورہ)
گلی نمبر ۱، فیصل آباد۔ فون: ۶۱۵۸۶۴

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ——— کنز الخطیب (حصہ پنجم)

مؤلف ——— علامہ محمد دین چشتی گولڑوی

مُعاونین ——— (۱) علامہ محمد افضل جوہر فیڈرل ڈگری کالج اسلام آباد
(۲) پروفیسر حکیم محمد سلیم چشتی ایم اے، فیصل آباد

طابع ——— سید حمایت رسول قادری

اشاعت دبار ———

کتابت ——— محمد عاشق حسین ہاشمی، چنیوٹ

تزئین و آرائش ——— حافظ حکیم عبدالحفیظ قادری،

پروف ریڈنگ ——— قاری محمد عمر باسط (ایم۔ اے)

تعداد ——— ایک ہزار

قیمت ——— ۸۰ روپے

ناشر ——— مکتبہ حامدیہ مہریہ، جامع مسجد غوثیہ حامدیہ صدیق آباد (گوبند پورہ)، گلی نمبر ا فیصل آباد

——— ملنے کے پتے ———

۱۔ مکتبہ نوریہ رضویہ، گلبرگ اے، فیصل آباد
۲۔ مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ، لاہور
۳۔ مکتبہ نوریہ رضویہ، ۱۱، گنج بخش روڈ، لاہور
۴۔ نوری بک ڈپو، امین پور بازار، فیصل آباد
۵۔ چشتیہ بک سنٹر، راچ ڈیل۔ انگلینڈ،
۶۔ مکتبہ سعیدیہ، جامعہ قادریہ رضویہ، مصطفےٰ آباد، سرگودہا روڈ فیصل آباد

انتساب

بصد ادب و احترام امیر المومنین
امام المتقین اسد اللہ الغالب خلیفۂ چہارم
سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زہد و تقویٰ
——— کے نام! ———

نذرِ عقیدت

تاج العاشقین، برہان الواصلین، دلیل العارفین ہند الولی، عطائے رسول، خواجۂ خواجگان، غریب نواز، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ تعالیٰ، جن کی نگاہِ فیض سے لاکھوں غیر مسلم مشرف باسلام ہوئے۔

خادم اہلبیت و اصحاب علیہم الرضوان

محمد دین چشتی گولڑوی

Scanned with CamScanner

الاهداء

اُمّتِ مُسلمہ کے اُن پاکباز نمازیوں
کے نام !
جنہوں نے اپنی راتیں، اپنے پروردگارِ
حقیقی کے حضور، شب بیداری اور سجدہ ریزی
میں گزاریں اور اُن کے سجدے ہمارے
لیے مشعلِ راہ بنے !

خاکپائے اہلِ بیت و اصحاب علیہم الرضوان
محمد دین چشتی گولڑوی

فہرستِ موضوعات

(۱) جمادی الاُولیٰ — ۱۱
وجہِ تسمیہ — //
اہم واقعات — ۱۲
جمادی الاُولیٰ کے نوافل — //
(۲) مقصدِ تخلیق — ۱۳
طوفانِ نوح اور ایک بڑھیا — ۱۵
حضرت ابراہیم بن ادھم کی عبادت — ۲۰
صلوٰۃ کا لغوی مفہوم — ۲۳
صلوٰۃ کا اصطلاحی مفہوم — ۲۴
نماز کی برکتیں — ۲۵
مخلوقات کی عبادت کا مجموعہ — ۲۶
تورات میں اُمتِ محمدیہ کے فضائل — ۲۸
مومن کی معراج — ۳۰
سیّدنا موسیٰ علیہ السلام اور نمازوں میں کمی — ۳۱
ایک شبہ اور اس کا ازالہ — ۳۲
انبیاء کرام کی نمازیں — ۳۴
سیّدنا ابراہیم علیہ السلام — //
حضرت اسماعیل علیہ السلام — ۳۵
سیّدنا اسحاق و یعقوب و لوط علیہم السلام — ۳۶
حضرت لقمان علیہ السلام — //
حضرت موسیٰ علیہ السلام — //
حضرت عیسیٰ علیہ السلام — ۳۷
حکایت — ۳۸
(۳) فضائلِ نماز — ۳۹
اہم فریضہ — ۴۰
مثال — //
سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی انکساری — ۴۲
گناہوں کو مٹانے والی — ۴۶

Scanned with CamScanner

نماز اور غیبی امداد	۴۹
جنت کا وعدہ	۵۰
نمازی کے قدموں پر اجر	۵۱
نماز کی پابندی	۵۲
(۴) شرائط نماز	۵۴
وضو کی برکت	۵۷
وضو سے گناہ معاف	۵۸
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا وضو	۵۹
حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ کا قول	״
مسواک کا فائدہ	״
حفاظت کا ذریعہ	۶۰
حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاؤں کی آہٹ	۶۱
وضو پر بخشش	״
سترِ عورت / استقبال قبلہ	۶۲
قبلہ کی تبدیلی	۶۳
اوقاتِ نماز	۶۴
فجر، ظہر	۶۵
عصر	۶۶
مغرب، عشاء	۶۷
نیت	۶۸
تکبیر تحریمہ	۶۹
(۵) نماز کی کیفیت	۷۰
مثال	۷۱
رُکنِ اوّل	۷۲
حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کی نماز	۷۳
حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکبیرِ اُولیٰ	۷۵
تکبیرِ اُولیٰ کی فضیلت	۷۶
اسمِ الٰہی میں محویت	״
ہاتھ کانوں تک اٹھانا	۷۷
ہاتھ باندھنا	۷۸
ہاتھ باندھنے کا طریقہ	۷۹
بسم اللہ کی برکت	۸۲
بسم اللہ پر نیکیاں	״
جنت میں ذریعۂ پرواز	״
نارِ نمرود سے نجات	۸۳
شوقِ لقائے الٰہی	״
زمین کی مصیبتوں سے نجات	۸۴
بینائی لوٹ آئی	۸۵
حُبِّ غیر سے نجات	״
نامِ الٰہی کا اثر	۸۷
بسم اللہ کا احترام	۸۸

بسم اللہ پر بخشش	۸۸
سورۃ فاتحہ	۸۹
قراءت خلف الامام کی مُمانعت	״
جہری نماز میں قراءت	۹۰
سرّی نماز میں قراءت	״
تلاوتِ قرآن کی برکت	۹۲
لذتِ قرآن	۹۴
قراءت خلف امام پر وعید	۹۶
مثال	״
فاتحہ بحساب ابجد	۱۰۱
(۶) رکوع و سجود	۱۰۵
رکوع	۱۰۶
رفع یدین کی حقیقت	۱۰۷
تعدیلِ ارکان	۱۰۸
رکوع میں اُنگلیاں کشادہ رکھنا	۱۰۹
رکوع کی تسبیح	״
سجدے کی تسبیح	״
مالک کی مہربانی	۱۱۰
سجدہ	۱۱۱
سجدے پر ثواب	۱۱۲
نماز ذریعۂ رضائے الٰہی	۱۱۴
قربِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ	۱۱۵
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا سجدہ	۱۱۶
شیطان کا واویلا	۱۱۷
خوفِ الٰہی	״
نماز کی چوری	۱۱۸
سجدہ کی کیفیت	۱۲۰
دو سجدوں کی حکمت	״
حضرت معلیٰ بن منصور	۱۲۱
اچھی نماز	۱۲۲
شیطان کی خواہش	״
اُمتِ مصطفےٰ کے نمازیوں کی مثال	۱۲۳
سیدنا خلیل اللہ علیہ السلام کا سجدہ کروانا	۱۲۴
قیامت میں سجدہ	۱۲۵
سُبحانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ	۱۲۶
سجدہ پر ثواب	۱۲۷
نمازیوں کی پیشانی	״
نمازی پُل صراط پر	״
تابناک چہرے	۱۲۸

Scanned with CamScanner

(۷) التحیات	۱۳۱
قعدے کا طریقہ	۱۳۲
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تصور	۱۳۳
سلام کا جواب	۱۳۴
درود و سلام کا فائدہ	〃
دُرود پاک کی برکت	۱۳۷
درود و سلام میں فرق	۱۳۹
درود و سلام کی تاکید	۱۴۰
امیر سید علی ہمدانی کا قول	۱۴۴
شیخ محقق کا قول	۱۴۵
فریاد رسی	۱۴۶
حاضر و ناظر	۱۴۸
قرض سے نجات	۱۵۰
نماز کے بعد دُعا	۱۵۳
(۸) نمازِ وتر	۱۵۵
وتر کی تین رکعتیں	۱۵۶
شب بیداری	۱۵۸
عبادت کا حُسن	〃
وتر کی رکعتیں	۱۵۹
دُعائے قنوت رکوع سے پہلے	۱۶۱
جنّت کی ساتھی	〃
شب بیداری کا شوق	۱۶۲
نمازِ وتر کی فضیلت	۱۶۴
(۹) نماز باجماعت	۱۶۵
شیطان کا رونا	۱۶۷
جماعت کی تاکید	۱۶۸
نماز کا فائدہ	〃
جماعت کی فضیلت	۱۶۹
عشاء و فجر کی جماعت کا ثواب	۱۷۰
صُبح کی جماعت کی فضیلت	۱۷۱
جماعت کے فوت ہونے کا افسوس	〃
جماعت کی برکت	۱۷۲
جماعت کے فوت ہونے کے افسوس پر اجر و ثواب	۱۷۳
باجماعت نماز کی اہمیت	۱۷۵
باجماعت نماز پر اجر	۱۷۶
(۱۰) جُمعۃ المبارک	۱۷۷
افضل الایام	۱۷۸
قبر کے فتنے سے محفوظ	۱۷۹
غسل جمعہ کی فضیلت	۱۸۰
جُمعہ کے اعمال	۱۸۱
حکایت	۱۸۳

جمعہ کے دن سلامتی	۱۸۵
ترکِ جُمعہ پر وعید	〃
تورات میں جُمعہ کی فضیلت	۱۸۷
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناراضگی	۱۸۸
تحفہ	۱۸۹
خطبۂ جُمعہ کی اہمیت	۱۹۱
دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا	۱۹۲
خطبہ میں خاموشی	۱۹۳
خطبہ کا ثواب ضائع کرنے والی چیز	〃
(۱۱) خشوع و خضوع	۱۹۵
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت رابعہ کا خشوع	۱۹۷
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کیفیت	〃
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا خشوع	۱۹۸
حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ	۲۰۰
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز میں محویت	〃
مثال	〃
حضرت حاتم رحمۃ اللہ علیہ کی نماز	۲۰۱
حضرت مسلم بن یسار کی نماز	۲۰۲
نماز میں خلل پر صدقہ	۲۰۳
حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ کی نماز	۲۰۳
نماز میں محویت کی برکت	۲۰۴
خلف بن ایوب کی نماز	〃
حضرت رابعہ بصریہ کی نماز	〃
حضرت مسلم بن بشار کا نماز میں انہماک	۲۰۵
(۱۲) تارکِ نماز کی سزا	۲۰۷
قیامت میں پہلا حساب	〃
بے نمازی کا منہ کالا	۲۰۸
زانی سے بدتر	۲۱۰
جعلی پیر	۲۱۱
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز	۲۱۲
دُنیا میں سزا	۲۱۴
بے نماز کی نحوست	۲۱۵
بے نماز کی موت	۲۱۶
بے نماز پر قبر کی تنگی	〃
بے نماز کا ٹھکانہ	۲۱۷
نماز میں سُستی پر سزا	〃
بے نماز کی بہانہ سازی	۲۱۸
بے نماز کی توبہ	۲۲۰
جُرمِ عظیم	۲۲۱
مردود بنانے والے دو کام	〃

Scanned with CamScanner

کتابیات

جن کتب سے استفادہ کیا گیا

۱- قرآن حکیم
۲- تفسیر روح البیان
۳- تفسیر روح المعانی
۴- معالم التنزیل
۵- بخاری شریف
۶- مسلم شریف
۷- ابوداؤد شریف
۸- نسائی شریف
۹- بیہقی شریف
۱۰- ترمذی شریف
۱۱- ابن ماجہ شریف
۱۲- مشکوٰۃ شریف
۱۳- اشعۃ اللمعات
۱۴- دُرِّ منثور
۱۵- کنز العمال
۱۶- مسند امام احمد بن حنبل
۱۷- دارقطنی
۱۸- آثار السنن
۱۹- طحاوی شریف
۲۰- کشف الغمہ
۲۱- مرقاۃ
۲۲- احیاء العلوم
۲۳- السنن الکبریٰ
۲۴- کیمیائے سعادت
۲۵- مکاشفۃ القلوب
۲۶- نزہۃ المجالس
۲۷- نزہۃ الناظرین
۲۸- المجالس السنیہ
۲۹- مواہب اللدنیہ
۳۰- سیر الاخیار
۳۱- جلاء الافہام
۳۲- القول البدیع
۳۳- دلائل الخیرات
۳۴- جذب القلوب
۳۵- جواہر البیان
۳۶- مقاصد السالکین

جمادی الاُولیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝
اَمَّا بَعْدُ ط
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
اِنَّ عِدَّۃَ الشُّھُوْرِ عِنْدَ اللّٰہِ اثْنَا عَشَرَ شَھْرًا فِیْ
کِتٰبِ اللّٰہِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ط

(سورۃ توبہ - پارہ ۱۰ - آیت ۳۶)

"بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں، اللہ کی کتاب میں، جب سے اُس نے آسمان اور زمین بنائے۔"

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے قمری سال کے مہینوں کا ذکر فرمایا ہے، اور وضاحت فرمائی ہے کہ سال کے مہینوں کی تعداد بارہ ہی ہے۔

برادرانِ اسلام! ماہِ محرم، صفر، ربیع الاوّل اور ربیع الثانی کا ذکر "کنز الخطیب" کے گزشتہ حصوں میں ہو چکا ہے۔ کنز الخطیب (حصہ پنجم) میں جمادی الاولیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

وجہِ تسمیہ

اسلامی سال کے پانچویں مہینے کا نام جمادی الاولیٰ ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس ماہ کا نام رکھتے وقت موسم ایسا تھا کہ اس میں پانی جم جاتا تھا۔

Scanned with CamScanner

جمادی، جَمَدَ سے مشتق ہے، جس کے معنی جم جانے اور رُک جانے کے ہیں۔ مجازاً برف کو بھی جَمَدٌ کہتے ہیں۔ فقہ کی ایک مشہور عبارت ہے "وَيُصَلِّي عَلَى الْجَمَدِ" اور نماز پڑھیے برف پر۔ اس ماہ کا نام ہی جمادی الاولیٰ رکھا گیا۔

اہم واقعات اس ماہ کی آٹھویں تاریخ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ولادت باسعادت ہوئی، اسی ماہ کی پندرہ تاریخ کو واقعہ جنگِ جمل پیش آیا۔ غزوہ بنی سُلیم، غزوہ ذات الرقاع، غزوہ حبص، فتحِ ارضِ روم اسی ماہ میں ہوئے۔ خلافتِ حضرت عمر بن عبدالعزیز، سلطان محمود غزنوی کی تخت نشینی اور وفات علّامہ جلال الدین رُومی، حضرت شیخ سعدی شیرازی، امام دارمی اور شہادت حضرت جعفر بن طیار (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اسی ماہ میں ہوئیں۔ قحطانی قبائل اور وفد بنی حارث نے اسی ماہ میں اسلام قبول کیا۔

جمادی الاُولیٰ کے نوافل اس ماہ کی پہلی تاریخ کی رات کو چار رکعت نفل پڑھیں۔ ہر رکعت میں گیارہ بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ نوّے ہزار سال کی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھنے کا حکم دیتا ہے اور نوّے ہزار سال کی برائیاں اس کے نامۂ اعمال سے دُور کرتا ہے۔ (جواہرِ غیبی)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ سعادت نصیب فرمائے۔ آمین! ؎

جلوہ ہے خاص رحمتِ حق کا نماز میں — انوارِ قدس کا ہے نظارا نماز میں
مولیٰ سے اپنے ملتا ہے بندہ نماز میں — اُٹھ جاتا ہے جدائی کا پردہ نماز میں

خداوند کریم ہم سب کو نماز قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

مقصدِ تخلیق

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْكِبْرِيَاءِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَئِيْسِ الْاَنْبِيَاءِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْاَتْقِيَاءِ
اَمَّا بَعْدُ ط
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝
(سُورۃ بقرہ، پ ۱، آیت ۴۳)

"اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔"

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَقَامٍ آخَرَ:
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ۝
(سُورۃ الذّاریات، آیت ۵۶)

"اور ہم نے جنّوں اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا، مگر اپنی عبادت کے لئے"

حمدِ بے حد اس قادرِ مطلق کو جس نے تمام کائنات کو پیدا فرمایا اور ہمیں وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ کا شرف عطا فرمایا اور اپنے محبوب پاک، صاحبِ لولاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا اُمتی بنایا۔ تمام کائنات اسی خالق وحدہٗ لاشریک کی حمد و ثنا میں رطب اللساں ہے اور تمام جہان اُسی کے شوق و طلب میں سرگرداں ہے۔ نسیمِ سحر کس کی تلاش میں کوبکو رواں ہے، دریا کس کی طلب میں رواں دواں ہے، زمین و آسماں کس کی یاد میں حیراں ہیں، پھول نے کس کے شوق میں گریباں چاک کیا؟

بُلبُل کس کی یاد میں چہچہا رہی ہے۔ یہ سب اسی وحدہٗ لاشریک کی تسبیح و تحمید میں مصروف و مشغول ہیں اور ہمہ وقت اُسی کی شان میں نغمہ خواں ہیں ؎

؎ نگاہ کن ذرہ ذرہ گشتہ پویاں　　بحمدش نکتۂ توحید گویاں
تو گر گفت ایشاں ندانی خموش　　کہ گفتند تسبیح نداری تو گوش

"اور جب اس کا دریائے رحمت جوش مارتا ہے، تو ہزاروں گناہوں کے دفتر ایک قطرہ سے دھوتا ہے۔"

"وہ خالقِ حقیقی جسے چاہے نواز دے، سب اسی کی طلب میں سرگرداں ہیں، ملائک اُسی کی تسبیح و تقدیس میں مشغول ہیں۔

؎ مالک الملک است ہر کس کہ سر نہد　　بے جہاں خاک صد ملکش نہد

اور خیال رہے کہ کائنات کی ہر شے کو اللہ تعالیٰ نے کسی خاص مقصد کے لئے پیدا فرمایا ہے اور انسان کو خاص الخاص مقصد کے لئے پیدا فرمایا ہے! ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ۝ (سورۃ الذاریات، آیت ۵۶)

"اور میں نے جن اور انسان اس لئے بنائے ہیں تاکہ میری بندگی کریں۔"

معلوم ہوا انسان کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی ہے، جو سرمایۂ حیات اور ثمرۂ نجات ہے۔ عبادت بضاعتِ اولیاء اور مقصدِ اتقیاء ہے اسی لئے بزرگانِ دین شب و روز عبادت و ریاضت اور یادِ خدا میں مصروف رہتے ہیں ؎

؎ ہر کہ خواہی زیستن با آبرو　　یادِ اُو کُن یادِ اُو کُن یادِ اُو

؎ الٰہی بتا چھوڑ دربار تیرا　　کہاں جائے یہ بندہ لاچار تیرا
رہے گا نہ کچھ نقدِ عصیاں سے میرا　　لگے گا رحمت کا بازار تیرا

اور جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے، خداوند کریم اس کی حفاظت فرماتا ہے،

اس پر ایک حکایت ملاحظہ فرمائیں:

طوفانِ نوحؑ اور ایک بڑھیا

حضرتِ نوح علیہ السلام کے وقت میں ایک خدا یاد بڑھیا تھی۔ حضرت نوح علیہ السلام نے جب بحکمِ الٰہی کشتی بنانا شروع کی، تو بڑھیا نے حضرت نوح علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ یہ اتنی بڑی کشتی کیوں بنا رہے ہیں؟ آپ نے بڑھیا سے فرمایا کہ ایک بہت بڑا طوفان اور سیلاب آنے والا ہے، اس طوفان میں بغیر اُن مومنین کے جو میری اس کشتی پر سوار ہوں گے اور کوئی بچ نہ سکے گا۔ بڑھیا نے عرض کی، حضور! جب طوفان آئے تو مجھے بھی خبر کیجئے گا اور اپنے ساتھ کشتی پر چڑھا لیجئے گا۔ فرمایا: اچھا ــــ اس کے بعد جب سیلاب آیا اور طوفانِ عظیم نازل ہوا تو دُنیا بھر میں پانی ہی پانی ہو گیا۔ بڑے بڑے پہاڑ پانی میں ڈُوب گئے اور سارے کافر اس طوفانِ عظیم میں غرق ہو گئے۔

اِس طوفانِ عظیم میں حضرت نوح علیہ السلام کی ہی ایک کشتی محفوظ تھی اور جو مومن اُس پر سوار تھے، صرف وہی بچ سکے، دوسرا کوئی نہ بچ سکا۔ یہ طوفان جب تھما تو اُس وقت حضرت نوح علیہ السلام کو وہ بڑھیا یاد آئی اور آپ نے بڑے افسوس کے ساتھ کہا کہ اس بڑھیا کو تو کشتی پر چڑھانا یاد ہی نہیں رہا۔ پھر آپ اس سمت تشریف لے گئے جس سمت اس بڑھیا کی جھونپڑی تھی۔ وہاں جا کر دیکھا تو اس بڑھیا کی جھونپڑی ویسی کی ویسی بدستور کھڑی ہے۔ آپ بڑے حیران ہوئے کہ اتنے طوفان میں اس جھونپڑی کو تو پانی نے چھوا تک نہیں۔ آپ اندر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ بڑھیا بیٹھی ہے۔ بڑھیا نے حضرت نوح علیہ السلام کو دیکھا تو بولی، کیوں حضور! کیا طوفان آنے کا وقت آگیا ہے؟ اور آپ مجھے کشتی پر سوار کرنے کے لئے تشریف لاتے ہیں؟ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا: بڑی بی! یہ تم کیا کہہ رہی ہو، طوفان تو آ بھی چکا اور دُنیا بھر کو غرق کر کے چلا بھی گیا۔ بڑھیا حیران رہ گئی،

Scanned with CamScanner

اور بولی: اے اللہ کے پیغمبر! مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا کہ طوفان کب آیا اور کب گیا۔
حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا: میں جان گیا کہ تو بغیر کشتی کے سوار ہونے کے بھی اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تجھے کشتی کے بغیر ہی بچالیا ہے۔ (تفسیر رُوح البیان، ج ۳، ص۸۵)

معلوم ہوا کہ جو اللہ تعالیٰ کو نہیں بھولتا، خُدا تعالیٰ اُس کی حفاظت فرماتا ہے ؎

خُدا کی یاد سے ہرگز نہ رکھ دل کو کبھی خالی — وہاں پر بُوم رہتا ہے جہاں کوئی نہ رہتا ہو
تو آیا تھا تو روتا تھا تجھے سب دیکھ ہنستے تھے — تو ایسے کام کر بندے یہ روتے ہوں تو ہنستا ہو

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مجھے زندگی میں تین چیزیں نہایت پسند ہیں: نوافل میں لمبا سجدہ، روزوں میں پیاس، اور اچھی باتیں کرنے والے لوگوں کی مجلس۔

حضرت سرّی سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ کی عمر ۹۸ سال ہوئی، مگر موت کے وقت سے قبل کسی نے کبھی آپ کو لیٹا ہوا نہ دیکھا۔

سیّدنا امام اعظم ابوحنیفہ اور سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہما نے چالیس برس عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی۔ غرضیکہ ہر ایک بزرگ نے اُسی ذاتِ مطلق کی طلب میں زندگی عبادت کے لئے وقف کر دی اور طرح طرح کی مشقتوں کو برداشت کیا ؎

نابردہ رنج گنج میسّر نمی شود — مزد آں گرفت جاں برادر کہ کار کرد

فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ۔ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى (سورۃ الیل، آیت ۱۰)
جو اس دنیا میں جیسا عمل کمائے گا، آخرت میں ویسا ہی پھل پائے گا۔

؎ گندم از گندم بروید جَو ز جَو — از مکافاتِ عمل غافل مشو

○ عبادت کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝ (سورۃ انفطار۔ آیت ۱۳)
"بے شک نیکوکار ضرور چین میں ہیں۔"

○ عبادت کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے۔
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ (سورۃ توبہ، آیت ۷)
"بے شک پرہیزگار اللہ کو خوش آتے ہیں۔"

○ عبادت کرنے والے کے اللہ تعالیٰ سب کام درست فرما دیتا ہے:
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۔ (سُورۃ الزّمر، آیت ۳۶)
"کیا اللہ اپنے بندوں کو کافی نہیں۔"

○ عبادت کرنے والے کے رزق کا اللہ تعالیٰ کفیل ہے۔
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ (سُورۃ نساء، آیت ۸۱)
"اور اللہ کافی کارساز ہے۔"

○ عبادت کرنے والے کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتا ہے اور اسے دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔
وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ (سُورۃ الاحزاب، آیت ۲۵)
"اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت فرما دی۔"

○ عبادت کرنے والے اللہ کے نزدیک عزت والے ہو جاتے ہیں:
فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ (سورۃ القمر، آیت ۵۵)
"سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور۔"

○ عبادت کرنے والے کے قریب وحشت نہیں جاتی۔
اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سورہ رعد، آیت ۲۸)
"سُن لو اللہ کی یاد ہی میں دل کا چین ہے۔"

○ عبادت کرنے والا مرتے وقت شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہتا ہے اور خاتمہ بالخیر ہوجاتا ہے۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ (سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۶۵)

"بے شک جو بندے میرے ہیں، ان پر تیرا کچھ قابو نہیں۔"

○ عبادت کرنے والوں کو فرشتے رضائے الٰہی کی بشارت دیتے ہیں:

یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ۝ (سورۃ الفجر، آیت ۲۸)

"اُے اطمینان والی جان! اپنے رب کی طرف واپس ہو، یوں کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔"

○ عبادت کرنے والے کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔

• یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝ (سورۃ مریم، آیت ۸۵)

"جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمٰن کی طرف سے لے جائیں گے مہمان بناکر"

○ عبادت کرنے والے قیامت کے دن ہر پریشانی سے محفوظ رہیں گے۔

اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ۝ (سورۃ انعام، آیت ۸۲)

"اُن ہی کے لئے امن ہے اور وہ راہ پر ہیں۔"

○ عبادت کرنے والے لوگوں کو قیامت کے دن سائے میں جگہ دی جائے گی:

وَّنُدْخِلُھُمْ ظِلًّا ظَلِیْلًا ۝ (سورۃ النساء، آیت ۵۷)

اور ہم انہیں وہاں داخل کریں گے، جہاں سایہ ہی سایہ ہوگا۔

○ عبادت کرنے والے کا دل تونگر ہوجاتا ہے۔

○ جو خدا کا ہوجاتا ہے، تمام جہان اُس کا ہوجاتا ہے۔

○ عبادت کرنے والے کو فرشتے رضائے الٰہی کی بشارت دیتے ہیں۔

○ عبادت کرنے والے کی رُوح جنت کے اعلیٰ مقامات کی سیر کرتی ہے

○ عبادت کرنے والے کے دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا۔

○ عبادت کرنے والے پُل صراط پر سے تیزی سے گزر جائیں گے۔

○ عبادت کرنے والے بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

؎ زندگی آمد برائے بندگی زندگی بے بندگی شرمندگی (رُومی)

؎ تو برائے بندگی ہے یاد رکھ بہرِ سرافندگی ہے یاد رکھ

ورنہ پھر شرمندگی ہے یاد رکھ چند روزہ زندگی ہے یاد رکھ

بَرادرانِ اِسلام! اسلام کا پہلا رُکن کلمۂ توحید و رسالت ہے، اور اس کے بعد جس اہم فریضے کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے، وہ نماز ہے، جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مقدس میں متعدد مقامات پر بار بار ذکر فرمایا ہے۔ نماز کے بعد روزہ و حج اور زکوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے۔ گویا کہ اسلامی تعلیمات کے دو شعبے ہیں: عقائد اور اعمال۔ توحید و رسالت پر ایمان رکھنا اسلام کی شرطِ اوّل ہے اور اسی کو عقیدہ کہتے ہیں۔ قرآن پاک، انبیاء کرام، ملائکہ اور آخرت پر ایمان رکھنا ضروری ہے اور یاد رکھیں جب تک عقیدہ صحیح نہ ہو، اعمال بے کار ہیں، اس لئے کہ عقیدہ اعمال کی بنیاد اور قبولیت کی شرطِ اوّل ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ ایک آدمی خط لکھتا ہے اور کاغذ پر پورا زور لگا کر لکھتا ہے اور لفافے میں بند کر دیتا ہے، لیکن اُس پر پتہ لکھنا بھول گیا اور خط لیٹر بکس میں ڈال دیا، تو یہ خط کبھی بھی اپنی منزلِ مقصود پر نہیں پہنچ سکتا، اس لئے کہ اس پر پتہ موجود نہیں۔ یوں ہی اگر کوئی اپنے اعمال کو پورے زور سے ادا کرے، مگر توحید باری تعالیٰ پر یقین نہ رکھتا ہو یا سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہ رکھتا ہو یا عظمتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ذرہ بھر فرق لاتا ہو،

Scanned with CamScanner

یا زبانی تو اقرار کرے، مگر دل کی گہرائیوں سے عظمتِ رسُول پر یقین نہ رکھتا ہو، یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بے مثل نہ مانے اور صفاتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل یقین نہ رکھے، تو ایسے شخص کے اعمال، بے پتہ لفافے کی طرح بیکار ہیں، اس لئے ضروری ہے کہ پہلے اپنے عقائد درست کریں، پھر اپنے اعمال یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقات وغیرہ ادا کریں۔

نوٹ: حضراتِ محترم! "کنز الخطیب" کے گزشتہ حصّوں میں میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، عظمتِ ساداتِ کرام اور ان کی شہادت اور اولیاء کرام علیہم الرضوان کا ذکر ہوا ــــــ جمعۃ المبارک کی تقاریر میں نماز کے موضوع پر تقریریں بہت کم ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ کتبِ تقاریر میں نماز کا ذکر یا تو ہے ہی نہیں یا پھر انتہائی قلیل ہے۔ اس ضرورت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے "کنز الخطیب" حصّہ پنجم میں اسلام کے اہم ترین رُکن نماز کا ذکر کیا جاتا ہے۔ نماز کے مسائل پر بے شمار کتب موجود ہیں اور فضائل پر بہت کم، اس لئے یہاں صرف فضائل کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی عبادت کی توفیق عطا فرمائے جس طرح کہ اپنے مقرب بندوں کو توفیق عطا فرمائی۔

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت

اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے ایک سلطان ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں سُلطان ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت یوں لکھی ہے ؎

بر سرِ تختے شنید آں نیک نام　　طقطقے و ہائے ہوئے شب ز بام

یعنی تخت پر لیٹے ہوئے سُلطان ابراہیم بن ادھم نے کوٹھے پر رات کے وقت کھٹ پٹ اور شور و غل سُنا ؎

گامہائے تند بر بام سرا　　گفت با خود ایں چنیں زہرہ کرا

محل کے کوٹھے پر بہت زور سے قدم سُنے، تو اپنے دل میں کہنے لگے کہ اتنی مجال کس کی ہے مطلب یہ ہے کہ ایک مرتبہ رات کو سلطان ابراہیم بن ادہم اپنی شاہی مسند پر سو رہے تھے، تو انہوں نے چھت پر کسی کی آواز سُنی کہ خوب زور سے کھٹ پٹ کرتا چھت پر پھر رہا ہے، تو انہوں نے اپنے دل میں کہا کہ ارے یہ کون ہے؟ اور کس کی ہمت ہے کہ میں بادشاہِ وقت ہوں ــــ اور یہ رات کو اس طرح چھت پر بے دھڑک پھر رہا ہے ؎

بانگ زد بر روزنِ قصرِ او کہ کیست　　ویں نباشد آدمی مانا پری ست

انہوں نے محل کی کھڑکی میں سے آواز دی کہ کون ہے؟ یہ آدمی تو ہے نہیں، شاید جن ہے ؎

سر فرو کردند قومے بُو العجب　　ما ہمی گردیم شب بہرِ طلب

ایک عجیب قوم یعنی فرشتوں نے سر لٹکایا اور کہا کہ ہم رات کو تلاش میں پھر رہے ہیں۔ حضرت سُلطان ابراہیم بن ادھم نے دریافت کیا ؎

ہیں چہ مے جوئید، گفتند اشتراں　　گفت اشتر بام بر کہ جست آں

فرمایا کیا ڈھونڈھ رہے ہو؟ تو وہ بولے کہ اُونٹ ڈھونڈھ رہے ہیں ــــ آپ نے فرمایا؛ ارے اُونٹوں کو کوٹھے پر کس نے ڈھونڈا ہے؟ ؎

مطلب یہ کہ اُونٹوں کو بھی کبھی کوئی کوٹھے پر ڈھونڈتا ہے ــــ وہ یہاں کیسے مل سکتے ہیں؟ بالکل بے جوڑ سی بات ہے ؎

پس بگفتندش کہ تو بر تختِ جاہ　　چو ہمی جوئی ملاقاتِ اللہ

انہوں نے جواب دیا کہ تم جاہِ دُنیا کے تخت پر خدا تعالیٰ کی ملاقات کو کس طرح تلاش کرتے ہو؟ ــــــ مطلب یہ کہ اگر ہمارا اس جگہ اُونٹ تلاش کرنا

بے جوڑ ہے، تو اسی طرح تمہارا تخت و تاج اور مال و دولت میں رہ کر خدا تعالیٰ کی تلاش کرنا بھی ایسا ہی بے جوڑ ہے ـــ یہاں کوئی صاحب یہ شبہ نہ کرے کہ خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے تخت و تاج اور امارت و دولت کا نہ ہونا ضروری ہے ـ نہیں، یہ بات نہیں، دُنیا، وہ بُری ہے جس میں محو ہو کر خدا تعالیٰ کو بُھلا دیا جائے اور اگر دُنیا میں بھی رہ کر خدا تعالیٰ کی یاد بدستور دل میں قائم رہے تو وہ دُنیا بُری نہیں
حضرت ابراہیم بن ادھم علیہ الرحمۃ کے دل پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ آپ نے تخت و تاج کو چھوڑ کر یکسوئی کے ساتھ طلبِ حق شروع کر دی اور پھر آپ اپنے مقصد میں اس حد تک کامیاب ہوئے کہ ایک خدائی پر آپ کی روحانی حکومت قائم ہو گئی اور بحر و بر میں آپ کا رُوحانی سکہ چلنے لگا۔ چنانچہ آپ ایک دن دریا کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے اور اپنی پرانی گدڑی سی رہے تھے۔ اتفاقاً اس طرف سے ایک آدمی جو آپ کا کبھی وزیر رہ چکا تھا، آ نکلا۔ آپ کو اس حال میں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اور عرض کیا ؎

ترک کردہ ملک ہفت اقلیم را   میزند بر دلق سوزن چوں گدا

"حضرت آپ ہفت اقلیم کی سلطنت ترک کر کے اب گدڑی کو فقیروں کی طرح سی رہے ہیں" ؎

شیخ سوزن زود کردیا فگند   خواست سوزن را بآواز بلند

"حضرت ابراہیم ابن ادھم نے یہ بات سن کر اپنی سوئی دریا میں پھینک دی اور پھر آواز دی، میری سُوئی لاؤ۔"

وزیر یہ بات سُن کر دل میں کہنے لگا کہ لو یہ نئی بات اور سنو، بھلا سُوئی دریا میں پھینکی ہوئی بھی کبھی واپس ملی ہے، لیکن اُس نے کیا دیکھا؟ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

صد ہزاراں ماہیئے اللّٰہیے   سوزنِ زر بر لب ہر ماہیئے
سر برآوردند از دریائے حق   کہ بگیر اے شیخ سوزن ہائے حق

"ہزاروں مچھلیاں آپ کی آواز سنتے ہی اپنے مونہوں میں سونے کی سُوئیاں لے کر آئیں اور گردن باہر نکال کر کہا، حضرت سُوئی لیجئے۔"

وہ وزیر یہ عجب نظارہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ پھر حضرت ابراہیم بن ادھم نے اس وزیر کو دیکھ کر فرمایا،

رو بدو کردو بگفتمش اے وزیر   ملکِ حق بہ یا چنیں مُلکِ حقیر

"آپ نے وزیر کو دیکھ کر فرمایا، اے وزیر اب بتاؤ کہ یہ روحانی و حقانی بادشاہت اچھی ہے یا وہ فانی بادشاہت؟" ؎

؎ خداوندا غنی کر دے میری حالت گداگر ہے   غنی کرنا گداگر کو تیری صفتِ کریمی ہے
؎ خوابِ غفلت سے ذرا بیدار ہونا چاہیئے   جاگنے کا وقت ہے ہوشیار ہونا چاہیئے

؎ جے تُوں اپنا رنگ چڑھا ویں داغ نہ رہ جاوے باقی
بے پرواہ دیاں بے پرواہیاں کھول کرم دی تاکی

نماز کے بارے میں کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

؎ خالق نے کیا بنائی ہے نُورِ نظر نماز   اندھیر تھا جہاں میں نہ ہوتی اگر نماز
پڑھتے ہیں خوفِ حق سے جو با چشمِ تر نماز   ان کے لئے بجھائی گئی نارِ سقر نماز

حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

روزِ محشر کہ جاں گداز بود   اولیں پرسشِ نماز بود

صلوٰۃ کا لغوی مفہوم

اب صلوٰۃ کے لغوی معنی ملاحظہ فرمائیں؛ صلوٰۃ اور اس کے تمام مشتقات کا تعلق ص - ل - و کے مادے سے ہے اور صَلَوٌ کے معنی ہیں پیچھے چلنا۔

مکمل اتباع کرنا، آگے چلنے والے کو سابق اور پیچھے چلنے والے کو اَلْمُصَلِّیْ کہا جاتا ہے ۔ "تاج العروس" میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے الفاظ یوں نقل ہیں:

سَبَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَصَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تشریف لے گئے اور اُن کے پیچھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

صلوٰۃ کا لفظ اس کے علاوہ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے، جن میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے، جو اصطلاح کے قریب تر ہیں: دُعا کرنا۔ نماز پڑھنا، اچھی تعریف کرنا اور تسبیح کرنا کے معنیٰ ہیں قریب تر۔ نماز میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بھی ہے دُعا اور تسبیح بھی۔ اس لئے صلوٰۃ کا معنیٰ نماز لیا جائے، تو تمام معنی اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ (تاج العروس، مصباح اللغات۔ المنجد)

امام قرطبی نے قرآن پاک کی تفسیر میں لکھا ہے ۔ صلوٰۃ کے معنی ہیں خداوند تعالیٰ کے احکامات سے وابستگی اور کتاب اللہ کی مکمل اطاعت اور حقیقت یہ ہے کہ زندگی کے تمام گوشوں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہی اصل صلوٰۃ ہے ۔ اس لئے کہ اختیار کی صلاحیت سے صرف انسان کو نوازا گیا۔ باقی تمام چیزیں مجبورِ محض ہیں:

ؔ ذرّہ ذرّہ دہر کا زندگی کی تقدیر ہے
پردہ مجبوری و بے چارگی تدبیر ہے

ؔ آسماں مجبور ہے شمس و قمر مجبور ہیں
انجم و سیماب یا رفتار پر مجبور ہیں

ؔ عاشقاں را روزِ محشر با قیامت کار نیست
کارِ عاشق جز تماشائے جمالِ یار نیست

صلوٰۃ کا اصطلاحی مفہوم

قرآن پاک میں اقامتِ صلوٰۃ سے مراد وہ نماز ہے جس کا ادا کرنا ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے، اور ایسا فرض جو کسی حال میں بھی ملتوی نہیں کیا جا سکتا ۔ یہاں تک کہ

اگر کافروں سے لڑائی ہو رہی ہو تو مسلمان دو حصّوں میں بٹ جائیں ۔ ایک گروہ میدان سنبھالے اور دوسرا گروہ نماز ادا کرے ۔ معلوم ہوا نماز اتنا اہم فریضہ ہے جو میدانِ کارزار اور تلواروں کے سائے میں بھی معاف نہیں ہوتا ۔

ؔ آ گیا عین لڑائی میں اگر وقتِ نماز؛ قبلہ رُو ہو کے زمیں بوس ہوئی قومِ حجاز

ؔ ڈھل جائیں زمین و آسماں مومن کے سجدے سے
خدا کی بندگی یہ ہے عبادت اس کو کہتے ہیں

ؔ عطّار ہو رُومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو، کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

ؔ قائم دائم کرو نمازاں خالق خود فرماوے
قُوْمُوْا لِلّٰہِ دُوجی آیت نال قنوت سُناوے

ؔ قائم کرنا معنیٰ وساں ہردم پڑھو نمازاں
نال خشوع دے حاضر ہو کے دل دے نال نیازاں

نماز کی برکتیں

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
نماز رب کی خوشنودی، فرشتوں کی محبت، انبیاء کی سُنّت، نورِ معرفت اور ایمان کی اصل ہے اور دُعا اعمال کی قبولیت، روزی کی برکت، دُشمنوں کے وار سے بچاؤ، شیطان سے کراہت، اور ملک الموت سے سفارش کرنے والی ہے نورِ قلب (قبر میں) پہلو کا فرش، منکر نکیر کا جواب، قبر میں قیامت تک ساتھی اور زائر ہو گی اور قیامت کے دن نماز اس پر سایہ، اس کے سر کا تاج اور اس کے بدن کا لباس بن جائے گی اور نور بن کر اس کے سامنے دوڑے گی اور اس شخص اور دوزخ کے درمیان حجاب ہو گی ۔ ربّ العالمین کے حضور مسلمانوں کی محبّت اور میزان میں بوجھ اور پُل صراط پر سے گزرنے کا ذریعہ اور جنّت کی کنجی ہو گی

Scanned with CamScanner

کیونکہ نماز میں تحمید و تسبیح اور تقدیس و تعظیم اور قرآت و دُعا ہوتی ہے اسی لئے تمام اعمال میں افضل نماز کا اپنے وقت پر ادا کرنا ہے۔ (بحوالہ نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۲۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: نماز دین کا ستون ہے۔ (کنز العمال شریف ج ۸ ص ۲۰۳)

نماز کی ادائیگی سے دس برکتیں حاصل ہوتی ہیں:

۱۔ دنیا و آخرت میں چہرہ منوّر رہتا ہے۔
۲۔ قلبی اور رُوحانی مُسرّت حاصل ہوتی ہے۔
۳۔ قبر منوّر رہتی ہے۔
۴۔ میزان عمل میں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوتا ہے۔
۵۔ جسم طرح طرح کی امراض سے محفوظ رہتا ہے۔
۶۔ دل میں سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔
۷۔ بہشت میں حُور و غلمان ملتے ہیں۔
۸۔ دوزخ کی آگ اور محشر کی گرمی سے نجات مل جاتی ہے۔
۹۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔
۱۰۔ جنّت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی سعادت حاصل ہوتی ہے:

مخلوقات کی عبادت کا مجموعہ

کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۴۴)

اور کوئی چیز نہیں جو اُس (اللہ تعالیٰ) کی تعریف نہ کرتی ہو۔

معلوم ہوا جو چیز جس حال میں ہے، اُسی حال میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہی ہے اور درخت، پہاڑ وغیرہ قیام کی حالت میں تسبیح کر رہے ہیں،

○ آسمان اور چوپائے رکوع کی حالت میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پڑھ رہے ہیں۔ حشرات الارض کیڑے مکوڑے وغیرہ، سجدہ ریز ہو کر سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پکار رہے ہیں۔

○ زمین حالتِ قعود میں اپنے رب کی وحدانیت کی گواہی دے رہی ہے۔

○ پرندے صف بستہ ہو کر اپنے خالق کی حمد کے ترانے گا رہے ہیں۔

○ دریا حرکت کی حالت میں اپنے مالک کی عبادت کر رہے ہیں۔

○ درخت چُپ چاپ اپنے رب تعالیٰ کی یاد میں محو ہیں۔

● غرضیکہ قیام۔ قعود۔ رکوع و سجود۔ حرکت و سکون میں جو چیز نظر آتی ہے، وہ اپنے رب تعالیٰ کی تسبیح و عبادت میں مصروف و محو ہے۔

؎ اللہ خالق، مالک، رازق، قدرت سندا والی
آدم، جن، ملائک ہر شے در تے رہن سوالی

؎ یہ نقشہ دو عالم کا جو جلوہ گر ہے
ہے پردہ میں روشن سب انوار تیرا

حضراتِ محترم! انسان کائنات کے تمام افراد کی حقیقتوں کا مجموعہ ہے، اس لئے ضروری تھا کہ اس کی عبادت بھی تمام افراد کی عبادت کا مجموعہ ہو، لہذا خالقِ کائنات نے اپنی حکمت سے متعدد طریقے انسان کی عبادت میں شامل کر دیئے ——— اور یاد رکھیے! بعض اہل مذاہب کی نماز صرف سجدہ تھا۔ بعض کی نماز صرف رکوع اور بعض کی نماز قیام تھی ——— اللہ تبارک و تعالیٰ نے اُمّتِ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ مجموعہ عطا فرما کر مذاہب باطلہ کو اس حقیقت سے خبردار کر دیا کہ اگر تم مجھے تلاش کرنا چاہتے ہو تو نماز ادا کرو، جیسے میرے محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے نماز پڑھ کر تمہیں بتائی اور حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ گرامی ہے،

Scanned with CamScanner

"امام اس لئے ہے کہ تم اس کی اقتدا کرو۔ پس وہ جب رکوع کرے تم رکوع کرو اور جب وہ سجدہ کرے، تو تم سجدہ کرو" الخ (بخاری ج ۱، ص ۹۵)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے نماز پڑھ کر سکھایا کہ یوں قیام کرو، رکوع یوں کرو اور سجدہ یوں کرو ——— غرضیکہ طریقہ نماز حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی اداؤں کا نام ہے — اور یہ بات ذہن میں رکھیں۔ ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ رکوع کیا ہے؟ سجدہ کیا ہے، نماز کیسے ادا کریں —؟ یہ سب طریقہ امام الانبیاء، محبوبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے سکھایا، اور جب ہم نماز میں رکوع وسجود وغیرہ ادا کرتے ہیں، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تصور آتا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ میں یہ رکوع، یہ سجدہ اس طرح ادا کر رہا ہوں، جس طرح ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ادا فرمایا۔

اور جب رکوع وسجود کے ساتھ تمام رکعتیں مکمل ہو جائیں تو پھر التحیات پڑھا جاتا ہے اور درود وسلام آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے — اگر کوئی ساری نماز پڑھے مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں درود وسلام نہ پڑھے، تو اُس کی نماز مکمل نہ ہوگی اور جب التحیات میں درود وسلام پڑھے گا تو یقیناً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا تصور بھی آئے گا۔

تورات میں اُمتِ محمدیہ کے فضائل

حضرت کعب بن احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی بعض تختیوں میں پڑھا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ (علیہ السلام) وہ دو رکعتیں جو حضرتِ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور آپ کی اُمت پڑھیں گے، یہ فجر کی نماز ہے جو شخص یہ

نماز پڑھے گا، میں اُس کے اس دن رات کے تمام گناہوں کو بخش دوں گا اور اپنی حفاظت میں رکھوں گا، وہ چار رکعتیں جو حضرت اور ان کی امت پڑھیں گے یہ ظہر کی نماز ہے۔ پہلی رکعت پر اُن کے لئے مغفرت ہے۔ دوسری رکعت کی وجہ سے میزانِ عمل کو بھاری کر دیا جائے گا، تیسری رکعت پر فرشتوں کو مؤکل بنا دیا جائے گا اور وہ اُس کے لئے تسبیح واستغفار کریں گے۔ چوتھی رکعت پر اُن کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اے موسیٰ (علیہ السلام) وہ چار رکعتیں جو حضرتِ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور اُن کی اُمت کے لوگ پڑھیں گے یہ عصر کی نماز ہے۔ اس نماز کے پڑھنے والوں کے لئے زمینوں و آسمانوں کے تمام فرشتے دُعائے مغفرت کریں گے اور انہیں عذاب سے محفوظ رکھا جائے گا۔

اے موسیٰ (علیہ السلام) وہ تین رکعتیں ہیں، جو حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُن کی اُمت پڑھیں گے۔ یہ مغرب کی نماز ہے — جو لوگ یہ نماز پڑھیں گے، اُن کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، دُعا قبول کی جائے گی، اور اُن کی حاجت پوری ہوگی اور وہ چار رکعتیں جو حضرتِ احمد صلی اللہ علیہ وسلّم اور اُن کی اُمت پڑھیں گے، یہ عشاء کی نماز ہے، اس کے پڑھنے والے تمام گناہوں سے پاک ہو جائیں گے اور ان لوگوں کے وضو کے قطرے کے بدلے زمین و آسمان جتنی چوڑی جنت عطا فرماؤں گا۔ (تنبیہ الغافلین ج ۲، ص ۲۴۷)

؎ پاکی چوں بحر موج زند از جبینِ شاں — قومے کہ از گداز تمنا وضو کنند

؎ سعادتِ شب بہ چشمِ عارفاں آئینہ روز است
غروبِ مہر در پہلوئے صبحِ عالم افروز است

؎ دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذّتِ آشنائی (اقبالؒ)

Scanned with CamScanner

مومن کی معراج

اسلام کے تمام فرائض زکوٰۃ۔ رمضان، حج زمین پر فرض ہوئے، مگر نماز اس وقت فرض ہوئی ——جب خالق کائنات نے اپنے محبوب پاک صاحبِ لولاک، شبِ اسراء کے دُولہا، اشرف الانبیاء احمدِ مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معراج کی رات اپنے پاس بُلا کر اپنا دیدار کروایا۔ وصل کی لذّتوں سے سرشار ہو کر جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام واپس ہونے لگے تو طبیعت مبارک پر جُدائی کا ہجر و فراق گراں گزرا، تو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا تحفہ عطا فرمایا جو باعثِ راحت و سکون ہو۔

اور فرمایا: یہ تحفہ صِرف تمہارے لئے نہیں، بلکہ تمہاری اُمت کے لئے بھی ہے اگر وہ معراج کی لذّتوں سے آشنا ہونا چاہیں تو انہیں یہ کیفیت، نماز ہی کے ذریعے حاصل ہوسکتی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ گرامی ہے:

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ط (مشکوٰۃ)

نماز مومن کی معراج ہے۔

؎ دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو عجب چیز ہے لذّتِ آشنائی

؎ نامقیماں کوئے دلدار یم رُخ بدنیا و دیں نہ آریم

؎ زمیں پر جلوہ آرا ہیں مظاہر اُس کی قدرت کے بچھائے ہیں اسی داتا نے دسترخوان نعمت کے

؎ بے قراروں کے لئے لاریب ہے وجہِ قرار
داغ سب دِل کے مٹاتی ہے نماز

؎ ازیں بہتر چہ باشد در جہانم کہ قربان خداوند است جانم

وہی ہے کائنات اور اُس کی مخلوقات کا خالق نباتات و جمادات اور حیوانات کا خالق

؎ جنت وِچ دیدار رباناں ہووے نمازیاں تاہیں
نعمتاں ساریاں حاضر ہوسن فضل عنایت سائیں

سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور نمازوں میں کمی

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام معراج کی رات جب لامکان میں جلوہ گر ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنا قربِ عطا فرمایا اور دَنیٰ فَتَدَلّٰی (سورۃ نجم آیت) کی عظیم نعمت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوازا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:

ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَیَّ الصَّلٰوۃُ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً کُلَّ یَوْمٍ۔

پھر مجھ پر فرض کی گئیں، ہر دن پچاس نمازیں۔

میں واپس لوٹا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزر ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیا حکم عطا فرمایا تو میں نے کہا ہر دن پچاس نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے رب کی طرف لوٹیں اور اپنی امت کے لئے نمازیں کم کرنے کا سوال کریں۔ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لوٹا، تو اللہ تعالیٰ نے دس۱۰ نمازیں (بعض روایات میں پانچ نمازیں) کم کر دیں — یہاں تک کہ میں بار بار اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ (بعض روایات میں ہے ۹ بار تشریف لے گئے) تو اللہ تعالیٰ نے ۴۵ نمازیں معاف فرما دیں اور پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کی امت روزانہ پانچ نمازیں پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی، آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پھر جائیں اور اپنی اُمت کے لئے کچھ اور کم کروالیں، تو میں نے کہا:

رَجَعْتُ اِلٰی رَبِّیْ حَتّٰی اِسْتَحْیَیْتُ مِنْہُ۔

"میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا، اب مجھے حیا آتی ہے اور میں اس پر راضی ہوں۔" (مسلم شریف ج ۱، ص۱۱۱، مشکوٰۃ شریف ص۵۲۸)

برادرانِ اسلام! اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے علمِ غیب ہوتا ہے، اسی لئے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ کی

Scanned with CamScanner

اُمّت پچاس نمازیں پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتی اور انبیاءِ کرام علیہم السّلام زندہ ہیں اور ہمیشہ زندہ رہتے ہیں، اسی لئے حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اُمّتِ مصطفٰے علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا وسیلہ بن کر ۴۵ نمازیں کم کروائیں اور جس طرح انبیاءِ کرام علیہم السّلام دُنیا میں وسیلہ تھے، اسی طرح دُنیا سے جانے کے بعد بھی وسیلہ بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انبیاءِ کرام علیہم السّلام اور اولیاءِ کرام کے وسیلہ جلیلہ سے سعادتِ دارین نصیب فرمائے۔ آمین!

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

اگر یہ سوال پیدا ہو کہ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ اللہ تبارک وتعالیٰ کا قول تبدیل نہیں ہوتا" تو ۴۵ نمازیں کیسے معاف ہوگئیں؟ عرض یہ ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ (سورۃ قٓ، پارہ ۲۶، آیت ۲۹)

"میرے یہاں بات بدلتی نہیں ہے۔"

اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمانِ اقدس ہے،

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا۔ (سورۃ انعام، آیت ۱۶۱)

"جو شخص ایک نیکی کرے گا، اس کو دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔"

پہلی آیت میں واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قول تبدیل نہیں ہوتا۔ اور دوسری آیت میں ہے کہ ایک نیکی پر دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبِ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی مرضی کی خاطر ایک نماز پر دس نمازوں کا ثواب دیا کہ میرے بندو! تم پانچ نمازیں پڑھتے رہو، ۴۵ میں نے تمہیں اپنے محبوب کی مرضی پر معاف کر دی ہیں اور میں تمہارے نامۂ اعمال میں تمہیں پچاس نمازوں کا ہی ثواب عطا کروں گا۔ اس طرح میرا قانون بھی پورا ہو جائے گا اور ایک پر دس کا ثواب دے کر اپنے محبوبِ مکرّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی مرضی کو بھی قائم رکھوں گا۔

اسی طرح حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی رضا کے لئے ۴۵ نمازیں کم کردیں اور ۵ رہ گئیں، مگر ثواب پچاس ہی کا ملا ——— اور یہ بھی خیال رہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم کی رضا و منشاء کو پورا کرنا بھی قانونِ الٰہی ہے۔

قانون تو یہ ہے کہ چاند قیامت کے دن ٹوٹے گا، مگر اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلّم) تمہارے اشارے سے چاند کو توڑا بھی جائے گا اور تمہارے ہی اشارے سے جوڑا بھی جائے گا۔ قانون تو یہ ہے کہ سُورج ڈوب کر صبح طلوع ہو، مگر اے محبوب! (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) تمہارے اشارے سے ڈوبے ہوئے سُورج کو پلٹا دیا جائے گا، اس لئے کہ کُلُّھُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَائِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ یَا مُحَمَّدُ۔ (صلّی اللہ علیہ وسلّم)

؎ خُدا کی رضا چاہتے ہیں دوعالم
خُدا چاہتا ہے رضائے مُحمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم)

اِس طرح خدا تعالیٰ کا قانون بھی پورا ہوگیا اور حضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی رضا کے مطابق پینتالیس نمازیں بھی معاف ہوگئیں ——— اور یُوں بھی کہا جاسکتا ہے، پانچ اور پچاس میں صرف ایک صِفر کا فرق ہے، تو اللہ تعالیٰ نے اس صفر کو مٹا کر بے شمار انسانوں کی بخشش کا سامان مہیّا کر دیا اور پھر جب خدا کے بندے نے پانچ نمازیں پڑھ لیں، تو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتِ خاص سے پانچ کے ساتھ صفر لگا دیا اور وہ صفر جو دشوار تھا، وہ ہی راحتِ جاں اور ذریعۂ نجات بن گیا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ میرے بندوں پر آسانی ہو اور تنگی میں نہ ڈالا جائے

؎ بیقراروں کے لئے لاریب ہے وجہِ قرار
داغ سب دل سے گناہوں کے مٹاتی ہے نماز

؎ بُرائی بے حیائی سے بچاتی ہے نماز — راستہ ہر اک کو سیدھا دکھاتی ہے نماز

؎ رب دی رحمت نازل ہووے خاص نمازی جیہڑے
روزِ قیامت چمکاں مارن گل نمازیاں چہرے

انبیاء کرام کی نمازیں

برادرانِ اسلام! اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی امتوں کے لیے بھی نماز فرض فرمائی —— ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو نماز کی تعلیم دی۔ چند انبیاء کرام علیہم السلام کی نمازوں کا ذکر کیا جاتا ہے:

سیدنا ابراہیم علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نماز کا یُوں ذکر فرمایا ہے:

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ (سورۃ بقرہ، آیت ۱۲۵)

وہ وقت یاد کیجئے جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم (علیہ السلام) کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بنایا۔

پھر ارشاد فرمایا: اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ؕ (سورۃ بقرہ، آیت ۱۲۵)

اور میرا گھر خوب ستھرا کرو، طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع وسجود والوں کے لئے۔

رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ (سورۃ ابراھیم، آیت ۳۷)

"اے میرے رب! اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں"

معلوم ہوا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام خود بھی نماز پڑھتے تھے اور اُن کے امتی بھی اور نمازوں کے لئے ہی خانہ کعبہ بنایا گیا۔ مقام ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت عطا فرمائی کہ کعبہ کے تمام مطاف سے زیادہ مقام ابراہیم پر نماز پڑھی جاتی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام بارگاہِ الٰہ العالمین میں دُعا کرتے ہیں:

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ؕ (سورۃ ابراھیم آیت ۴۰،۴۱)

اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو، اے میرے رب! اور میری دُعا سُن لے، اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو، جس دن حساب قائم ہوگا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب نماز کی معراج ہوئی، تو اپنے لئے اور اپنی اولاد کیلئے قائم رکھنے کی دُعا فرمائی۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام جب منصب نبوت پہ فائز ہوئے، تو اپنے اُمتیوں کو نماز پڑھنے کی تاکید فرمائی، جس کا ذکر قرآن پاک میں یوں ہے:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۚ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۪ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا (سورۃ مریم، آیت ۵۴،۵۵)

ترجمہ" اور کتاب میں اسمٰعیل (علیہ السلام) کو یاد کرو، بیشک وہ وعدے کا سچا تھا اور رسُول تھا غیب کی خبریں دینے والا، اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا، اور اپنے رب کو پسند تھا۔"

Scanned with CamScanner

سیّدنا اسحاق، یعقوب، لوط علیہم السلام

سیدنا اسحاق، حضرت یعقوب اور حضرت لوط علیہم السلام پر وحی نازل فرمائی کہ تم اور تمہاری اُمّتیں نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں۔ ارشادِ ربّانی ہے:

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِمْ فِعْلَ الْخَیْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِیْنَ ۝ (سورۃ انبیاء، آیت ۷۳)

"اور ہم نے انہیں امام کیا کہ ہمارے حکم سے بلاتے ہیں اور ہم نے انہیں وحی بھیجی، اچھے کام کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی، اور وہ ہماری بندگی کرتے تھے۔"

حضرت لقمان علیہ السلام

حضرت لقمان علیہ السلام اپنی اولاد کو وصیّت فرماتے ہیں کہ نماز ادا کرو، اور زکوٰۃ دو۔ قرآن حکیم میں ہے:

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ (سورۃ لقمان، آیت ۱۷)

"اے میرے بیٹے! نماز قائم رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بُری بات سے منع کر اور جو مصیبت تجھ پر پڑے اُس پر صبر کر۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے باقی انبیائے کرام علیہم السلام کی طرح سیّدنا موسیٰ علیہ السلام اور ان کی اُمّت کو نماز پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا، فرمانِ ربّ العالمین ہے:

وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِیْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُیُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِیْمُوا

الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (سورۃ یونس، آیت ۸۷)

"اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی بھیجی، مصر میں اپنی قوم کے لئے مکانات بناؤ اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ بناؤ اور نماز قائم رکھو اور مسلمانوں کو خوشخبری سناؤ۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نماز کا ذکر قرآن کریم میں یوں ذکر کیا گیا ہے:

وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۝ (سورۃ مریم، آیت ۳۱)

"اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی، جب تک جیوں۔"

غرضیکہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو اور ان کے پیروکاروں کو نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا، مگر فرق یہ ہے کہ ہر نبی کو نماز کا حکم فرش پر دیا گیا اور ہمارے پیارے نبی محتشم، حبیبِ مکرّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو عرشِ اعظم، بلکہ لامکاں میں بُلاکر تحفہ عطا فرمایا۔

نماز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، فرضِ مسلمان ہے، مومن کے لئے سب سے اہم حکم بعد از ایمان ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

سُونا جنگل رات اندھیری، چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو، چوروں کی رکھوالی ہے
آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھڑی تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

حفیظ جالندھری مرحوم فرماتے ہیں:

یہ پہلا فرض تھا نازل ہوا جو عرشِ اعظم سے
اسی کی سب سے پہلے ہوگی پرسش ابنِ آدم سے

Scanned with CamScanner

حکایت ایک شخص ایک عورت پر عاشق ہو گیا اور کچھ عرصہ بعد اس عورت سے طالبِ وصل ہوا۔ یہ عورت نہایت متقی اور پرہیزگار تھی۔ اس عورت نے تمام واقعہ اپنے خاوند کو بتا دیا۔ خاوند نے کہا: اب اگر ملے تو اُسے کہنا کہ چالیس دن کی نماز میرے شوہر کے پیچھے بلاناغہ پڑھے پھر میں تیرا حکم ماننے کے لئے تیار ہوں۔ کچھ دنوں بعد وہ عاشق ملا؛ تو اُس عورت نے کہہ دیا۔ عاشق نے لبیک کہا اور کمربستہ ہو کر اس کے خاوند کے پیچھے نمازیں پڑھنی شروع کر دیں۔ جب چالیس دن پڑھ چکا اور نماز پر کاربند ہو گیا تو معشوقہ نے اپنی طرف بُلایا، تو اُس نے کہا، اب تیری ضرورت نہیں رہی، اس لئے کہ میں اب تمام گناہوں سے تائب ہو چکا ہوں۔ عورت نے جب شوہر کو خبر دی تو اُس نے کہا اللہ تبارک وتعالیٰ نے سچ فرمایا ہے،

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ط

"نماز بے حیائیوں اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔"

(نزہۃ المجالس ج ۱، ص ۸۷، مجالس السنیہ ص ۶۷)

ع عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی — یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

ع مرا از دردِ بیماری بفضلِ خود نگہداری — ز رحمت خویش کن یاری بایں بیماریا اللہ

ع خودی کو چھوڑ کر محوِ نمازی یوں ہو جا — کہ خود نماز ہی تیری ادا پہ ناز کرے

وڈیاں مہراں والیا سائیاں رب غریب نوازا
اپنے فضل کرم تھیں کھولیں رحمت دا دروازہ
رحمت دا دریا الٰہی ہر دم وگدا تیرا
جے اک قطرہ بخشیں مینوں کم بن جاوے میرا

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

فضائلِ نماز

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔ اَمَّا بَعْدُ ط

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ط

(سورۃ عنکبوت، آیت ۴۵)

"بے شک نماز بے حیائی اور بُرائی (بُرے کاموں) سے روکتی ہے۔"

اس آیتِ کریمہ میں نماز کے فضائل و برکات کا ذکر کیا گیا ہے۔ فرمایا گیا ہے کہ نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔

ع ہر مرض کا ہے صلوٰۃ و صوم میں پنہاں علاج
صحتِ کامل کی خوشخبری سُناتی ہے نماز

ع جہاں صدق و یقیں کے ساتھ ہوتا ہے قیام اس کا
وہاں تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ہے کام اس کا

ع باجھ نماز نہ حاصل ہووے ہرگز قُرب الٰہی
دُور نہ ہووے باجھ نمازوں دل دی کالی سیاہی

ع شوقِ دل سے جو بشر کرتے ہیں اِس کا اہتمام
اُن کو اکثر ہر مصیبت سے بچاتی ہے نماز

اس سے پہلے نماز کی اہمیت بیان کی گئی، اب فضائلِ نماز کا ذکر کیا جاتا ہے:

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کلمہ حق کہنے کی توفیق عطا فرماتے ۔ آمین ثم آمین !

اہم فریضہ توحید و رسالت پر ایمان لانے کے بعد جس اہم فریضہ کا تاکید کے ساتھ پابندی کا ذکر کیا، وہ نماز ہی ہے۔

؎ جے کوئی کرے نمازاں قائم کامل دین کرینا
جیکر ترک نمازاں کردا، دین ویرانی دینا

حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَحَجِّ الْبَیْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ۝
(بخاری شریف ج۱ ص۶ مشکوٰۃ شریف ص۱۲)

اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر مشتمل ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج بیت اللہ کرنا اور رمضان شریف کے روزے رکھنا۔

مثال بطورِ مثال یوں سمجھئے کہ اسلام ایک خیمہ کے مشابہ ہے، خیمہ لگاتے وقت ایک لکڑی درمیان میں، اور باقی چاروں کونوں میں چار لکڑیاں لگائی جاتی ہیں۔ اگر درمیان والی لکڑی گر جائے تو خیمہ کھڑا رہ ہی نہیں سکتا۔ اور اگر کسی کونے کی لکڑی گر جائے تو وہ کونہ ناقص اور گرا ہوا ہوتا ہے، اس لئے ہمیں اسلام کے اس خیمے کا درمیان والا حصّہ کلمہ شہادت سے اور چاروں کونے نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ سے مضبوط کرنے چاہئیں، اس لئے کہ یہ پانچوں رُکن اسلام کی بنیاد ہیں۔ کلمہ شہادت سے ایمان

نصیب ہوتا ہے اور ایمان کے بعد نماز سب سے اہم فریضہ ہے اور اس لئے کہ روزہ، زکوٰۃ سال میں ایک بار اور حج زندگی میں ایک بار فرض ہوتا ہے، مگر نماز چوبیس گھنٹوں میں پانچ بار ادا کرنا ضروری ہے۔

امام الانبیاء محبوبِ کبریا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا ارشادِ گرامی ہے:

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا صَلٰوۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا صَلٰوۃَ لَہٗ ۔ (مسلم شریف ج۱، ص۶۱)

"جس شخص کی نماز نہیں، اس کا ایمان نہیں، اور جس شخص کی نماز نہیں، اس کا دین نہیں۔"

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ بے نماز کا ایمان بارگاہِ ربّ العزّت میں غیر معتبر اور نامقبول ہے اور جو لوگ نماز پڑھتے ہیں، وہ رضائے الٰہی پاکر جنّت کے وارث بن جاتے ہیں — ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِیْنَ ہُمْ عَلٰی صَلَوٰتِہِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ہُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ ۝ (سورۃ مؤمنون، آیت ۹–۱۰)

"وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں — یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

اس آیتِ کریمہ میں ارشادِ ربانی ہے کہ نماز پڑھنے والے جنت الفردوس کے مالک ہوں گے ؎

ہے نماز ایہہ برکت والی مومن کرن دُعائیں
ہودن دُور گناہ کبیرے بخشنے خالق سائیں

؎ ایں نماز تاج شاہی میدہد بل ترا از خود رہائی میدہد

سیّدنا امام زین العابدین کی انکساری

حضرت اصمعی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ چاندنی رات میں کعبہ مکرمہ کا طواف کر رہا تھا کہ میں نے یہ دیکھا کہ ایک حسین و جمیل نوجوان کعبہ مکرمہ کے پردوں سے چمٹا ہوا بہت ہی دردناک آواز میں رو رو کر دُعائیں مانگ رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ الٰہی تمام آنکھیں سو رہی ہیں، لیکن اے پروردگار تو حیّ و قیّوم ہے، تو نیند اور غنودگی سے پاک ہے۔ اے مولا کریم! تمام بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کر دیئے ہیں اور اپنے دروازوں پر پہرہ بٹھا دیا ہے، لیکن تیرا دروازہ ہر سائل کے لئے ہر وقت کھُلا ہے۔ اے میرے مولیٰ! میں گنہ گار ہوں، میں فقیر ہوں، میں مسکین ہوں، میں قیدی ہوں، میں تیرے دروازے پر تیری رحمت کا اُمیدوار بن کر کھڑا ہوں۔ پھر وہ جوان رو رو کر انتہائی رقت انگیز لہجے میں یہ اشعار پڑھنے لگا ؎

اَدْعُوْكَ رَبِّیْ وَمَوْلَائِیْ وَمُسْتَنَدِیْ — فَارْحَمْ بُکَائِیْ بِحَقِّ الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ
اَنْتَ الْغَفُوْرُ فَجُدْ لِیْ مِنْكَ مَغْفِرَۃً — اِعْفُ عَنِّیْ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ
اِنْ کَانَ عَفْوُكَ لَا یَرْجُوْہُ ذُوْ جُرْمٍ — فَمَنْ یَجُوْدُ عَلَی الْعَاصِیْنَ بِالْکَرَمِ

اے میرے رب، اے میرے مولا! اے مجھے ٹھکانا دینے والے میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں، تو میری گریہ وزاری پر رحم فرما۔ میں تجھے بیت اللہ اور حرم کا واسطہ دیتا ہوں۔ تو بہت زیادہ بخشنے والا ہے، تو میرے لئے اپنی طرف سے مغفرت کی سخاوت فرمائے یا مجھے معاف فرما دے، اے بخشش و کرم والے۔

اگر مجرم تجھ سے معافی کی اُمید نہ رکھے، تو پھر کون ہے جو گنا ہگاروں پر کرم کے ساتھ بخشش فرمائے گا۔

یہ اشعار پڑھنے کے بعد پھر اس جوان نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور یہ کہنے

لگا، اے میرے مولا! اگر میں نے تیری اطاعت کی ہے، تو یہ تیرا مجھ پر احسانِ عظیم ہے، اور اگر میں نے تیری نافرمانی کی ہے، تو یہ میری جہالت ہے۔ یا اللہ! تو مجھ پر رحم فرما اور تو مجھ کو میرے جدِّ کریم اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور اپنے محبوب اور اپنے نبی محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے محروم نہ فرمانا۔ پھر اس جوان نے یہ دُعا شروع کردی ؎

اَلَا اَیُّھَا الْمَأْمُوْلُ فِیْ کُلِّ شِدَّۃٍ — اِلَیْكَ شَکَوْتُ الضُّرَّ فَارْحَمْ شِکَایَتِیْ
اَلَا یَا رَجَائِیْ اَنْتَ کَاشِفُ کُرْبَتِیْ — فَھَبْ لِیْ ذُنُوْبِیْ کُلَّھَا وَاقْضِ حَاجَتِیْ
اَتَیْتُ بِاَعْمَالٍ قِبَاحٍ رَدِیْئَۃٍ — وَمَا فِی الْوَرٰی خَلْقٌ جَنٰی کَجِنَایَتِیْ

ترجمہ" اے وہ ذات! کہ ہر مصیبت میں تجھی سے امید رکھی جاتی ہے، میں تیرے ہی دربار میں اپنی تکلیف پیش کرتا ہوں ـــــ مجھ پر رحم تو ہی میری امید ہے، تو ہی میری بیقراری کو دور فرمانے والا ہے، لہٰذا تو میرے سب گناہوں کو بخش دے ـــــ میں بہت ہی خراب اور ردّی قسم کے اعمال لے کر آیا ہوں اور تمام مخلوق میں مجھ سے بڑا جرم کسی نے نہیں کیا ہے۔"

وہ جوان ان مذکورہ بالا اشعار کو پڑھتے پڑھتے ایک دم بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ حضرت اصمعی کہتے ہیں کہ میں دوڑ کر اس جوان کے قریب پہنچا تو یہ دیکھا کہ وہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ میں نے فوراً ان کا سر مبارک اپنی گود میں لے لیا اور مجھ پر ایسی رقّت طاری ہوگئی کہ میں زار و قطار رونے لگا۔ یہاں تک کہ میرے آنسوؤں کی دھار اُن کے مقدّس رُخسار پر گری تو وہ ہوش میں آگئے اور آنکھیں کھول کر فرمایا، تو کون شخص ہے، جس نے میرے مولا کی یاد میں خلل ڈالا؟ تو میں نے عرض کیا، اے میرے آقا! میں آپ کا غلام ہوں۔ حضور والا! آپ اس قدر کیوں گریہ و زاری فرما رہے ہیں، آپ تو اہل بیت میں سے ہیں اور خدا وند عالم

نے آپ لوگوں کے لئے قرآنِ کریم میں یہ بشارت فرمائی ہے :

إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ
يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ○ (سورۃ الاحزاب آیت ۳۳)

"اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اہل بیت! تم سے ہر پلیدی دور رکھے اور تمہیں پاک و صاف رکھے۔"

میری یہ گفتگو سُن کر حضرت امام زین العابدین سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا، اے اصمعی! کیا تمہیں خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت ہر اُس شخص کے لئے بنائی ہے جو اُس کی اطاعت کرے خواہ وہ شخص حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ اور جہنم ہر اس شخص کے لئے بنائی، جو اُس کی نافرمانی کرے، خواہ وہ قریشی، بادشاہ ہی کیوں نہ ہو۔ کیا تم نے اس حاکم، عادل کا یہ فرمان نہیں سُنا؟

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ
وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ○ (سورۃ المؤمنون: آیت ۱۰۱)

"یعنی جس دن صُور پھونکا جائے گا، تو نہ کوئی رشتے ان میں رہیں گے، نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔" (تفسیر رُوح البیان)

اس واقعہ سے سبق حاصل کرنا چاہیے کہ خاندان نبوت کے چشم و چراغ، سیّدنا امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند دلبند سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اگر اتنی عاجزی و انکساری اور عبادت و ریاضت کرتے ہیں تو ہمیں بھی نماز کی پابندی لازمی کرنی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے کیونکہ نماز گناہوں کی معافی، اور جنّت کے دخول کا ذریعہ ہے ؎

من بندہ شرمسارم تو رحم کن رحیما   درفسق بے شمارم تو رحم کن رحیما

امام الانبیاء سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشادِ گرامی ہے:

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ
الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ
قَالَ فَجَعَلَ ذَالِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ
قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي
الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوبُهُ
كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ۔ ( )

"حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور اس وقت پتے درختوں سے گر رہے تھے۔ آپ نے ایک درخت کی ٹہنیاں ہاتھ میں لیں، تو پتے گرنے لگے، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے ابوذر جب مسلمان بندہ خدا کے لئے نماز پڑھتا ہے، تو اس کے گناہ اس سے ایسے ہی گرتے ہیں، جیسے یہ پتے درخت سے گر رہے ہیں۔

برادرانِ گرامی! انسان روزانہ کتنے گناہ کرتا ہے، ان گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ نماز ہے، جس نے نماز پڑھ لی۔ اس کے صغیرہ گناہ معاف ہوگئے اور اُسے خالق کائنات کا قرب نصیب ہوگیا اور جسے اللہ تعالیٰ کا قرب ملا، اسے خُدا کی رحمت و مغفرت مل گئی ؎

؎ ہے نماز ایہہ برکت والی مومن کرن دُعائیں
ہوون دُور گناہ میرے بخشے خالق سائیں

؎ خشوع قلب سے سجدہ ادا کرتا ہے جب کوئی
تو مسجودِ حقیقی اُس کی تو دکرتا ہے دل جوئی

؎ گفت حق کامرزش از من طلب   کاں طلب مرغفورا باشد سبب

گناہوں کو مٹانے والی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ كُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا هَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَایَا۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۷۶، مشکوٰۃ شریف ص ۵۷)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا، بتاؤ اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر جاری ہو، جس میں وہ پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرتا ہو، کیا اُس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، یہی مثال ہے پانچ نمازوں کی (کہ جس نے ادا کی) اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔"

حضراتِ محترم! اس حدیث پاک میں سید المرسلین، امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثال پیش فرمائی کہ اگر نہر کے کنارے پانی میں روزانہ کوئی شخص پانچ مرتبہ غسل کرے، تو بدن پر میل باقی نہیں رہ سکتا، اسی طرح جس نے پانچ نمازیں ادا کیں اور نمازوں کے درمیانی اوقات میں کچھ صغیرہ گناہ بھی سرزد ہو گئے، تو اللہ تعالیٰ نمازوں کی وجہ سے ان گناہوں کو معاف کر کے نمازی کو گناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم اور انعام ہے اور خدا تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کا پیغام ہے۔ پھر وہ انسان کس قدر بدقسمت ہے، جو خالق کے سامنے اپنا سر جھکا کر گناہوں کی مغفرت نہ کروا سکے۔

ان ہی مغفرت حاصل کرنے والوں کے بارے میں ارشادِ ربانی ہے:

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ۔ (سورۃ ھود، آیت ۱۱۴)

"اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔"

معلوم ہوا نماز گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور دل کی آلودگی کو دُور کرتی ہے اور اُسے گناہوں سے پاک کرتی ہے۔ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ گرامی ہے:

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا بَیْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ (مشکوٰۃ ص ۵۷)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک، اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک سرزد ہونے والے تمام درمیانی گناہوں کا کفارہ ہیں، اگر کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔"

ایہہ ہے پنج نمازاں رحمت وگدیاں پنجے نہراں
معلم ہوون روز قیامت جنّت والیاں نہراں

باہجھ نماز نہیں منظوری، نہ کوئی قرب حضوری
باہجھ نماز دُعا، عبادت ناقص نامنظوری

وقت باقی ہے یار پڑھو نماز — آستانے پر رکھو فرقِ نیاز
وقت باقی ہے اٹھو کر لو وضو — دین و دُنیا میں بنو با آبرو
تو وہ داتا ہے کہ دینے کے لئے — در تیری رحمت کے ہیں ہر دم کھلے

انسان بلاشبہ خطا کا پُتلا ہے، نہ جانے شب و روز کتنے صغیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے۔ حضور رحمۃ للعالمین ختم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے امتیوں کو یہ خوشخبری دی کہ دن اور رات کی نمازوں کی وجہ سے تمہارے صغیرہ گناہوں کو معاف کیا جاتا ہے۔

- نماز ــــ صغیرہ گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔
- نماز ــــ پریشانی کا حل ہے۔
- نماز ــــ راحتِ جان ہے۔
- نماز ــــ فرحتِ ایمان ہے۔
- نماز ــــ مؤمن کی نشانی ہے۔
- نماز ــــ مؤمن کی معراج ہے۔
- نماز ــــ دین کا ستون ہے۔
- نماز ــــ قبولیتِ دُعا کا ذریعہ ہے۔
- نماز ــــ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

ؔ تابعداراں کارن جنّت دُوروں کرے ندائیں
جلدی آویں جلدی آویں قدم میرے وِچ پاویں

ؔ نورِ ایماں ہے نماز اور دین کا زیور نماز | بندگیٔ حق نماز اور عشقِ پیغمبر نماز
جو نماز اپنی شرائط اور وظائف سے پڑھی | پیشِ خالق جائے گی وہ نوری بنکر نماز
اور جو کرتے ہیں آداب و شرائط میں خطا | ہو گئی وہ بیمار زخمی کی طرح مضطر نماز
مؤمنو شوقِ عبادت خدا ہے اس کا نام | کی ادا شبیر نے جیسے تہِ خنجر نماز
صدمے پر صدمہ غم پر غم، جفا پر جفا | پر مہلت تھی کہ پڑھتے قبلہ رُو ہو کے نماز
اعلیٰ قدر نمازیاں والا ہوسی حشر دیہاڑے | پڑھ نمازاں مر گئے جیہڑے، پاون درجے بھارے

نماز اور غیبی امداد

شہر کوفہ میں ایک قلی (بوجھ اُٹھانے والا) تھا۔ لوگوں کو اُس قُلی پر مکمل اعتماد تھا اور یہ شخص انتہائی امین تھا لوگوں کا مال اور رقم وغیرہ ایک شہر سے دوسرے شہر پہنچاتا تھا، وہ ایک دفعہ سفر کر رہا تھا، راستے میں اُسے ایک شخص ملا، اُس نے قلی سے پوچھا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ قلی نے کہا: فلاں شہر کا۔ وہ کہنے لگا: مجھے بھی اسی شہر جانا ہے میں چل نہیں سکتا، ایک دینار کرایہ لے لو اور مجھے خچر پر سوار کر لو۔ قلی نے بات مان لی اور اُسے اپنے خچر پر سوار کر لیا۔ چلتے چلتے ایک جگہ پر پہنچے، جہاں سے دو راستے نکلتے تھے۔ اس سوار نے پوچھا کس راستے جانا ہے۔ قلی نے اپنا راستہ بتایا۔ سوار نے کہا دوسرا راستہ قریب ہے اور سواری کی سہولت بھی ہے اور سواری کے لئے راستے میں چارہ بھی مل جاتا ہے اور میں اس راستے پر بارہا چلا ہوں۔ قلی نے اس کی بات مان لی اور دونوں اس راستے پر چل پڑے۔ تھوڑی دور جا کر راستہ ختم ہو گیا اور وحشت ناک جنگل آگیا۔ جہاں بہت سے مُردوں کے سر پڑے تھے۔ اب وہ سوار اُس سواری سے نیچے اُترا اور کمر سے خنجر نکال کر کہنے لگا: تیار ہو جاؤ میں تمہیں قتل کروں گا۔ قلی نے کہا: مجھے قتل نہ کرو، بلکہ یہ خچر اور سامان لے لو۔ وہ کم بخت نہ مانا اور کہنے لگا: میں نے قسم کھائی ہے، پہلے تجھے قتل کروں گا، پھر سامان لوں گا۔ قلی نے کہا اچھا مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو۔ پھر جو کرنا ہے کر لینا۔ وہ ظالم اس بات پر راضی ہو گیا۔ اب وہ قلی نماز پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ ابھی الحمد شریف بھی مکمل نہ کی تھی کہ اُس ظالم نے نماز جلد ختم کرنے کا تقاضا کیا۔ قلی کی زبان سے الحمد شریف کے بعد یہ آیت جاری ہوئی: اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ (سورۃ نمل، آیت ۶۲) "وہ لاچار کی سنتا ہے، جب بھی اُسے پکارا جاتے۔

Scanned with CamScanner

اور اس کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں - اچانک ایک سوار نمودار جس کے ہاتھ میں تلوار اور سر پر لوہے کی ٹوپی تھی - اس سوار نے اس ظالم کو تلوار مار کر ہلاک کر دیا اور مرکر جہاں وہ ظالم گرا وہاں سے آگ کے شعلے اُٹھنے لگے - قلی اپنی نماز مکمل کرکے اس سوار کی طرف دوڑا اور پوچھا خدا کے لئے یہ بتاؤ تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اب تیرے لئے امن و سلامتی ہے جہاں چاہے چلا جا - (نزہۃ المجالس - تنبیہ الغافلین)

گاہ نہ کردی سجدۂ از زدے نیاز — تا شود در ہائے رحمت بر تو باز

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہیے !
کہ دانہ خاک میں مل کر گُل و گلزار ہوتا ہے

جنت کا وعدہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِنِّیْ فَرَضْتُ عَلٰی أُمَّتِکَ خَمْسَ صَلَوٰتٍ وَعَهِدْتُ عِنْدِیْ عَهْدًا اَنَّهٗ مَنْ جَآءَ یُحَافِظُ عَلَیْهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْهِنَّ فَلَا عَهْدَ لَهٗ عِنْدِیْ - (ابوداؤد - ج ۱، ص ۶۸)

ترجمہ: "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ اقدس ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کیں اور اس کا میں نے اپنے لئے عہد کیا ہے کہ جو شخص بھی (ان پانچوں) نمازوں کو اپنے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے گا، میں اُسے جنت میں داخل کردوں گا اور جو شخص ان نمازوں کا اہتمام نہ کرے، مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں -

حضراتِ محترم! دنیاوی معاملات میں جب کوئی آدمی کسی آدمی کا ضامن بن جائے، تو وہ شخص اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتا ہے کہ فلاں میرا ضامن بن گیا۔

اور جس حاکم نے ضمانت لی ہو، اس کا انتہائی احسان مند بن جاتا ہے، لیکن انتہائی خوش نصیب وہ شخص ہے جو نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص کے جنتی ہونے کا عہد فرماتا ہے ؎

ہک دن حضرت ختم رسولاں اصحاباں فرماندے
پنج نمازاں فرض خدا دا حکم قرآن سناندے
جناں تے انساناں اوپر واجب کرن ادائی
جے کوئی احسن وضو کردا کرے نماز ادائی
وقت پچھانے قیام، رکوع تے ہور سجود کریندا
مولیٰ اس نمازی کارن وعدہ بخشش دیندا
جو کوئی پڑھے نماز نہ ہرگز چھلا اوگت چالے
چاہے جنت دیوے اس نوں چاہے دوزخ جالے

نمازی کے قدموں پر اجر

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ہم نے مسجد کے قریب نقل مکانی کا ارادہ کیا، کیونکہ مسجد کے قریب ہماری کچھ خالی زمین بھی تھی - یہ بات حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوئی، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور فرمایا: اے بنی سلمہ والو! میں نے یہ سُنا ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہو رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم، مسجد کے قریب ہماری زمین خالی پڑی ہے، ہم وہیں منتقل ہو رہے ہیں - فرمایا: اے بنی سلمہ والو! تم انہی گھروں میں رہو، اس لئے کہ تمہارے مسجد جانے کے لئے قدموں کے نشانات لکھے جاتے ہیں - حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اس کے بعد پھر ہمیں

Scanned with CamScanner

مسجد کے قریب رہنے کی کبھی خواہش پیدا نہیں ہوئی۔ (تنبیہ الغافلین)

نماز کی پابندی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی آنکھ میں پانی اُتر آیا، تو آنکھ بنانے والا معالج حاضر خدمت ہوا اور عرض کی: اجازت ہو تو آنکھ بنا دیں، لیکن پانچ دن تک آپ کو احتیاط کرنا پڑے گی اور سجدہ زمین کے بجائے کسی اونچی لکڑی پر کرنا ہوگا۔ آپ نے فرمایا: یہ ہرگز نہیں ہوسکتا! واللہ مجھے اس طرح ایک رکعت پڑھنا بھی منظور نہیں، اس لئے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مجھے یاد ہے کہ جو شخص ایک نماز بھی جان بوجھ کر چھوڑے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔ (دُرِّ منثور ص۹۸)

ـہ اللہ کا خوف ہے نہ حضرت کا ڈر تمہیں — جاتی رہی ہے کیسی حیا بے نمازیو
ماریں گے گرز فرشتے عذاب کے — اس وقت ہوگا حال بُرا بے نمازیو

ـہ لالچ دُنیا پیاری کر کے بھل گیا امر ربانا
اتنی سمجھ نہ دل وچ آوے آخر ہے مر جانا

ـہ سب توں اوّل پُچھ ہووے گی بے نمازاں تائیں
نافرمان ہے کیوں میرے امر کرے رب سائیں

ـہ روزِ محشر کہ جاں گداز بود — اولیں پُرسش نماز بود

حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے پانچ چیزوں کو تلاش کیا، ان کو پانچ جگہ پایا:

۱۔ روزی کی برکت چاشت کی نماز میں۔
۲۔ قبر کی روشنی تہجد کی نماز میں۔
۳۔ مُنکر نکیر کے سوالات کا جواب قرآت میں (قرآن کریم پڑھنے میں)

۴۔ پُل صراط کا گزر، روزہ اور صدقہ میں۔
۵۔ عرش کا سایہ خلوت میں۔

ـہ زباں زباں پہ ہے دن رات داستاں تیری
نظر سے دُور سہی، اپنے درمیان، تو ہے

○ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا
○ نماز ـــ مومن کا نُور ہے۔
○ نماز ـــ افضل جہاد ہے۔
○ نماز ـــ دافع البلا ہے۔
○ نماز ـــ جنت کی کنجی ہے۔
○ نماز ـــ رحمتِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔
○ نماز ـــ مومن کے دل کا نُور ہے۔
○ نماز ـــ شیطان کا مُنہ کالا کرتی ہے۔
○ نماز ـــ جہنم سے آزادی کا پروانہ ہے۔
○ نماز ـــ بے حیائی سے روکتی ہے۔
○ نماز ـــ قبر کا نُور ہے۔
○ نماز ـــ دین کا سُتون ہے۔
○ نماز ـــ رحمتِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔
○ نماز ـــ دیدارِ الٰہی کا سبب ہے۔

ـہ عاشقاں را روزِ محشر با قیامت کار نیست
کارِ عاشق جز تماشائے جمالِ یار نیست

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

Scanned with CamScanner

شرائطِ نماز

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ
الْمُطَّهِّرِیْنَ ۝ (سورۃ توبہ۔ آیت ۱۰۸)

”وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے
اللہ کو پیارے ہیں۔“

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے پاک اور ستھرے لوگوں کا ذکر فرمایا ہے کہ جو لوگ پاک اور ستھرے ہیں، وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے پیارے ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے پیار فرماتا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: اَلطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ۔ (مشکوٰۃ ص۳۹)

ترجمہ: ”پاک ہونا نصف ایمان ہے۔“

حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب بندۂ مومن وضو کرتا ہے اور کلی کرتا ہے، تو منہ کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں، یہاں تک کہ آنکھ کے ابرو کے نیچے تک اور جب ہاتھ دھوتا ہے، تو ہاتھوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، یہاں تک ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی دور ہو جاتے ہیں اور جب سر کا مسح کرتا ہے، تو سر کے تمام

گناہ جھڑ جاتے ہیں، یہاں تک کہ کانوں کے تمام گناہ دُور ہو جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے، تو پاؤں کے ناخن تک کے گناہ دور ہو جاتے ہیں اور پھر جب مسجد کی طرف چلتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو نَافِلَةً لَّهٗ یہ گناہوں پر زیادہ معافی ہے۔ (یعنی رفعت درجات کے لئے ہے) (مشکوٰۃ شریف ص۳۹)

رحمتِ دو عالم رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ مقدس ہے:
مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ۔ (مشکوٰۃ شریف ص۴۰)
”نماز کی چابی پاکیزگی ہے۔“

تو معلوم ہوا کہ نماز کی چابی پاکیزگی اور جنت کی چابی نماز ہے —— آدمی کا پاک رہنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے —— اور جو لوگ پاک نہیں رہتے، وہ طرح طرح کے عذاب اور امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا:

فَقَالَ اِمَّا اِنَّهُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ اَمَّا
اَحَدُهُمَا فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ
فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِیْدَةً رَطْبَةً
فَشَقَّهَا بِنِصْفَیْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِیْ کُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوْا
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ یُّخَفَّفَ مَا
لَمْ یَیْبَسَا۔ (مشکوٰۃ شریف ص۴۲ مسلم شریف ج۱ ص۱۶۱)

ترجمہ: تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہاں دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کو کسی گناہِ کبیرہ پر عذاب نہیں ہو رہا، بلکہ ایک کو اس لئے عذاب ہو رہا ہے کہ وہ پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔ پھر حضور نبی کریم

صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے کھجور کے درخت کی ایک پتوں والی شاخ لی، اس کے دو حصّے کیے ایک حصّہ ایک قبر پر گاڑ دیا اور دوسرا حصّہ دوسری قبر پر۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یہ آپ نے کیوں کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب تک یہ دونوں ٹہنیاں سرسبز رہیں گی تو قبر والوں کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

؎ وضو کرن تے پولن نائیں باجھوں ذکر غفاری
اتنے درجے ہکس وضو دے دیوے خالق باری

؎ ہر ہر قطرے وضو بدلے قصر ملے اک نوری
لمبا چوڑا پنج سو سالہ رستہ اندر دُوری

؎ باجھ عبادت اتنا درجہ نہیں سی پہلیاں زمانے
اُمّت سرورِ عالم خاطر نازل کُل خزانے

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ناپاک لوگ قبر کے عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں؛ اور جس شخص نے نماز کو بے وقت پڑھا اور کامل وضو نہ کیا اور نماز کے رکوع، سجود اور خشوع کو پورا نہ کیا، تو یہ نماز سیاہ رنگ ہو کر اوپر جاتی ہے اور کہتی ہے اللہ تعالیٰ تجھے ضائع کرے، جیسے تو نے مجھے ضائع کیا، یہاں تک کہ وہاں پہنچتی ہے جہاں اس کی مرضی ہو، پھر وہ کپڑے کی طرح لپیٹی جاتی ہے اور اس کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ (احیاء العلوم، ج ۱، ص ۴۴۲)

ایسی نماز جو کامل پاکیزگی کے ساتھ ادا نہ کی جائے اور پوری توجّہ سے نہ پڑھی جائے، اس کا ثواب نہیں، اس لئے جب نماز شروع کی جائے، نماز کی شرطوں کا خاص خیال رکھیں۔ اگر شرط پوری نہ ہوئی، تو نماز نہ ہوگی۔

نماز کی چھ شرطیں ہیں: (۱) طہارت (۲) ستر عورت (۳) استقبال قبلہ (۴) وقت (۵) نیّت (۶) تکبیر تحریمہ

۱۔ طہارت: یعنی بدن کا پاک ہونا اور باوضو ہونا، کپڑے کا پاک ہونا

اور جس جگہ نماز پڑھی جائے، اس جگہ کا پاک ہونا۔

؎ جس ویلے پھر منہ دے اندر مومن پانی پاوے
کل پلیدی غیبت والی خالق دُور کراوے
ہور جو مومن نیّت نیکی نک وِچ پانی پاندا
ہر قطرے دے بدلے رب جنّت وِچ مکان بناندا
منہ دھوون دے ویلے مومن پانی خوب پہنچاوے
جس ویلے پھر سجے بازو مومن پانی پاوے
حشر کتاب فرشتہ جلدی سجے ہتھ پھڑاوے
سر دا مسح پوچاون پانی جتنا والاں تاہیں
والوں وال برابر مومن جنّت لین سرائیں
سجے پیروں پُل تے ہون ہیندے لوں دِشنایاں
بجلی وانگوں پار اتارے پار کریں توسایاں

وضو کی برکت

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے زمانے میں ایک نیکوکار عورت تھی، تنور میں روٹیاں لگا کر نیت باندھ کر نماز میں کھڑی ہو گئی۔ شیطان ایک عورت کی شکل میں آ کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: روٹیاں جل رہی ہیں، اس عورت نے توجّہ نہ دی، تو اس کے بچے کو پکڑ کر جلتے تنور میں ڈال دیا، مگر عورت نے پھر بھی کوئی توجّہ نہ کی۔ اتنے میں اس کا خاوند آیا تو اُس نے دیکھا کہ بچہ تنور میں چنگاریوں سے کھیل رہا ہے اور غور سے دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے اُن چنگاریوں کو سُرخ عقیق بنادیا تھا۔ اس بات کی خبر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو دی گئی تو آپ نے فرمایا: اس عورت کو میرے پاس لاؤ۔ جب وہ عورت آ گئی تو آپ نے پوچھا کیا عمل کرتی

Scanned with CamScanner

ہے، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تجھ پر یہ کرم فرمایا؟ عرض کیا یا نبی اللہ! میرا عمل یہ ہے کہ جب بھی وضو ٹوٹتا ہے، میں نیا وضو کر لیتی ہوں اور دو رکعت نفل پڑھ لیتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری ہر حاجت پوری فرما دیتا ہے۔ (نزہۃ المجالس ص۲۱۵)

وضو سے گناہ معاف

ایک بار حضرت جبرائیل امین علیہ السلام حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں مکہ مکرمہ کے ریگستان میں حاضر ہوئے۔ جبرائیل علیہ السلام کے پاس ایک ایسا تخت تھا، جس کے پائے چاندی کے تھے اور یاقوت و زبرجد سے اس کا جڑاؤ کیا ہوا تھا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس تخت پر بٹھایا۔ اس وقت جبرائیل امین علیہ السلام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا تو پانی کا چشمہ جاری ہو گیا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے وضو کیا، اس طرح کہ اپنے اعضاء تین تین بار دھوئے اور اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھا۔ پھر حضور نبی اکرم کی بارگاہ میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ بھی میری طرح وضو فرمائیں۔ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا، آپ کی اُمت میں سے جو کوئی اس طرح وضو فرمائے گا، اُس کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے اور اس کا گوشت اور خون دوزخ پر حرام ہو گا۔ (نزہۃ المجالس ص۲۱۶)

شمع نورانی تاج مثالوں ہر جا چانن لاوے
ہور شفاعت اہل اپنے دی اتنا درجہ پاوے

اندر اس ثواب زیادہ فرض خدا فرماوے
باہجھ وضو دے سجدہ کرنا بندہ کفر کماوے

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا وضو

حضرت امام حسن بن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب وضو کرنے کا ارادہ فرماتے تو اُن کا رنگ تبدیل ہو جاتا تھا۔ وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: میں مالکِ جبار کے دربار میں جانے کا ارادہ کرتا ہوں، اس لئے یہ کیفیت ہو جاتی ہے اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسجد کے دروازے پر پہنچتے تو سر اٹھا کر کہتے الٰہی! تیرا بندہ تیرے دروازے پر حاضر ہے۔ اے احسان کرنے والے تیرا گنہگار بندہ آیا ہے اور تو نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اچھے لوگ بُرے لوگوں سے درگزر کریں۔ اور تو اچھا محسن ہے اور میں بُرا ہوں، پس میری بُرائیوں سے اپنی اچھائیوں کے صدقے میں اے کریم درگزر فرما۔ (تنبیہ الغافلین ص۲۷۸ ج۲)

حضرت سُفیان ثوری علیہ الرحمہ کا قول

حضرت سُفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ بصرہ میں بیمار ہو گئے، لوگوں نے کہا آپ وضو نہ کریں۔ آپ کو تکلیف ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ جب ملک الموت آئے تو میں ناپاک ہوں، اس لئے کہ کوئی پلید اور ناپاک ہوں، اس لئے کہ کوئی پلید اور ناپاک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہیں پہنچ سکتا۔ (راغب الاخیار ص۱۱۴)

مِسواک کا فائدہ

حضرت ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک ضرور کیا کرو، کیونکہ اس سے دس خصلتیں ہیں:

(۱) اس سے منہ صاف ہوتا ہے (۲) اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے (۳) فرشتے خوش ہوتے ہیں (۴) آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے (۵) دانت سفید رہتے ہیں۔ (۶) مسوڑھے مضبوط رہتے ہیں (۷) کھانا ہضم ہوتا ہے (۸) بلغم ختم ہوتی ہے۔

(۹) منہ خوشبودار ہوتا ہے (۱۰) نماز کا ثواب بڑھتا ہے۔
اور وضو، دشمن کی ہیبت سے بچاتا ہے۔
وضو سے گناہ دھل جاتے ہیں۔
وضو سے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ (نزہۃ المجالس)

حفاظت کا ذریعہ

حضرت فقیہہ ابواللیث اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غلافِ کعبہ کے لئے ایک صحابیٔ رسول کو مصر بھیجا۔ اس صحابی نے ملکِ شام کے ایک علاقے میں پڑاؤ کیا، نزدیک ہی کسی راہب کا گرجا تھا اور وہ راہب کچھ زیادہ پڑھا لکھا نہ تھا لیکن اس صحابی قاصدِ عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے چاہا کہ اس سے ملوں اور کچھ علم کی باتیں سنوں اور سناؤں۔ آپ نے دروازے پر دستک دی، لیکن کافی دیر تک دروازہ نہ کھولا گیا۔ جب دروازہ کھلا آپ اندر تشریف لے گئے اور راہب سے کچھ سننے کے لئے سوال کیا اور دروازے پر کھڑے رہنے کا بھی شکوہ کیا۔ راہب نے کہا، جب تم میری طرف چلے تھے، تو اسی وقت میں تمہیں سلطانی رعب میں دیکھ کر ڈر گیا تھا۔ اور تمہیں دروازے پر اس لئے روکے رکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ تمہیں کسی سلطان کا خوف ہو تو وضو کرو اور اپنے اہلِ خانہ کو وضو کرنے کا کہو، اس لئے کہ جو شخص وضو کرتا ہے وہ میری امان میں محفوظ رہتا ہے، اسی لئے میں نے آپ پر دروازے کو بند رکھا یہاں تک میں نے اور میرے گھر والوں نے وضو کر لیا اور پھر ہم نے نماز پڑھی اب ہم آپ سے بے خوف ہو گئے ہیں اور دروازہ آپ کے لئے کھول دیا ہے۔
(تنبیہ الغافلین ص ۲۳ ج ۱، نزہۃ المجالس ص ۲۵۱ ج ۱)

یارب گنہ گارم بر عیب شرمسارم
جز تو کسے ندارم، تو رحم کن رحیما

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں کی آہٹ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے، حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معراج شریف کی رات عروج فرماتے ہوئے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعلین کی کھڑ کھڑاہٹ کی آواز اپنے آگے آگے سنتے جاتے تھے۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام معراج شریف سے واپس عالمِ دنیا میں تشریف لائے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی تفتیش فرمائی کہ کس عمل کی وجہ سے تم اس درجہ تک پہنچے؟ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ جب بھی وضو کرتا ہوں تو تحیۃ الوضو کی دو رکعت نماز ہمیشہ ادا کرتا ہوں اور کبھی میں نے ان کو ترک نہیں کیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تو اسی عمل سے اس عظیم الشان مقام پر پہنچا۔ (مقاصد السالکین ص ۹)

وضو پر بخشش

اللہ تبارک و تعالیٰ نے عرشِ عظیم کے نیچے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے، جس کے چار چہرے ہیں اور ایک چہرے سے دوسرے چہرے تک ایک ہزار برس کی راہ ہے۔ پہلے چہرے سے وہ جنت کو دیکھتا ہے اور کہتا ہے: اسے خوشخبری ہو جو جنت میں داخل ہو، دوسرے چہرے سے دوزخ کی طرف دیکھتا ہے اور کہتا ہے بربادی ہو اس کے لئے جو تجھ میں داخل ہو۔ اور تیسرے سے عرش کی طرف دیکھتا ہے اور کہتا ہے سُبْحَانَكَ مَا أَعْظَمَ شَأْنَكَ اور چوتھے سے سجدے میں گرتا ہے اور کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى۔ اس فرشتے کی دن اور رات میں نماز کے وقت پانچ بار حرکت ہوتی ہے، اس سے کہا جاتا ہے رُک جا۔ وہ کہتا ہے میں کیسے ٹھہروں؟

Scanned with CamScanner

کی فرض نماز کا وقت آگیا ہے - پھر اس سے کہا جاتا ہے، سُن لے! جس نے امّتِ مُصطفےٰ علیہ السّلام میں سے وضو کیا اور نماز پڑھی، میں نے اس کو بخش دیا - اللہ تعالیٰ کامل وضو کرنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین! (نزہتہ المجالس صفحہ ۲۱۸)

ے گاہ نہ کردی سجدہ از رُوئے نیاز   تا شود در ہائے رحمت برتو باز

ے وڈیاں مہراں والیا سائیاں رب غریب نوازا
اپنے فضل کرم تھیں کھولیں رحمت دا دروازہ

نماز کی دوسری شرط ستر عورت ہے -

۲- سترِ عورت ستر عورت ہر حال میں ضروری ہے اور ادائیگی نماز کے لئے ستر عورت (بدن کا ڈھانپنا) شرط ہے -

جس طرح کتب فقہ میں موجود ہے اور جو لوگ (ستر عورت) اپنے بدن کو چھپاتے ہیں - اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں نازل فرماتا ہے - اہل اللہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں لانا، ندامت کے آنسو بہانا اور گناہوں پر نادم ہونا - اس کی مثال یوں ہے کہ ایک شخص نافرمانی کر کے اپنے مالک سے بھاگتا ہے اور کہیں ٹھکانہ نہ پاکر اپنے رحیم و کریم مولیٰ کی بارگاہ میں خوف سے کانپتے ہوئے گناہوں سے شرمندہ ہو کر حاضر ہوتا ہے - مولیٰ کریم ایسے شخص کے گناہ معاف فرما کر اپنی مہربانیوں سے نوازتا ہے - اے مسلمان! جسم کو پاک کرنا تیرا کام کرنا ہے اور دل کو پاک کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے - بدن کپڑے سے چھپانا تیرا کام ہے اور تیرے گناہوں پر پردہ ڈالنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے -

۳- استقبالِ قبلہ نماز کی تیسری شرط استقبالِ قبلہ ہے، یعنی نماز میں منہ قبلہ کی طرف کرنا - امام الانبیاء صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھی اور آپ

کو یہ پسند تھا کہ کعبہ شریف قبلہ ہو - اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی مرضی کو پورا فرما دیا - ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ - (سورۃ بقرہ، آیت ۱۴۴)

"ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے، اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے، تو اپنا منہ (نماز میں) مسجد حرام کی طرف پھیر دو"

اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو، اپنا منہ اسی کی طرف کرو -

یاد رکھو عبادت فقط اللہ تعالیٰ کے لئے ہے - سجدہ اللہ پاک کو ہے، مگر مُنہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیت اللہ شریف کی طرف کیا جاتا ہے -

ے قبلۂ شاہاں بود تاج و کمر   قبلۂ ارباب دنیا سیم و زر

ے قبلۂ صورت پرستاں آب و گل   قبلۂ معنیٰ شناساں جانِ دل

ے قبلۂ عاشق وصالِ بے زوال   قبلۂ عارف جمالِ ذوالجلال

قِبلہ کی تبدیلی حضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم قبیلہ بنی سلمہ میں حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کے بعد تشریف لے گئے - حضرت معروف ابن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لئے کھانا تیار کیا - یہاں آپ کو ظہر کا وقت آگیا - آپ مع اصحاب مسجد بنی سلمہ میں تشریف لے گئے اور ظہر کی نماز شروع فرمائی - دو رکعتیں پڑھ چکے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر حاضر ہوئے کہ بیت اللہ شریف کی طرف نماز پڑھو - آپ نماز ہی میں مسجدِ اقصیٰ سے بیت اللہ کی جانب پھر گئے، اس طرح ظہر کی

دو رکعت بیت المقدس کی طرف پڑھیں اور دو رکعت بیت اللہ شریف کی طرف اور پھر ہمیشہ کے لئے بیت اللہ شریف ہی قبلہ ہو گیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قبا میں لوگ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے آکر کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا قبلہ بیت اللہ شریف بنا لیا ہے اور لوگ اسی حال میں کعبہ کی طرف پھر گئے۔

اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بنی عبدالاشہل میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نے آکر پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہمارا امام یہ سن کر کعبہ شریف کی طرف پھر گیا اور ہم سب بھی پھر گئے۔ (تفسیر مظہری زیر آیت جلد اوّل)

حضرات گرامی! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو بیت المقدس جو اہل کتاب کا قبلہ تھا، اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے، مگر آپ کی تمنا یہ تھی کہ کعبہ شریف جسے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا، امتِ مسلمہ کا قبلہ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک علیہ السلام کی آرزو کو پورا فرما دیا ؎

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا، نہ بندگی میری بندگی ہے،
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

۴۔ اوقاتِ نماز

نماز کی چوتھی شرط وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وقت اس لئے عطا فرمایا تاکہ بندہ کھانا پینا سونا وغیرہ وقت پر سر انجام دے اور اگر نماز کا وقت نہ ہوتا، تو نفس مجبور کرتا کہ ٹھہر جا جلدی کیا ہے، پڑھ ہی لیں گے۔ اس طرح مسلمان نماز کی عظیم دولت سے محروم رہتے اور پانچ نمازیں ان پانچ وقتوں میں پانچ پیغمبروں نے پڑھی تھیں اور اللہ تعالیٰ نے

ان کو پانچ نعمتوں سے سرفراز فرمایا تھا۔

فجر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام جب آسمان سے زمین پر تشریف لائے تو شام کا وقت تھا۔ جب تک روشنی رہی دل کو روشنی سے بہلایا۔ مگر جب رات ہو گئی تو آپ پریشان ہوئے، کیونکہ اس سے قبل آپ نے اندھیرا کبھی نہ دیکھا تھا ؎

ساری رات یادِ الٰہی میں گزر گئی — صبح پو پھٹی تو نسیم سحر چلنے لگی

اور جب روشنی نمودار ہوئی، تو بطورِ شکرانہ دو رکعت نماز ادا کی۔ اللہ تعالیٰ نے امتِ مصطفےٰ علیہ السلام کے لئے اسی وقت طلوعِ آفتاب سے قبل نمازِ فجر فرض فرمائی اور یہ فرض اس بات کا بھی شکرانہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کفر کے اندھیرے سے نجات عطا فرمائی اور نورِ ایمان کی روشنی سے منور فرمایا۔ (نزہۃ المجالس ص۲۱۹ کشف الاسرار)

ظہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چار فکروں سے اللہ تعالیٰ نے نجات عطا فرمائی: (۱) اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کی فکر (۲) فدیہ کی فکر۔
(۳) اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری کی فکر (۴) سفر کی فکر۔

اللہ تعالیٰ نے ان تفکرات سے آپ کو رہائی عطا فرمائی اور چار نعمتوں سے سرفراز فرمایا: (۱) اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا خلیل بنایا (۲) آتشِ نمرود سے نجات عطا فرمائی۔
(۳) حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ظالم بادشاہ کے ظلم سے محفوظ و مامون فرمایا۔
(۴) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی قبول فرمائی۔

جب یہ چوتھی نعمت ملی، تو اس وقت زوال کا وقت ختم ہو چکا تھا۔ اب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بطورِ شکرانہ چار رکعت ادا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے قبول فرما کر اسی ظہر کے وقت امتِ مصطفےٰ علیہ السلام کے لئے چار رکعتیں فرض فرمائیں اور نمازِ ظہر ادا کرنے والوں کو چار نعمتوں سے سرفراز عطا فرمایا۔

Scanned with CamScanner

(۱) رحمت کے دروازے کھُل جاتے ہیں۔
(۲) فجر سے ظہر تک کے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
(۳) قبولیتِ دُعا کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں
(۴) جو شخص ظہر پڑھ کر عصر کی نیت کرے اور مر جائے ثواب شہیدوں میں پاتا ہے۔

عصر حضرت یونس علیہ السّلام جس مچھلی کے پیٹ میں جلوہ گر ہوئے، قادرِ مطلق نے اس کا پیٹ شیشے کی طرح صاف شفاف بنا دیا تھا۔ اس مچھلی نے سمندروں، دریاؤں میں چھ ہزار سال کی مسافت کا سفر کیا۔ حضرت یونس علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مشغول رہے اور بالآخر مچھلی نے دریا کے کنارے آپ کو اُگل دیا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ (سُورۃ الانبیاء (آیت ۸۸)
"اور ہم نے اُن کو نجات دی غم سے"

یہ نجات کا وقت عصر کا وقت تھا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار غموں سے نجات عطا فرمائی: (۱) دریا (۲) مچھلی کا پیٹ (۳) رات (۴) قید
اور بعض روایات میں ہے کہ چار تاریکیوں سے نجات عطا فرمائی:
۱- قوم پر غصہ کی تاریکی۔ ۲- سمندر کے پانی کی تاریکی۔
۳- مچھلی کے پیٹ کی تاریکی۔
(۴) اور جس مچھلی کے پیٹ میں آپ تھے، اُس کو دوسری مچھلی نے نگل لیا تھا۔
اللہ تعالیٰ نے عصر کے وقت اس سے نجات عطا فرمائی تو حضرت یونس علیہ السّلام نے چار رکعت نماز ادا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت اُمتِ مصطفےٰ علیہ السّلام پر چار رکعتیں فرض فرمائیں اور جو شخص عصر کی نماز ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے

چار نعمتیں عطا فرماتا ہے: (۱) شرِّ ابلیس سے محفوظ رہتا ہے۔
(۲) اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں لے لیتا ہے۔
(۳) اشرف المخلوق کو اپنا قرب عطا فرماتا ہے۔
(۴) ظہر اور عصر کے درمیان کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔
(معالم التنزیل، کشف الاسرار، نزہۃ المجالس ج ۱، صفحہ ۲۲۰)

مغرب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو لوگوں نے بتایا کہ بعض لوگ آپ کو اور آپ کی والدہ کو خدا مانتے ہیں۔ (نعوذ باللہ من ذالک)
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ بات ناگوار گزری، تو آپ نے دو رکعت نماز ادا کی۔ ایک رکعت اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے اظہار کے لیے۔ دوسری رکعت اس لئے کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، میرا رب فقط اللہ ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ثابت کرنے کے لئے ایک رکعت ادا کی۔ یہ تینوں رکعتیں مغرب کے وقت میں ادا کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت میں اُمتِ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر تین رکعتیں فرض فرمائیں۔

عشاء سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السّلام سفر فرما رہے تھے کہ آپ چار غموں میں مبتلا ہو گئے: (۱) راستہ گم ہونے کا فکر۔
(۲) بکریوں کے بھاگ جانے کا فکر (۳) سفر کا فکر۔
(۴) اپنی زوجہ محترمہ کے دردِ زہ میں مبتلا ہونے کا فکر۔
اور بعض نے کہا: (۱) راستہ بھولنا (۲) بجلی کا کڑکنا۔
(۳) بھیڑیئے کا بکریوں پر حملہ کرنا (۴) اپنی زوجہ کا دردِ زہ میں مبتلا ہونا۔
جب ان غموں میں سفر فرماتے ہوئے اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا
ترجمہ: "بیشک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔" (سورۃ طٰہٰ، آیت ۱۴)

Scanned with CamScanner

کی آواز کو سُنا، تو سارے غم دور ہو گئے —— اور اس نعمت کے شکرانے میں
چار رکعت نماز ادا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت اُمّتِ مصطفےٰ علیہ السّلام کے لئے
چار رکعت نماز فرض فرمائی۔ اس طرح پانچ پیغمبروں کے شکرانے کے اوقات
اُمّتِ مُصطفےٰ علیہ السلام کے لئے معیّن ہو گئے۔

۵۔ نیّت نماز کی پانچویں شرط نیّت ہے اور تمام اعمال کا دارومدار نیّت
پر ہے۔ حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوَى۔

(مشکوٰۃ - بخاری شریف ج۱ ص بیہقی ص ج۲)

"بے شک تمام اعمال (کا دار و مدار) نیّت پر ہے اور ہر شخص کے لئے
وہی ہے جو نیّت کرلے۔"

اس لئے جب نماز کی ادائیگی کی جائے تو انتہائی خلوص کے ساتھ نیّت کرے
اور فقط اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔

ع قدسی ندانم چوں شود سودائے بازار جزا
اور نقد امرزش بکف من جنس عصیاں در بغل

اور سچی محبت والا سوائے اپنے مولیٰ کی رضا کے کسی اور طرف توجہ نہیں کرتا

ع چوں دل با دلبرے آرام گیرد — با وصل دیگرے کہ کار گیرد

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اَلْعَمَلُ بِغَيْرِ نِيَّتِهِ عَنَاءٌ وَالنِّيَّةُ بِغَيْرِ اِخْلَاصٍ رِيَاءٌ
مِنْ غَيْرِ صِدْقٍ هَبَاءٌ ( )

"عمل بغیر نیّت کے بیکار ہے اور نیّت بغیر اخلاص کے ریاکاری ہے
اور اخلاص بغیر سچائی کے ضائع ہے۔"

دل کے ارادے کا نام نیّت ہے۔ اگر زبان سے ادا کرے، تو افضل ہے۔

۶۔ تکبیرِ تحریمہ نماز کی چھٹی شرط تکبیر تحریمہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى (سُورۃ اعلیٰ، آیت ۱۵)

ترجمہ: "اور اپنے رب کا نام لے اور نماز پڑھے۔"

لہٰذا نماز شروع کرنے کے لئے تکبیر تحریمہ شرط ہے۔ جب ان تمام شرائط
کو پورا کر کے نماز میں کھڑے ہوں، تو اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمتوں سے نوازتا ہے۔
اور اگر کوئی ایک شرط بھی چھوڑ دی جائے، تو نماز نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ تمام شرائط
ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین!

ع اوسے دی تحمید ستاوے، جو شے ارض و سماں نوں
صفت رب دی ہر لوں لازم جن ملک اساں نوں،

ع جے کوئی کرے ارادہ مومن وچ جماعت جاوے
کر تکبیرے جاوے دو ہتھ کناں تیک اُٹھاوے

ع ہر اک تعریف زیبا ہے فقط اس ذات یزداں کو
کل اشیاء پر تصرف دے دیا ہے جس نے انساں کو

ع دم دم نال ذکر کراں، مولیٰ تیریاں شاناں دا
تیرے نام توں وار دیاں جتنی میری عمر ہووے

ع کیوں فکر کرے دل وچ ماسہ وی اکبرے دا
اوہنوں سچے ای خبراں نے جیہدا سائیں اکبر ہووے

ع اوّل حمد ثناء الٰہی جو مالک ہر ہر دا
اُس دا نام چتارن والا کسے میدان نہ ہردا

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ

نماز کی کیفیّت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْکَرِیْمِ الْحَنَّانِ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ
بِفَضْلِهٖ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ بِعَدْلِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِحْسَانِ ط وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
شَهَادَةً یُّنْجِیْ قَائِلَهَا مِنْ عَذَابِ النِّیْرَانِ وَنَشْهَدُ
اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ نَبِیُّ اٰخِرِ الزَّمَانِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا
فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَّاٰنٍ ط اَمَّا بَعْدُ ط

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی وَ
قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ ہ (سُوْرَۃُ بَقَرَہ ، آیت ۲۳۸)

"پابندی کرو سب نمازوں کی اور خصوصاً درمیانی نماز کی
اور کھڑے رہو، اللہ کے لئے عاجزی کرتے ہوتے۔"

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمام نمازوں کی ادائیگی کا
حکم ارشاد فرمایا ہے خاص کر درمیانی نماز (یعنی عصر) کا۔

نماز فرض قطعی ہے، اس کا منکر کافر ہے۔
اور نماز پڑھنا قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔
نماز توشۂ آخرت اور باعثِ نجات ہے۔

برادرانِ گرامی! اب نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔ دُعا ہے کہ خداوندِ کریم بجاہِ سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے

ع بیقراروں کے لئے لاریب ہے وجہِ قرار،
داغ سب دل سے گناہوں کے مٹاتی ہے نماز

ع نگہبانی تسیں کرو نمازاں غافل مول نہ ہوو
وسطیٰ عصر نماز نہ چھوڑو جلدی سیاہی ہوو

برادرانِ اسلام! جب مسلمان شرائطِ نماز مکمل کرلے، تو نماز کے لئے کھڑا ہو جائے اور یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ مجھ جیسے ناچیز کو اپنے دربار میں بلا کر کھڑے ہونے کی اجازت دی اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔

ع منّت منہ کہ خدمتِ سلطان ہمی کنم
منّت شناس ازو کہ بخدمت بداشت

اور جس طرح جسم کو پاک کیا۔ اسی طرح اپنے دل کو دُنیاوی خباثت وعلائق سے پاک کرے، اس لئے کہ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ
اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ۔ (مشکوٰۃ شریف ۴۵۴)

"اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں، بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے"

اہل اللہ فرماتے ہیں، جس طرح نماز کی جگہ، بدن اور کپڑے کا پاک ہونا ضروری ہے، اسی طرح دل کا پاک ہونا بھی ضروری ہے۔

مثال ایک بادشاہ اپنے غلام کو یہ حکم دے کہ آج میرے ہاں حاضر ہو کر نذر پیش کر! اب وہ غلام سونے کی طشتری میں رکھ کر معمولی سی تحفہ پیش کرے، تو بادشاہ اس کی اس حرکت پر ناراض ہو کر یہ اُس

کے منہ پر مار دے گا۔ یوُں ہی اگر باطن، ظاہر کے موافق نہ ہو اور قال، حال کے مطابق نہ ہو تو "اللہ تعالیٰ کی بندگی کا دعوٰی بے معنی ہے"، اس لئے نمازی کو چاہیئے کہ باطن کو ظاہر کی طرح پاک کرے، اس لئے کہ ظاہر و باطن کا جاننے والا "اللہ تعالیٰ" ہے اب وہ ظاہر و باطن کو پاک کر کے نماز میں کھڑا ہو ؎

جانور پیدا کئے تیری وفا کے واسطے، سورج اور ستارے ہیں ضیاء کے واسطے
کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے، سب جہاں تیرے لئے اور تو خدا کے واسطے

حضراتِ گرامی! نماز کے ارکان کا ادا کرنا نہایت ضروری ہے اور انہیں فرض قرار دیا گیا ہے۔ نماز کے سات ارکان ہیں ؛

(۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قرآت (۴) رکوع (۵) سجود (۶) قعدۂ اخیرہ (۷) خروج بصنعہٖ۔ ان سب میں سے اگر ایک رکن بھی رہ گیا تو نماز نہ ہوگی۔

اب ان میں سے ہر ایک کا بیان کیا جاتا ہے ؛

رُکنِ اوّل تکبیرِ تحریمہ نماز کا پہلا رُکن ہے۔ نماز میں کھڑے ہو کر ہر مرد اپنے دونوں ہاتھوں کو اس طرح اُٹھائے کہ ہاتھ کی ہتھیلیاں اور انگلیاں قبلہ رُخ ہوں (عورت دونوں ہاتھ کاندھے تک اُٹھائے۔) پھر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔

ہاتھ اٹھانا اس بات کی علامت ہے کہ میں نے دُنیا کی رغبت سے مُنہ موڑ لیا اور میں اپنے رب کے حضور ہاتھ اُٹھا کر ہر چیز کی محبت و رغبت اور خیال سے اپنے رب کے حضور ہر چیز سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں اور دُنیا کی جھوٹی آرزوں سے نکل کر اپنے دل کا تعلق محبوبِ حقیقی کی طرف متوجّہ کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمانِ ذیشان پر عمل کرتا ہوں ؛

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ہ (سورۃ مزمل آیت ۸)

"اور ذکر کیا کرو، اپنے رب کے نام کا اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو"۔
اللہ تعالیٰ کا ذکر اس حد تک دل میں جاگزیں ہو جائے کہ پھر کبھی بھولے سے غیر اللہ کا خیال نہ آئے۔

؎ اللہ خالق رازق مالک قدرت سندا والی
آدم جن ملائک ہر شے در تے رہن سوالی

؎ تیری ذات ہے پاک اے کبریا، تجھ ہی کو ہے لائق حمد و ثنا
تو ہی ہے عبادت کے لائق اے خدا، نہیں کوئی معبود تیرے سوا

ارشاد باری تعالیٰ ہے، وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۔ (سُوْرۃ مُدَّثر، آیت ۳)
ترجمہ ؛ اور اپنے رب کی بڑائی بولو

اللہ تعالیٰ کی عظمت و بڑائی پر ایمان لاتے ہوئے کسی اور کی بڑائی کا ذرہ بھر تصور وہم و خیال میں نہ رہے اور یہ تسلیم کرے کہ تمام عظمتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

؎ ہر کہ رمز لَا اِلٰہَ فہمیدہ است
شرک را در خوف مضمر دیدہ است

اس لئے کہ ایک دل میں ایک جگہ خالق و مخلوق کی محبت اکھٹی نہیں رہ سکتی۔

؎ بُتوں سے تجھ کو اُمیدیں خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

حضرت ذُوالنوّن مصری رحمۃ اللہ علیہ کی نماز ایک دفعہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کو لوگوں نے امامت کے لئے مجبور کیا۔ آپ نے پس و پیش کیا اور بالآخر مصلیٰ پر کھڑے ہو گئے ابھی اللہ اکبر کہا ہی تھا کہ آپ غش کھا کر گر پڑے اور کافی دیر تک اسی حال میں مستغرق رہے۔

جب اللہ تعالیٰ کا بندہ دُنیا کی ہر چیز سے مُستغنی ہو کر اپنے دل پر اللہ تعالیٰ کا تصور کر لیتا ہے، تو دُنیا کی ہر چیز اور تمام مُشکلات اُس کے لئے آسان ہو جاتی ہیں اور تمام کائنات اُس کے لئے مُسخر ہو جاتی ہے۔

○ تمام کائنات کا ذرّہ ذرّہ اس سے محبت کرنے لگتا ہے
○ آگ گل و گلزار ہو جاتی ہے
○ شیر اس کی سواری بن جاتا ہے
○ دریا راستہ دے دیتے ہیں

ے نہ تُو زمیں کے لئے ہے نہ آسماں کے لئے
جہاں ہے تیرے لئے، تو نہیں جہاں کے لئے

اور تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائے۔ ہاتھ اٹھانے کی وجہ یہ ہے کہ عرب کے لوگ جب کسی چیز سے بیزاری کا اظہار کرتے تھے، تو ہاتھ کانوں تک اٹھاتے تھے جس طرح کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے افک عائشہ

کے موقع پر حضرت بُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت فرمایا: کہ تم عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے بارے میں کیا کہتی ہو؟ تو حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا: مجھے اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا۔ میں نے تو ان کے اندر کوئی ایسی بات نہیں دیکھی۔

”میں عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو بری سمجھتی ہوں۔“

اسی طرح جب زبان سے اللہ اکبر کہا تو ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے شریک سے بیزاری کا اعلان کیا تاکہ قول و فعل یکساں ہو جائیں اور اس کی مثال یُوں ہے:

ایک آدمی دریا میں ڈوب رہا ہو تو اپنے ہاتھ اوپر کو اٹھاتا ہے کہ شاید کوئی چیز ہاتھ میں آجائے اور میری جان بچ جائے ــــــ یُوں ہی جب بندہ اللہ اکبر کہتا ہے اور ساتھ ہی اپنے گناہوں کا خیال کر کے ہاتھوں کو اوپر اٹھاتا ہے کہ اے مولیٰ کریم! میں گناہوں میں ڈوبا ہوا ہوں، تو دستگیری فرما تاکہ میں بچ جاؤں اور دریا میں ڈوبنے والے آدمی کی طرح اپنی بیچارگی کا اقرار کرتا ہے

حمداں لائق ذات ربانی حمد ہے باجھ شماراں
اَنت حساب نہ آوے کوئی سدا فضل دیاں کاراں
بال چراغ عشق دا، میرا روشن کردے سیناں
دل دے دیوے دی روشنائی جاوے وِچ زمیناں

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تکبیرِ اُولیٰ

ایک بار سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چار سو اونٹ اور چالیس غلام چوری ہو گئے تھے۔ حضور سیّد خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے تو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مغموم پایا۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے چوری کا سبب پوچھا تو سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احوال عرض کر دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میرا گمان تھا کہ شاید تمہاری تکبیرِ اُولیٰ فوت ہو گئی ہے (جو اس قدر رنجیدہ ہو؟) عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم، کیا تکبیرِ تحریمہ کا فوت ہو جانا اس قدر سخت ہے؟ آپ نے فرمایا: رُوئے زمین کے اونٹوں سے بھی زیادہ سخت ہے ــــــ ایک اور حدیث میں ہے:

جس کی تکبیرِ اُولیٰ فوت ہو گئی، اس کی نو سو ننانوے (۹۹۹) بھیڑیں جنت کی ہاتھ سے جاتی رہیں، جس کے سینگ سونے کے ہوں گے۔ (نزہۃ المجالس ص ۳۳۵)

علامہ صفوری کا قول

علامہ عبدالرحمن صفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۹۹۹ کے عدد کی تخصیص کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ لفظ اللہ میں چار حرف ہیں اور اکبر میں بھی چار حرف ہیں اور اکبر کی ب کا نقطہ بھی ایک حرف کے قائم مقام ہے، کیونکہ اس نقطہ میں بھی ایک راز ہے۔ دیکھئے جو کچھ سب کتابوں میں ہے، وہ تمام معانی قرآن مجید میں ہیں اور جو کچھ قرآن پاک میں ہے، وہ سب معانی سورۃ فاتحہ میں ہیں اور جو کچھ سورۃ فاتحہ میں ہے، وہ سب بسم اللہ میں ہے اور جو کچھ بسم اللہ میں ہے، وہ سب معانی حرف ب میں ہیں اور جو کچھ حرف ب میں ہے، وہ سب کچھ ب کے نیچے والے نقطے میں ہے ــــ تو لفظ اللہ کے چار حرف اور اکبر کے چار اور ب کے نقطے کو شامل کرکے ۹ ہو گئے اور ہر حرف کے بدلے اگر ۱۰۰ لئے جائیں، تو ۹۰۰ ہو گئے اور پھر ہر حرف کو گیارہ دیئے جائیں، تو ۹۹۹ ہو گئے۔ (نزہۃ المجالس ص۲۳۵ ج۱)

تکبیر اولیٰ کی فضیلت

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص جماعت میں حاضر ہوا اور تکبیر اولیٰ کا ثواب پائے،

تَکْبِیْرَۃُ الْاُوْلٰی خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا۔

"تکبیر اولیٰ دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔ (نزہۃ المجالس ص۱۳۶ ج۱)

اسم الٰہی میں محویت

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک غلام بیس (۲۰) برس تک آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔ جب بھی آپ کے سامنے آتا تو آپ فرماتے: تمہارا نام کیا ہے؟ ایک دن وہ خادم عرض کرنے لگا: حضور! میں بیس (۲۰) برس سے آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہوں، مگر جب بھی آتا ہوں، تو آپ میرا نام

پوچھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے عزیز! بوجہ تمسخر نہیں پوچھتا، بلکہ جب سے اللہ تعالیٰ کا نام میرے دل پر نقش ہو گیا ہے، میں نے ہر نام کو بھلا دیا ہے ؎

خواہم کہ بیخ محبت اغیار برکنم
در باغ دل رہا کنم، بجز نہال دوست (مقاصد السالکین ص۱۶۰)

؎ اوسے دی تحمید سناوے جو شے ارض اسماناں
صفت کیلے دی ہر نوں لازم جن ملک انساناں

؎ کبھی بھولے سے دنیا کا نہیں وہ نام لیتے ہیں
جو خاصانِ خدا ہیں اپنے رب کا نام لیتے ہیں

؎ الٰہی مجھے ہوش دے اپنی ایسی — رہوں میں سدا مست میخوار تیرا
تو اوّل تو آخر تو ظاہر تو باطن — تو ہی ہے ہمیشہ اور آثار تیرا
گداگر ہوں تیرے در پہ تیری شاہی قدیمی ہے،
مجھے دے وصل کا اک جام تیرا وصف رحیمی ہے

؎ شرمندہ روئے زردم جرم عظیم کردم — خود را بتو سپردم تو رحم کن رحیما
اندر سرائے فانی، کردم گناہ تو دانی — درماندہ را بخوانی تو رحم کن رحیما

ہاتھ کانوں تک اٹھانا

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا اُذُنَیْہِ۔ (مسلم شریف ص۱۶۸ ج۱)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کے برابر اٹھاتے۔"

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ہاتھ کانوں تک اٹھانا حضور سرور عالم

Scanned with CamScanner

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّت ہے نہ کہ کاندھے تک، اس کے علاوہ بہت سی حدیثوں میں ہے کہ ہاتھوں کو کانوں کے برابر کیا جائے، جن میں سے چند ایک کے حوالہ جات درج ذیل ہیں:

(۱) نسائی شریف ص۱۴۰ ج۱ (۲) نسائی شریف ص۱۴۱ ج۱ بروایت حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ (۳) مجمع الزوائد ص۱۸۴ ج۲ بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۴) مجمع الزوائد ص۱۸۲ ج۱ بروایت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما
(۵) شرح معانی الآثار للطحاوی ص۱۱۵ بروایت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ
(۶) بیہقی ص۲۵ ج۲ (۷) مشکوٰۃ شریف ص۸۵ (۸) کنز العمال ص۲۰۳
(۹) مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۵۷ ج۱

یہ تمام احادیث اس بات پر دلیل ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھایا اور ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھانا ہی حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّت ہے اور عورت اپنے سینے کے برابر ہاتھ اُٹھائے۔

ہاتھ باندھنا

اب نمازی ہاتھ باندھ کر پورے ادب سے کھڑا ہو، انسان اپنے گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا ملزم ہے اور نماز بمنزلہ درخواست ہے، جو اس ملزم نے اللہ تعالیٰ کی عدالتِ عالیہ میں معافی کے لئے پیش کی ہے۔ اگر نماز باجماعت پڑھے تو یہ درخواست بذریعہ وکیل (پیشِ امام) بارگاہِ رب العالمین میں پیش کی جاتی ہے اور اگر تنہا پڑھے، تو یہ درخواست خود ہی عدالتِ عالیہ میں پیش کرتا ہے اور درخواست پیش کرتے وقت ملزم کا فرض ہے کہ وہ ہاتھ باندھ کر، نظریں جھکا کر بارگاہِ غفور الرحیم میں کھڑا ہو تاکہ غفور الرحیم رحم فرما کر، گناہوں کو معاف فرما کر جہنم

سے نجات عطا کرے ۔ ؎

مومن بندے اُٹھ سویرے اپنا منہ ہتھ دھوؤں
اللہ حاضر ناظر کر کے نیت نماز کھلوون

ہاتھ باندھنے کا طریقہ

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جریر نے کہا: بائیں ہاتھ کو دائیں سے پکڑے کلائی سے ناف پر ـــــ اور پھر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

قَالَ مِنَ السُّنَّةِ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ - (ابوداؤد شریف، ص۱۱۷ ج۱)

"فرمایا کہ نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی کی پُشت پر رکھنا ناف کے نیچے سنت ہے۔"

وائل بن حجر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر زیر ناف رکھے ہوئے۔ (آثار سنن ص۶۹)

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل حوالہ جات ہاتھ پر ہاتھ باندھ کر زیرِ ناف رکھنے پر موجود ہیں (۱) کنز العمال ص۲۰۵ ج۴ (۲) دارمی ص۲۲۷ (۳) بیہقی شریف ص۳۱ ج۲ (۴) دارقطنی ص۲۸۳ ج۱ (۵) مسند امام احمد بن حنبل ص۹،
(۶) نیل الاوطار للشوکانی ص۱۲۵ ج۲

؎ سچا کھبے اوپر جوڑے ہتھ دہنی دے بھائی
عورت سینے اوپر جوڑے ہووے اوس ادائی

ثناء

اور جب ہاتھ باندھ لئے جائیں، تو اب اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا ذکر کرے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ۔
"اے اللہ! میں تجھے تیری عظمت و کبریائی کے ساتھ یاد کرتا ہوں۔"

Scanned with CamScanner

وَبِحَمْدِكَ: اور تیری خوبیاں بیان کرتا ہوں۔
اور تیرا شکر ادا کرتا ہوں کہ مجھ جیسے ناچیز کو اپنے دربارِ اقدس میں بلایا۔
وَتَبَارَكَ اسْمُكَ: اور تمام خوبیوں والا ہے تیرا نام۔
وَتَعَالٰى جَدُّكَ: اور تیری عظمت و سلطنت بلند ہے۔
وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ: اور تیرے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں۔

؎ تیری ذات ہے پاک اے کبریا — تجھ ہی کو ہے لائق حمد و ثنا
مبارک تیرا نام ہے اے خدا — تیری شان اونچی ہے اے کبریا
تو ہی ہے عبادت کے لائق اے خدا — نہیں کوئی معبود تیرے سوا

اور جب بندہ اپنے مالک کی تسبیح و تحمید سے فارغ ہوا اس وقت شیطان مردود کے حملے کا خطرہ ہے جو کہ ہر وقت ایمان ضائع کرنے کی گھات میں ہے اور اب چونکہ بندہ خالق کے قریب ہو چکا ہے، اس لئے شیطان لعین بھرپور حملہ کرتا ہے تو بندہ حافظِ حقیقی کی طرف رجوع کرتا ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

؎ میں شیطان مردود سے اے الٰہ — سدا مانگتا ہوں میں تیری پناہ

اس کی مثال یوں ہے کہ ایک شخص جنگل سے گزر رہا ہو کہ درندوں کے گھیرے میں آجائے اور وہ بھاگنے کا راستہ نہ پائے اور وہیں کھڑا ہو کر اپنے رب کو یاد کر کے کہے:- یا اللہ! مجھے ان درندوں سے نجات دے۔ اسی طرح جب بندہ شیطان کے نرغے میں کھڑا ہے تو وہ تعوذ پڑھے اور اپنے مولیٰ کریم سے پناہ طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے شیطان سے بچاتا ہے اور وہ نماز مکمل کر لیتا ہے۔
اللہ تعالیٰ کا نام چونکہ دافع البلاء ہے، اس لئے تعوذ کے بعد
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے۔

اور تعوذ اور تسمیہ آہستہ پڑھیں۔ احادیث کی کتابوں میں بسم اللہ آہستہ پڑھنے کا باقاعدہ باب باندھا گیا ہے، مثلاً بَابُ مَنْ لَّمْ يَرَ الْجَهْرَ۔
(ابوداؤد شریف ص ۱۲۱ ج ۱)
بَابُ تَرْكِ الْجَهْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (نسائی شریف ص ۱۴۴ ج ۱)
"باب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے نہ پڑھنے کے بیان میں"
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے بھی زور سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو نہیں پڑھا۔ (کنز العمال ص ۲۰۹ ج ۲)
معلوم ہوا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم، خلفاء الراشدین صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عمل یہ تھا کہ نماز میں بسم اللہ بلند آواز سے نہ پڑھتے تھے۔
اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (ابوداؤد شریف ص ۱۲۱ ج ۱)
ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز تکبیر سے شروع فرماتے اور قرات الحمد للہ رب العالمین سے۔

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل کتب احادیث میں حوالہ پایا جاتا ہے:
(۱) دارمی ص ۱۴۶ (۲) موطا امام مالک ص ۲۷ (۳) مسلم شریف ص ۱۷۲ ج ۱
(۴) ابوداؤد شریف ص ۱۲۱ ج ۱ (۵) ابن ماجہ ص ۵۹ (۶) نسائی شریف ص ۱۴۴ ج ۱
ان تمام احادیث سے ثابت ہے کہ بسم اللہ آہستہ پڑھی جائے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین) ؎
شروع کرتا ہوں میں لے کر اللہ کا نام — ہیں رحمان و رحیم اس کی صفتیں تمام

Scanned with CamScanner

بعد ثنا تعوذ پڑھنا دل دے وچ الاوے
ہر ہر فاتحہ بسم اللہ دا اوّل پڑھنا آوے

بسم اللہ کی برکت

بسم اللہ شریف کے بے شمار فضائل ہیں، جن میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

جب بسم اللہ شریف نازل ہوئی، تو بادل مشرق سے مغرب تک بھاگتا پھرا، ہوا رُک گئی - جانور کان لگا کر سننے لگے، شیطان مردود کو انگارے مارے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جس مریض پر میرا نام لیا جائے گا، اُسے شفا ہو گی۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جب بسم اللہ نازل ہوئی تو پہاڑوں میں سے آواز آنے لگی - یہاں تک کہ ہم نے بھی اُس کی گونج سُنی -

بسم اللہ پر نیکیاں

ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) تو بسم اللہ پڑھ لیا کر - اس لئے کہ نگہبان فرشتے وضو سے فارغ ہونے تک تیری نیکیاں لکھتے رہیں گے۔

جنت میں ذریعہ پرواز

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ایسا گھر بنایا ہے، جس کا نام دارالنور رکھا گیا ہے، اُس کی تمام چیزیں نور سے بنی ہوئی ہیں، اُس تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے - لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیک وسلم - پھر وہاں تک کیسے پہنچیں گے؟ آپ نے فرمایا: لوگوں سے بسم اللہ شریف پڑھنے کو کہا جائے گا وہ بسم اللہ شریف پڑھیں گے، تو اُڑ کر دارالنور پہنچ جائیں گے - (نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۶)

شروع کیتی میں ایہہ عبادت لے کے نام خدا دا
جس دا رحم تے بخشش سب تھیں ایہہ پر خلق زیادہ

نارِ نمرود سے نجات

نمرود کی لڑکی نے نمرود سے کہا: اے باپ! میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کیا حال ہے؟ اور جب اُس نے دیکھا تو ابراہیم علیہ السلام صحیح و سالم نظر آئے۔ اُس لڑکی نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا، آپ کو آگ کیوں نہیں جلاتی؟ آپ نے فرمایا، جس کی زبان پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہو اور دل میں خدا تعالیٰ کی معرفت ہو، اُسے آگ نہیں جلا سکتی - وہ بولی: میں بھی آپ کے پاس آنا چاہتی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تو کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمُ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ لے اُس نے کلمہ پڑھا تو اس پر بھی آگ ٹھنڈی ہو گئی اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے واپس لوٹ کر آئی - باپ کو سارا ماجرا کہہ سنایا - نمرود نے اُسے حکم دیا کہ ابراہیم (علیہ السلام) کے دین سے باز آ، ورنہ تجھے سخت سزا دی جائے گی - وہ نہ مانی تو اُسے سخت سزا دی گئی - اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا اسے ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچا دے تو انہوں نے اُس کو ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچا دیا (نزہۃ المجالس)

شوقِ لقاءِ الٰہی

علامہ نسفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جب کسی نیک آدمی کی موت کا وقت قریب آتا ہے، تو ملک الموت اس کے سامنے سے آنا چاہتا ہے، تو اُس کو اللہ تعالیٰ کا ذکر روک دیتا ہے - اب وہ پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو جماعت کی نماز کے لئے جانا اور جانے کا ثواب اُسے روک دیتا ہے۔ اب ملک الموت کہتا ہے کہ اے پروردگار! مجھے اس تک جانے کا راستہ نہیں ملتا؟ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر میرا نام لکھ کر اس مومن کو دکھا دو۔ جب وہ بسم اللہ شریف لکھ کر دکھاتا ہے تو مومن کی رُوح اسے دیکھتے ہی پرواز کر جاتی ہے

ایک اور روایت میں ہے کہ مومن کی رُوح ملک الموت سے کہتی ہے کیا تو نے مجھے اس بدن میں رکھا تھا - وہ کہتا ہے نہیں - تو رُوح کہتی ہے کہ جس نے مجھے رکھا تھا،

Scanned with CamScanner

وہی مجھے نکالے گا۔ اس پر ملک الموت کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ رُوح کہتی ہے، پیغام لانے کی کوئی علامت دکھاؤ؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے، جنّت سے ایک سیب لے جاؤ۔ ملک الموت جنّت کا وہ سیب لاتا ہے جس پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط لکھا ہوتا ہے۔ جب رُوح اسے دیکھتی ہے، تو شوقِ لِقاءِ الٰہی میں پرواز کر جاتی ہے۔ (نزہۃ المجالس ص۴۹ ج۱)

ہ رحمت دا جو پانی لگا، تاں ہویا ایہہ ہریا
ہر ہر ڈالی نے پھل پایا سر دھرتی جو دھریا

ہ واہ واہ خالق سر جنہارا ملکاں جن انساناں
اربع عناصر تھیں جس کیتا گونا گوں حیواناں

زمین کی مصیبتوں سے نجات

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے قابیل نے خواہشِ نفسانی کے تحت حضرت ہابیل کو شہید کر دیا (یہ قصہ مشہور ہے) تو حضرت آدم علیہ السلام نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی۔ اے آدم (علیہ السلام) زمین تمہارے قبضہ میں دے دی گئی ہے۔ یہ سُن کر حضرت آدم علیہ السلام نے زمین کو حکم دیا کہ اے زمین! قابیل کو ہڑپ کر لے۔ حسبِ ارشاد زمین نے قابیل کو نگلنے کا قصد کیا، تو قابیل نے کہا اے زمین! تجھے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط کا واسطہ، مجھے ہلاک نہ کرنا۔ جب قابیل نے زمین کے سامنے بسم اللہ شریف کا واسطہ پیش کیا، تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی برکت سے ربّ العالمین نے زمین کو حکم دیا کہ قابیل کو چھوڑ دے۔ بسم اللہ شریف کی برکت سے قابیل زمین کے عذاب سے بچ گیا۔ (نزہۃ المجالس جلد اوّل ص۲)
ثابت ہوا کہ انسان بسم اللہ کی برکت سے زمین کی بلیّات سے محفوظ رہتا ہے۔

بینائی لَوٹ آئی

اللہ ربّ العالمین نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ اے کلیم اللہ! میں نے اُمّتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام کو تین ناموں سے مکرّم فرمایا۔ موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کیا: اے الٰہ العالمین! وہ کونسے تین نام ہیں۔ ربّ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط یعنی اللہ، رحمٰن، رحیم۔ اس مجلس میں ایک نابینا شخص موجود تھا، اُس نے فوراً یہ دُعا مانگی: یا ربّ اس بسم اللہ شریف میں جو نام ہیں، ان کی برکت سے مجھے بینا فرما دے۔ ربّ تعالیٰ نے بسم اللہ شریف کی برکت سے اسی وقت اِس نابینا کو بینا کر دیا (نزہۃ المجالس ص۲۱ ج۱)

ہ ازلی ابدی ذات قدیمی بے مانند مثالی
خالق مالک ہر شے سندا حیّ قیّوم کمالی

ہ ہے رب سخی نہ خالی ٹورے اس دی صفت قدیمی
نہ پرواہ کسے دی اس نوں واہ جبّار قدیمی

حُبِّ غیر سے نجات

ایک یہودی کسی یہودی عورت پر عاشق ہو گیا اُس پر ایسا فریفتہ ہوا کہ کھانا پینا بھی چھوڑ دیا۔ اس کے باوجود اُس کی معشوقہ اُس کو دیکھنا بھی پسند نہ کرتی تھی۔ عاشق نے معشوقہ کی ملاقات کے لئے بڑے جتن کیے، مگر کوئی بھی کارگر نہ ہوا۔ یہودی آخر تنگ آکر اس زمانہ کے ولیِ کامل حضرت شیخ عطاء اکبر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اپنا حال عرض کیا۔ شیخِ وقت نے بسم اللہ شریف لکھ دی اور فرمایا کہ اس کو مُنہ میں ڈال کر نگل جاؤ۔ یہودی لکھی ہوئی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط نگل گیا بسم اللہ شریف کا نگلنا تھا کہ اس کی برکت سے اس کا دل منوّر ہو گیا اور شیخ کی خدمت میں عرض کیا، حضرت! میرا دل روشن ہو گیا ہے، اور میرے دل سے معشوقہ

کی محبت نکل چکی ہے اور اُس کی بجائے اللہ ربّ العزت کی محبّت سے دل لبریز ہو گیا ہے اور میں صدقِ دل سے پڑھتا ہوں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

سُبحان اللہ! وہ شخص جو چند ساعت قبل کافر تھا اور اس کے دل میں غیر اللہ کی محبت موجزن تھی، اب بسم اللہ کی برکت سے مُسلمان ہو جاتا ہے اور اُس کے دل میں اللہ ربّ العزّت جلّ و عُلا اور جناب محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی محبّت جوش مارتی ہے مسلما تو! ذرا غور کرو کہ بسم اللہ کی کتنی برکت ہے اور کس قدر اہمیت و فضیلت ہے اور محبّت و صحبتِ شیخ کیا رنگ لاتی ہے۔ اب یہ نہ کہنا کہ بزرگوں کی بارگاہ میں حاضری دینے کا کیا فائدہ ہے؟

اس یہودی کے مسلمان ہونے کا عوام میں چرچا ہو گیا اور ہر ایک یہ کہہ رہا تھا کہ وہ شخص جو کل تک ایک عورت پر عاشق تھا، آج وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسُول علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا عاشق ہے۔ جب اُس عورت نے سُنا تو وہ بھی شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: اے امام المسلمین! میں ہی وہ عورت ہوں، جس پر وہ فریفتہ تھا۔ حضرت! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: اے نوجوان عورت! اگر تو جنّت کی طلب گار ہے تو حضرت شیخ عطاء اکبر کی خدمت میں حاضر ہو، لہٰذا میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ آپ نے فرمایا: اے عورت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط پڑھ۔ اُس عورت نے بسم اللہ شریف پڑھی تو شیخ کی خدمت میں عرض کیا: اے شیخ المسلمین! بسم اللہ شریف کی برکت سے میرا دل ایسا نورانی ہو گیا کہ چودہ طبق میرے سامنے روشن ہیں۔ شیخ وقت نے کلمہ پڑھا کر اسے مُسلمان کیا، وہ مسلمان ہو کر گھر چلی گئی۔ جب رات کو سوئی تو خواب میں جنّت اور اُس کے محلّات دیکھے اور اُن پر بسم اللہ شریف لکھی ہوئی دیکھی، ایک مُنادی کرنے والے نے

ندا دی: اے بسم اللہ شریف پڑھنے والی! اس بسم اللہ شریف پڑھنے کی برکت سے تجھے جنّت اور اُس کے محلّات عطا ہوتے ہیں۔ جب بیدار ہوئی تو کہنے لگی: خدایا! تو نے مجھے جنّت میں داخل کر کے باہر نکال دیا ہے۔ میں تیری بارگاہ میں بسم اللہ شریف کا واسطہ پیش کرتی ہوں کہ مجھے دوبارہ اس جنّت میں داخل فرما۔ اس عورت کا اتنا عرض کرنا تھا کہ زمین پر گر پڑتی ہے اور اُس کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر جاتی ہے۔ (نزہۃ المجالس ج ۲، صفحہ ۵)

ے راتیں زاری کر کر رووں، نیند اکھیں دی دھوواں
فجریں او گنہار کہاندے ہر تھیں نیویں ہوواں

ے جے توں عاشق بنناں لوڑیں پلاّ پکڑ سجن دا
جان منگے تاں دیہہ شتابی صرفہ کریں نہ تن دا

نامِ الٰہی کا اثر

ایک کافر کا ایک عالی شان محل پر گزر ہوا، وہاں دیکھا کہ ایک بوڑھا مرد اور ایک نوجوان عورت کھڑی تھی۔ اس کافر نے دل میں سوچا کہ اس بوڑھے کو قتل کر دوں اور اس نوجوان عورت اور محل پر قبضہ کر لوں۔ چنانچہ وہ کافر اس بوڑھے پر حملہ آور ہو گیا۔ بوڑھے نے اس نوجوان کو ایک دفعہ نہیں، بلکہ کئی دفعہ گرایا۔ کافر نے دل میں کہا کہ میں جوان ہوں، طاقتور ہوں اور یہ بوڑھا اور کمزور ہے، اس کے باوجود مجھے بار بار گراتا ہے، اس کی وجہ کیا ہے؟ بالآخر کافر نے جب دیکھا کہ بوڑھا جس وقت بھی میرا مقابلہ کرتا ہے تو زبان سے کچھ پڑھتا ہے۔ کافر نے پوچھا: اے بوڑھے! تم آہستہ آہستہ کیا پڑھتے ہو۔ بوڑھے نے جواب دیا: میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط پڑھتا ہوں۔ جب کافر نے بسم اللہ شریف کی یہ برکت دیکھی، تو سمجھ گیا کہ جس دین میں صرف بسم اللہ کی یہ برکت ہے اس دین میں کتنی برکات ہوں گی، فوراً لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط صلّی اللہ علیہ وسلّم

پڑھا اور مسلمان ہوگیا۔ (نزہۃ المجالس صفحہ ۵۲ ج ۱)

ے اپنا غمگین بنا کر مجھے ہر غم سے بچاؤ
یا الٰہی غمِ دنیا میں گرفتار ہوں میں

بسم اللہ کا احترام

ایک دفعہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ راستے سے گزر رہے تھے کہ راستہ میں ایک کاغذ گرا ہوا دیکھا جس میں بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ لکھا تھا، اس کو دیکھ کر آپ بڑے پریشان ہوئے۔ آخر اس کاغذ کو اٹھایا اور اسے صاف کرنے کے بعد اس کو خوشبو لگائی۔ اور ایک محفوظ جگہ پر رکھ دیا، اتنے میں ہاتفِ غیبی نے آواز دی: اے بشر حافی! تو نے میرے نام کو خوشبودار کیا — میں تیرے نام کو دنیا و آخرت میں خوشبودار کروں گا۔ (مواہب اللدنیہ ص ۳)

ے آباد ہے وہ دل کہ جس دل میں تیری یاد ہے
جو یاد سے غافل ہوا ویران ہے برباد ہے

ے دم دم نال ذکر کراں میں تیریاں شاناں دا — تیرے نال تروں وار دیاں میری جنی عمر ہووے

ے اُن ڈٹھیاں تاہنگ لالاں نوں اتے بن ملیاں بہندی یاری
بن زلفوں جیہدا قیدی دو جگ، بن نیناں مست خماری

بسم اللہ پر بخشش

حدیث پاک میں ہے، حضور سید الانبیاء، محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب استاد بچہ کو ابتدا میں بسم اللہ شریف پڑھاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس بچے، اس کے والدین اور اس کے استاد کو بخشش دیتا ہے۔ (مواہب اللدنیہ ص ۲)

ے ربن ہجروں جیہدی یاد ستاوے، بن صورت خلق پکاری
اعظم اُس دی حمد کی لکھاں میری حمد اوہدے کس کاری

ے بنا اعمال کو رحمت کے قابل — کیا کر ہر گھڑی ذکرِ الٰہی

ے خدا تیرا ہے گر تو ہے خدا کا — بھروسہ کچھ نہیں غافل قضا کا
ے خانۂ آں دل کہ ماند بے ضیاء — از شعاعِ آفتابِ کبریاء
ے تنگ و تاریک است چوں جانِ جہود — بینوا از ذوقِ سلطانِ ودود
ے نورِ حق از نورِ دل تزئین بود — معنیٔ نورٌ علیٰ نورٌ این بود
ے باز نورِ نورِ دل نورِ خدا است — کو ز نورِ عقل و حس پاک و جدا است

ے جے توں اپنا رنگ چڑھاویں داغ نہ رہ جاوے باقی
بے پرواہ کی پرواہاں کھول کرم دی تاکی

سورۂ فاتحہ

برادرانِ اسلام! تعوذ اور تسمیہ آہستہ پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ کو پڑھیں اور اگر جماعت سے نماز امام کے پیچھے پڑھتے ہو تو امام کی اقتدا میں خاموش رہو اور سورۂ فاتحہ اور قرآنِ پاک کو غور سے سنو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (سورۃ الاعراف، آیت ۲۰۴)

"اور جب قرآن پڑھا جائے، تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو، تاکہ تم پر رحم ہو۔"

اس آیت کریمہ سے واضح ہوگیا کہ جب قرآن کریم پڑھا جائے تو تم قرآن پاک کو خاموشی سے سنو اور قرآن پاک کا سننا، اس آیت سے فرض ثابت ہوا، اس لئے نماز میں چاہے امام بلند آواز سے قرأت کرے یا آہستہ مقتدی خاموش رہے۔

قرأتِ خلف الامام کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلٰوةِ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ

Scanned with CamScanner

هَلْ قَرَءَ مَعِيَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اٰنِفًا قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
(صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ اِنِّيْ اَقُوْلُ مَالِيْ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ
فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلٰوةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذَالِكَ -

(نسائی شریف ج ۱ ص ۱۴۶ - ترمذی شریف ج ۱، ص ۴۲)

ے فاتحہ پڑھناں سورۃ جوڑن تن آیتاں دا لیاون
ہے آمین امام تے دوجی دل وچہ الاون

جہری نماز میں قرأت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہری (بلند آواز والی) نماز سے فارغ ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے میرے ساتھ کس نے پڑھا۔ ایک شخص نے عرض کیا، ہاں میں نے پڑھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم !، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں کہتا ہوں کیا بات ہے کہ مجھے قرآن پاک پڑھنے میں جھگڑا پڑتا ہے۔ تو جب سے لوگوں نے یہ سُنا جہری نماز میں آپ کے پیچھے رُک گئے۔

اسی حدیث پاک میں واضح ہے کہ جب امام بُلند آواز سے قرآن مجید پڑھے، تو مقتدی خاموش رہیں اور غور سے سنیں اور اب اگر کوئی آدمی یہ کہے کہ بلند آواز والی نمازوں میں تو مقتدی چُپ رہے، مگر سرّی (پوشیدہ) نمازوں (ظہر اور عصر) میں چونکہ امام صاحب کی آواز سُنائی نہیں دیتی، اس لئے فاتحہ پڑھے۔ تو اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں:

سرّی نماز میں قرأت کی ممانعت

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَعَلَ رَجُلٌ

يَقْرَءُ خَلْفَهُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَيُّكُمْ
قَرَءَ اَوْ اَيُّكُمُ الْقَارِئُ قَالَ رَجُلٌ اَنَا فَقَالَ قَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ
خَالَجَنِيْهَا۔ (مسلم شریف ج ۱ ص ۱۹۲ نسائی شریف ج ۱ ص ۱۴۶)

"حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی تو ایک آدمی آپ کے پیچھے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ پڑھتا رہا، تو جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون میرے پیچھے پڑھنے والا ہے؟ ایک شخص نے کہا: میں ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تو آپ نے فرمایا: مجھے گمان ہے کہ تم میں سے بعض میرے قرآن پڑھنے میں خلل ڈالتے ہیں ے

مگر امام نہ پڑھے قرأت سُننا واجب آوے
اَنْصِتُوْا دا فیصلہ قائم پاک خدا فرماوے
ے کرے تلاوت مصحف جو کوئی اس نوں سُننا آیا
پڑھنا سُنّت سُننا واجب پاک شرع فرمایا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ
فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ
فَقُوْلُوْا آمِيْنَ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ
لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

(ابن ماجہ ص ۶۱، بخاری شریف ج ۱ ص ۱۰۱)

اور بعض احادیث مبارکہ میں رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے الفاظ بھی ملتے ہیں:
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ تم اس کی اقتدا کرو۔ تو جب امام رکوع کرے، تم بھی رکوع کرو اور جب پڑھنا شروع کرے تو تم خاموش ہو جاؤ ——— اور جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ اور جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

(اِذَا قَرَءَ الْاِمَامُ فَاَنْصِتُوْا۔ (ابن ماجہ ص ۶۱)

"اور جب امام پڑھے تو تم خاموش رہو۔"

یہی حوالہ دیگر کتب احادیث میں موجود ہے، مثلاً نسائی شریف ص ۱۴۶ ج ۱، سُنن دار قطنی ص ۱۲۵، کنز العمال ص ۱۲۸ ج ۱، طحاوی شریف ص ۱۲۸ ج ۱ کنز العمال ص ۱۲۹ ج ۴ ۔ دار قطنی ص ۱۲۳،

؎ تجھ ہی میں سب خوبیاں اے خدا   تو ہی ہے سزاوار حمد و ثناء

تلاوتِ قرآن کی برکت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لانے سے پہلے حضور نبیٔ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے جانی دشمن تھے اور ہر وقت اس انتظار میں رہتے تھے کہ موقع پاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو ختم کردیں (العیاذ باللہ) اسی خطرناک ارادہ سے ایک دن تلوار لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تلاش میں نکلے۔ راستے میں اُن کو معلوم ہوا کہ ان کی ہمشیرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے بہنوئی حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہو چکے ہیں۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور وہاں سے سیدھے اپنی ہمشیرہ کے گھر چلے گئے تاکہ پہلے ان کا کام تمام کریں۔ جب آپ

بہن کے گھر پہنچے، تو اُس وقت حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت فاطمہ اور حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سورۂ طٰہٰ پڑھا رہے تھے۔ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے پہنچتے ہی حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکان کے ایک گوشے میں چھپ گئے، اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس جلد کو جس میں سورۂ طٰہٰ لکھی ہوئی تھی اور وہ پڑھ رہی تھیں، اٹھا کر چھپا دیا۔ جب حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) اندر داخل ہوئے تو پوچھا، تم کیا پڑھ رہی تھیں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کا دین قبول کرلیا ہے۔ پھر غصہ میں آکر اپنے بہنوئی کو مارنے لگ گئے، قریب تھا کہ اُن کا کام تمام ہو جائے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دوڑ کر اپنے بھائی سے لپٹ گئیں۔ اس کشمکش میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی شدید زخمی ہوگئیں۔

آخر کار حضرت فاطمہ اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کھلم کھلا کہہ دیا کہ بیشک ہم مسلمان ہو چکے ہیں، اب جو تمہاری مرضی ہے، وہ کرلو۔ اس ایمانی صداقت نے حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے دل پر گہرا اثر کیا کہ یکایک ان کے خیالاتِ باطل بدل گئے اور کہنے لگے کہ اچھا مجھے وہ کتاب تو دکھاؤ جسے تم پڑھ رہی تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: قرآن کریم پاکیزہ کتاب ہے، اس کو چھونے کے لئے طہارت کی ضرورت ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے غسل کیا۔ پھر وہ اس کتاب کو پڑھنے لگے۔ ایک ایک لفظ پڑھتے تو کہتے یہ عجب کتاب ہے، بڑی عزت والی کتاب ہے

کلام پاک کو پڑھتے ہی آنسو ہو گئے جاری   خدائے واحد و قہار کی ہیبت ہوگئی طاری
یہ سن کر زلزلہ سا آگیا ایوانِ باطل میں   بہت صدمہ ہوا دل کا امیدیں رہ گئیں دل میں

القصہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہیں سے گرویدۂ اسلام ہو کر دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور مشرف باسلام ہوئے۔

لذّتِ قرآن

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں قرآن شریف پڑھا کرتا تھا مجھے کوئی خاص لذّت حاصل نہ ہوتی تھی۔ آخر میں نے فرض کر لیا کہ میں رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے سنتا ہوں، تب مجھے لذّت حاصل ہوگی۔ پھر میں نے فرض کیا کہ میں جبرائیل علیہ السّلام سے سنتا ہوں، تب لذّت اور بڑھ گئی، اب میں اس طرح پڑھتا ہوں کہ گویا کہ حق تعالیٰ سے بلا واسطہ سُنتا ہوں، تو مجھے اس قدر لذّت آتی ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہ آتی تھی۔ (کیمیائے سعادت صہ ۱۵۱)

قبر دے اندر مدد دیوے پڑھنے والیاں تائیں،
برکت ایس کلام اللہ دی بخشے جان گناہیں
کرے وکیلاں وانگوں جھگڑا مجرم بری کراوے
آتش دوزخ قہر دے اندر کدی نہ آن جلاوے
ہر دن کرے زیارت کوئی جے کر اک مہینہ
ہو جاوے مقبولِ خدا، روشن ہو جائے سینہ
نال وضو دے کوئی مومن ایس قرآن نوں پڑھدا
رَب فرماوے نال اساڈے اج کلاماں' کردا
دس بدیاں رب دُور کریندا ہر ہر حرف قرآنوں
کسب وِچ برکت چہرے رونق چمکے نور ایمانوں
وِچ نماز قرآن جو پڑھدا، سو نیکی ہر حرفوں
محمد بخشا نازل ہووے رحمت رَب دی طرفوں
ہر حرفوں رب نیکی بخشے پاک نبی فرماوے
اِک نیکی تھیں دس۱۰ دس۱۰ بدیاں مَولا دُور کرا دے
قُلْ ھُوَ اللہ نوں تِن۳ واری پڑھے جے مومن کوئی
ختم قرآن ثواب ملے گا فضلاں انت نہ کوئی

ختم قرآن ثواب ہے مِلدا اک الحمد دے پارُوں
چھم چھم برسن نُور فواراں رحمت دے دَربارُوں
الحمد جد نازل ہوئی شیطان ماریاں' آہیں
جن کوئی اُمّت احمد وچوں دوزخ جاوے ناہیں
پڑھ کے بخشو مُردیاں تائیں توڑ دیندا ہتھکڑیاں
بند عذاب خدا دا ہووے اس دیاں شاناں بڑیاں
اُمّ الکتاب خدا فرمایا اِس قرآن دے تائیں
کُل کتاباں تھیں ایہہ افضل شک نہ اس وِچ لیائیں
ایہہ فرقان خزانہ رب دا پاک نبی وَل آیا!
سر پروانے مُہر خُدا دی حاکم حُکم لگایا
ایہہ کتاب کرے تصدیقاں سُخن نبی دے تائیں
عربی بولی نرم کلاموں، مَیں کیا صفت سُنائیں
ایہہ کتاب ڈراون والی، جو کوئی ظلم کماوے
ایہہ کتاب کرے خوشخبری جنّت حُکم سُناوے
ایہہ کتاب ڈراون والی، جو کوئی عیب کماوے
حُکم کتابوں تابعداراں جنّت کھُلا بلاوے
سَت لُغتاں وِچ نازل ہویا ایہہ فرقان خزانہ
رحمت رَب دی نازل خاطر اہل ایماناں
فاتحہ دے وِچ برکت رب دی پایاں ہور شفائیں
پڑھ اکتالی[۴۱] پانی دیون صحت کرے رَب سائیں

قراءت خلفِ امام پر وعید

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے قرآن مجید پڑھتا ہے، شاید اس کے منہ پر پتھر پڑیں۔ (موطا امام محمد ص۷۹)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پسند کرتا ہوں جو شخص:

يَقْرَءُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ فِيْهِ جَمْرَةٌ۔ (موطا امام محمد ص۷۹)

"امام کے پیچھے پڑھتا ہے، اُس کے منہ میں آگ ہو۔"

حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے امام کے پیچھے قرآت پڑھی، اس کی نماز ہی نہیں۔ (موطا امام محمد، ج ۱، ص۴۲)

علاوہ ازیں جملہ صحابہ کرام کا یہی طریقہ تھا کہ امام کے پیچھے قرآت نہ کی جائے اور امام کی قرآت ہی مقتدی کے لئے کافی ہے۔ ان تمام احادیث اور روایات سے ثابت ہوا کہ امام کے پیچھے قرآت نہ کریں۔ اور جب کوئی شخص اکیلا نماز پڑھے، تو قرآت کرے۔ سورۃ فاتحہ قرآن کریم کی مقدس سورت ہے، اس لئے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ ہرگز نہ پڑھی جائے۔

مثال

اگر کوئی شخص عدالت میں حاضر ہوا اور حاکم کے سامنے درخواست پیش نہ کرے یا درخواست تو دی، مگر اس کا مضمون یا تو حاکم کی شان کے مطابق نہ ہو یا درخواست دینے والا اس میں پورا مطلب ظاہر نہ کر سکے تو اس کا عدالت میں پیش ہونا مفید ثابت نہ ہوگا، اس لئے ضروری تھا کہ درخواست بھی دی جائے، اس کا مضمون بھی صحیح ہو اور حاکم کی شان کے مطابق ہو، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر رحم و کرم فرماتے ہوئے انہیں اپنی بارگاہ میں درخواست پیش کرنے کا مضمون بتلا دیا تاکہ انہیں اللہ رب العزت کی شان کے مطابق مضمون پیش کرنے کا طریقہ و سلیقہ آجائے۔

اور حدیث پاک میں ہے، قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ تقسیم کیا میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف اور میرے بندے کے لئے ہے جو سوال کرے۔ اور جب بندہ کہتا ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (سب تعریفیں ہیں اللہ کے لئے جو پروردگار ہے جہانوں کا)۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرے بندے نے میری تعریف کی ہے اور جب اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثنا بیان کی ہے اور جب مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری عظمت کو میرے بندے نے بیان کیا ہے اور جب کہتا ہے، اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ بات میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لئے وہ ہے جس کا وہ سوال کرے اور جب اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لئے ہے، اور میرے بندے کے لئے ہے جو سوال کرے۔ (مشکوٰۃ شریف ص۷۹)

معلوم ہوا بندہ نماز میں جب بارگاہِ رب العالمین میں درخواست پیش کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی درخواست کے ایک ایک جملے کا جواب اپنی مہربانی سے عطا فرماتا ہے اور جب درخواست مکمل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے میرے بندے! مانگ، جو تو مانگے گا، تجھے عطا کروں گا۔

برادرانِ اسلام! اب اگر آپ کے ذہن میں یہ سوال آئے کہ اگر قرآن کریم، پڑھنا ہی مقصد تھا، تو کہیں سے بھی پڑھا جا سکتا تھا، سورۃ فاتحہ بار بار ہر رکعت میں کیوں پڑھی جاتی ہے؟ تو گزارش ہے کہ یہ سورت جس سے کتاب اللہ کا آغاز ہوتا ہے

Scanned with CamScanner

اس میں درخواست ہے اور اس میں عاجزی و انکساری بھی ہے اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ میرا بندہ مجھ سے سوال کرے اور میں عطا کروں، اس لئے ہر رکعت میں درخواست پیش کی جاتی ہے۔ امام فارابی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمام قرآن اظہارِ ربوبیت اور اسرارِ عبودیت کو شامل ہے اور یہ دونوں امر سورۃ فاتحہ میں پائے جاتے ہیں، جس نے سُورۃ فاتحہ کو ایک بار پڑھا، گویا اُس نے تمام قرآن پاک کو پڑھ لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس نعمتِ عظمیٰ کا احسان جتلا کر ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ (سورۃ حجر، آیت ۸۷)

"اور بیشک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دُہرائی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن"۔

سُورۃ فاتحہ کے چند نام یہ ہیں:

اَلْفَاتِحَۃُ: رحمت و حکمت کے خزانے کھولنے والی۔

فَاتِحَۃُ الْکِتَاب: قرآن پاک کے سربستہ رازوں کی چابی۔

اُمُّ الْقُرْاٰن: قرآن کریم کے حقائق کا ماخذ و منبع۔

اَلسَّبْعُ الْمَثَانِيْ: بار بار دوہرائی جانے والی سات آیتیں۔

اَلشِّفَاء: جسمانی اور رُوحانی بیماریوں کا تریاق۔

؎ میری طلب بھی انہی کے کرم کا صدقہ ہے
قدم یہ اٹھتے نہیں ہیں اُٹھائے جاتے ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، الٓمّٓ میں الف ایک حرف ہے، لام دوسرا اور میم تیسرا، جس نے بھی الٓمّٓ پڑھا اُسے ہر حرف کے بدلے میں دس دس نیکیاں ملیں گی، دس گناہ معاف ہوں گے اور دس درجے بلند ہوں گے۔ لیکن جس شخص نے نماز میں الٓمّٓ پڑھا، تو ہر حرف کے بدلے میں سو سو نیکیاں ملیں گی، سو گناہ معاف ہوں گے اور سو درجے بلند ہوں گے۔ جب نمازی الحمد شریف پڑھتا ہے

اسے حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہے اور نماز میں جب تک بندہ کھڑا رہتا ہے، بارش کی طرح اس کے سر پر نیکیاں برستی رہتی ہیں۔ (جامع الصغیر للسیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ)

اور نماز میں کھڑے ہوتے وقت تمام پردے ہٹا دیئے جاتے ہیں۔

قیام: موت کی سختی کو دُور کرتا ہے۔

قیام: پُلصراط سے آسانی کے ساتھ گزرنے کا ذریعہ ہے۔

قیام: رحمتِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔

قیام: اللہ تعالیٰ کی عدالت میں حاضری کا وسیلہ ہے۔

قیام: موت کی آسانی کا ذریعہ ہے۔

قیام: گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔

؎ میانِ عاشق و معشوق ہیچ حائل نیست
خود میانِ خودی حافظ از میان برخیزد

قراءت سے ہر حرف پر نیکیاں ملتی ہیں۔

قراءت سے ہر حرف پر گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

قراءت سے ہر حرف پر درجے بلند ہوتے ہیں۔

قراءت قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔

؎ گداگر ہوں تیرے در پر تیری شاہی قدیمی ہے — مجھے دے وصل کا ایک جام تیرا وصف رحیمی ہے
میں در پر تیرے یہ آیا ہوں خداوندا کرم کر دے — میرے پر تو رحم کر دے، تیرا وصف کریمی ہے

اور جب قراءت کی جائے، دل میں یہ گمان کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ سُن رہا ہے اور میں اُس کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور مناجات پیش کر رہا ہوں اور اپنا خیال کسی اور طرف نہ لے جائے۔ حدیث شریف میں ہے:

لَوْ عَلِمَ الْمُصَلِّیْ مَعَ مَنْ یُّنَاجِیْ مَا الْتَفَتَ، الخ

اگر نمازی جان لے کہ کس کی بارگاہ میں التجا کر رہا ہوں تو کسی اور طرف توجہ ہرگز نہیں کر سکتا، بلکہ یکسوئی حاصل ہو جاتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہر عالم دا والی
وارث، رازق، خالق، مالک، ہر ہے تے ہر ڈالی
اَلرَّحْمٰنِ ہے بخشش جس دی بابجھ حساب شماراں
جن انساناں نوں رجا وے جانوراں دیاں ڈاراں
اِلرَّحِیْمِ ہے نام پیارا، جو مہربانیاں والا
بخشش بابجھ شماراں جس دی کرم نشانیاں والا
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ جو مالک روز حساب کتاباں
تولے نیکیاں بدیاں سب دیاں وقت عذاب ثواباں
اِیَّاکَ نَعْبُدُ ہر ہر ویلے کریئے عبادت تیری
اپنی بندگی کرنے والی رکھیں عادت میری
وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ جو ہر دم تیری مدد چاہے
دکھاں سکھاں وچ ہر ویلے تیرا نام دھیاوے
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ سدھا راہ وکھائیں
جس راہوں مل جاون سانوں جنت والیاں جائیں
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ جیون بندے رحمتاں والے
تیرے فضلوں سنگ انہاں دے جنت جائیں نالے
عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ غضب جنہاں پر تیرا
اپنے فضلوں راہ انہاں دل کریں نہ ساڈا پھیرا
عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ انہاں تھیں کر کے فضل بچائیں
دکھ بچا کے اپنے قہروں توں فضلاں دا سائیں،

اٰمِیْنَ کریں قبول دعائیں عاجز بندہ تیرا
ہر دو عالم روشن رکھیں نام رنگیلا میرا
رنگ دے رنگ اپنے تھیں مینوں اے ہر رنگاں والے
کی کی دساں کھول حقیقت تیرے رنگ نرالے
جے توں اپنا رنگ چڑھاویں داغ نہ رہ جائے باقی
بے پرواہے نہ پرواہاں کھول کرم دی تاکی

فاتحہ بحسابِ ابجد

سُورۃ فاتحہ کے الفاظ پر اگر حروفِ ابجد کے لحاظ سے غور کیا جائے، تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے: اَلْحَمْدُ میں پانچ حرف ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت پر پانچ نمازیں فرض کیں۔ اَلْحَمْدُ پڑھنے پر اللہ تعالیٰ پانچ نمازوں جتنا ثواب عطا فرمائے گا۔

لِلّٰہِ میں تین حروف ہیں، اب ۵ کو ۳ سے ملائیں تو آٹھ بن جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جنت کے آٹھ دروازے بنائے ہیں، جو کوئی یہ لفظ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جنت میں جگہ عطا فرمائے گا۔

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے دس حروف ہیں، آٹھ کو دس میں جمع کرنے سے اٹھارہ بن جاتے ہیں اور اٹھارہ ہزار عالم مشہور ہیں، جن لوگوں نے ان الفاظ کو پڑھا، وہ اٹھارہ ہزار عالم کا ثواب پاتے گا۔

اَلرَّحْمٰنِ کے چھ حروف ہیں، اٹھارہ کو ۶ سے ملاؤ تو چوبیس بنتے ہیں اور دن رات چوبیس گھنٹے کے ہیں، جو شخص یہ الفاظ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اُس کے دن رات کے صغیرہ گناہ معاف فرمادے گا۔

اَلرَّحِیْمِ کے چھ الفاظ ہیں، اب چوبیس ۲۴ میں چھ کو جمع کریں تو تیس ۳۰

بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پُل صراط کو تیس ہزار سال کی راہ کے برابر پیدا کیا، جو شخص یہ کلمہ پڑھے گا، بجلی کی طرح پُل صراط سے گزر جائے گا۔

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ : بارہ حروف ہیں اور سال کے بارہ مہینے ہیں، جو شخص ان کلمات کو پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بارہ ماہ کے صغیرہ گناہ معاف کر دے گا۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ : آٹھ حروف ہیں۔ اب آٹھ، تیس اور بارہ کو ملائیں، تو پچاس بنتے ہیں اور قیامت کا دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ جو شخص ان کلمات کو پڑھے گا، اللہ تبارک و تعالیٰ اُسے قیامت کی آفات سے محفوظ رکھے گا۔

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کے گیارہ حروف ہیں۔ گیارہ اور پچاس مل کر اکسٹھ بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ قسم کے اکسٹھ دریا پیدا فرمائے جو کہ مشہور ہیں، جو شخص ان کلمات کو پڑھے گا، اکسٹھ دریاؤں کے قطروں کے برابر ثواب پائے گا۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ : گیارہ حروف ہیں۔ اکسٹھ اور گیارہ مل کر بہتّر بنتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے کل بہتّر فرقے پیدا کیے، جن میں سے سب جہنمی اور ایک جنّتی ہے۔ جو شخص پڑھے گا، اسی عدد کے مطابق ثواب پائے گا۔

الْمُسْتَقِيْمَ : آٹھ حروف ہیں۔ بہتّر اور آٹھ جمع ہوں تو اسّی بنتے ہیں، جو شخص ان کلمات کو پڑھے گا۔ جہنّم کے ۸۰ کوڑوں سے نجات پائے گا۔ وہ کوڑے جو اس پر واجب ہو چکے تھے۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ : نو حروف ہیں۔ نو اور اسّی، نواسی ہوئے جو شخص یہ پڑھے گا، اُسے اتنے پہاڑوں کے برابر ثواب ملے گا۔

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ : دس حروف ہیں۔ دس اور نواسی، ننانوے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ جو یہ پڑھے گا، اللہ تعالیٰ تمام اسماء کی تلاوت جتنا ثواب عطا فرمائے گا۔

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ : دس حروف ہیں۔ دس اور ننانوے، ایک صد نو ہوئے۔ شیطان کی اولاد ایک صد نو قسم کی ہے، جو شخص یہ کلمات پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اُسے تمام شیطانوں کے وسوسے سے نجات عطا کرتا ہے۔

عَلَيْهِمْ : پانچ حروف ہیں۔ ایک صد نو اور پانچ ملائیں تو ایک صد چودہ ہوتے ہیں اور قرآن پاک ۱۱۴ سورتیں ہیں، پس جس نے ان کلمات کو پڑھا، ایک صد چودہ سورتوں کی تلاوت کا ثواب پایا۔

وَلَا الضَّالِّيْنَ ۝ دس حروف ہیں۔ ایک سو چودہ میں دس کو جمع کریں تو ایک صد چوبیس بنتے ہیں، جو شخص مکمل سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرے گا — وہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر کی شفاعت قیامت کے دن پائے گا۔

آمِيْنَ ۝ سورۃ فاتحہ کے بعد آمین پڑھنا چاہیے۔ جو شخص آمین کہے آمین کے چار حروف کی وجہ سے چار عظمتیں حاصل کرے گا۔

۱۔ پُل صراط پر سے بجلی کی طرح گزر جائے گا۔
۲۔ دوزخ کی گرمی سے نجات پائے گا۔
۳۔ جنّت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا۔
۴۔ جنّت میں اعلیٰ مقام نصیب ہوگا۔

(اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْعَزِيْز) (تذکرۃ الواعظین ص ۶۵)

ے خدا ہی کو زیبا ہیں سب خوبیاں — جو سب کا ہے پروردگارِ جہاں
وہ رحمان ہے اور نہایت رحیم — ہے ہر جا جہاں میں اُسکی رحمت عظیم
قیامت کے دن کا ہے مالک وہی — جو دے گا جزا سب کو اعمال کی
تیری پوجا کرتے ہیں ہم اے خدا — تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں سدا
دکھا ہم کو یارب! راہِ مستقیم — ہمیں راہِ حق پہ چلا اے کریم

Scanned with CamScanner

تُو اُن سب لوگوں کا رستہ دکھا، کہ جن پر سدا فضل تیرا ہُوا
نہ اُن کا ہوا جن پہ نازل غضب، نہ گمراہوں کی راہ دکھا میرے رب
ہماری دُعا کر قبول اے خُدا، تیرے بن نہیں کوئی سُنتا دعا

آمین وائل بن حجر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی فَلَمَّا قَرَءَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ آمِیْنَ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ، تو جب آپ نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا تو آمین کہی آواز آہستہ میں کہی۔ (ترمذی شریف ص۳۴ ج۱ بیہقی شریف ص۵۷ ج۲)

حدیث شریف میں ہے، جب تم میں سے کوئی نماز میں آمین کہے، فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں، پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوا اُس کے اگلے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم شریف ص۱۷۶ ج۱)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوا اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، یعنی جو آہستہ آمین کہے گا اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

عرض یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملائی جائے اور کم از کم تین چھوٹی آیات یا ایک تین جتنی بڑی آیت ملائی جائے اور جب سُورۃ فاتحہ کے آخر پر امام ولا الضالین پڑھے، تو مقتدی و امام دونوں آہستہ آمین کہیں۔

نیت خالص مومن بندہ اعوذ جدوں پکارے
مُو تو رہ سکر قریب نہ ہوسی بندے اوس بچارے
چار ہزاراں نیکی مومن جد بسم اللہ پڑھدا
چار ہزاراں ہور صغیرہ اوسے ویلے جھڑدا
فاتحہ حج ثواب بندے نوں راکع ہوون والا
ہک پہاڑ تصدق سونا رستے حق تعالیٰ

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین! وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

رکوع و سجود

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْخَلَائِقِ وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ ط فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۚ (سورۃ الحج - آیت ۷۷)

ترجمہ: "اے ایمان والو! رکوع اور سجود کرو اور اپنے رب کی بندگی کرو اور بھلے کام کرو، اس امید پر کہ تمہیں چھٹکارا حاصل ہو۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا، تفسیر حسینی میں زیر آیت ہے:

در اول اسلام در نماز ہمیں قیام و قعود بود، بدیں آیت رکوع و سجود داخل شد۔

"ابتدائے اسلام میں قیام و قعود تھا۔ اس آیت کے نزول پر رکوع و سجدہ نماز میں داخل ہو گیا۔"

؎ گاہ نہ کردی سجدہ از روئے نیاز، تا شود در ہائے رحمت بر تو باز
؎ مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہیئے، کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

Scanned with CamScanner

ؔ جانور پیدا کئے تیری وفا کے واسطے
چاند سورج اور ستارے ہیں ضیا کے واسطے
کھیتیاں سرسبز ہیں تیری غذا کے واسطے
سب جہاں تیرے لئے اور تو خدا کے واسطے

برادرانِ اسلام! رکوع اور سجدہ دونوں فرض ہیں۔ فرائضِ نماز سے پہلے رکوع اور پھر سجدہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ؕ (سورۃ بقرہ، آیت ۴۳)

رکوع

رکوع کے معنی: جھکنا ہے اور یہ جھکنا تواضع و انکساری کے اظہار کے لئے ہے۔ بندہ جب اپنے مالک کی بارگاہ میں درخواست پیش کر چکا اور خالقِ کائنات نے اس کی درخواست کو قبول و منظور کر لیا، تو بندے نے انتہائی عاجزی کے ساتھ فوراً اپنے سر کو جھکایا کہ اے اللہ! یہ سر حاضر ہے اور میں عاجز ہوں۔ تیرا شکر ہے کہ تو نے میری عاجزانہ درخواست کو قبول فرمایا۔ رکوع کا طریقہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ یوں رکوع کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذَالِكَ۔ (ابن ماجہ ص۶۲)

"رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز میں رکوع فرماتے تو اپنے سر کو نہ نیچا کرتے اور نہ بلند، لیکن اس کے درمیان رکھتے۔"

اور ابن ماجہ میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے، اور رکوع کرتے، تو پیٹھ کو برابر کرتے، یہاں تک کہ اگر آپ کی پیٹھ مبارک پر پانی ڈالا جائے تو ٹھہرا رہے۔ (ابن ماجہ ص۶۲)

اِن احادیث سے معلوم ہوا کہ رکوع کی حالت میں پیٹھ برابر رکھنی چاہیئے

اور سر کو پیٹھ کے برابر رکھا جائے اونچا اوپر اٹھایا جائے اور نہ ہی جھکایا جائے

ؔ کرے رکوع تے گوڈیاں اوپر پنجہ کھلارے
نیویں کنڈ سر کرلے برابر ترے تسبیح گزارے

رفع یدین کی حقیقت

احادیث و روایات سے ثابت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیرِ اولیٰ کے علاوہ رفع یدین نہیں فرمایا ——— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نماز پڑھ کر دکھاؤں؟ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً (نسائی ج۱ ص۱۶۱ مشکوٰۃ ص۷۷)

"تو آپ نے رفع یدین نہیں کیا (ہاتھ نہیں اٹھائے) سوائے ایک دفعہ کے۔" یعنی تکبیر تحریمہ کے علاوہ ہاتھ نہیں اُٹھاتے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ رَافِعِيْ اَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ۔ (مسلم شریف ۲۰۱)

"ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، فرمایا: کیا ہے میں تمہیں رفع یدین کرتا ہوا دیکھتا ہوں، گویا کہ وہ سرکش گھوڑوں کے دُم ہیں، نماز میں آرام کیا کرو۔"

اس حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رفع یدین کرنے سے منع فرمایا ہے اور نماز سکون سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ

يَدَيْهِ ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا حَتّٰى يَفْرُغَ ۔ (کنز العمال ج ۲ ص۲۰۲)

"حضور نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم جب نماز شروع فرماتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے، پھر نماز کی فراغت تک ہاتھوں کو نہ اٹھاتے تھے۔"

اس حدیث میں بھی رفع یدین نہ کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔

تعدیلِ ارکان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم مسجد میں داخل ہوئے تو ایک اور آدمی بھی داخل ہوا تو اُس نے نماز پڑھی۔ پھر مصطفےٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام پر السّلام علیکم کہا، تو آپ نے اس کا جواب دیا اور فرمایا، لَوٹ جا پھر نماز پڑھ! بے شک تو نے نماز نہیں پڑھی۔ تو وہ لَوٹا، اُس نے پھر نماز پڑھی جیسا کہ اس نے نماز پڑھی۔ پھر وہ آیا، تو اُس نے حضور نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ آلہٖ وسلّم پر السّلام علیکم عرض کیا، تو آپ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا؛ لَوٹ جا پھر نماز پڑھ، ضرور تو نے نماز نہیں پڑھی۔ تین دفعہ ایسا ہی ہوا اور اس شخص نے عرض کیا، خدا کی قسم! جس نے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، اس سے اچھی نماز میں نہیں ادا کرسکتا، تو آپ مجھے سکھا دیجیے۔

فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَءْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا وَافْعَلْ فِىْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔ (بخاری شریف ص ۱۰۹ ج ۱، ترمذی شریف ص ۳۸ ج ۱، ابوداؤد شریف ص ۱۳۱ ج ۱، نسائی شریف ص ۱۷۰ ج ۱)

پھر آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو اللہ اکبر کہو، پھر قرآن سے جو تجھے آسان ہو پڑھ۔ پھر رکوع کر، حتیٰ کہ تو رکوع کی حالت میں مطمئن ہو جائے، پھر اُٹھ کھڑا ہو، یہاں تک کہ تو سیدھا کھڑا ہو جائے پھر سجود کر، حتیٰ کہ تو مطمئن ہو جائے۔ سجدہ کرنے والے پھر اُٹھ یہاں تک کہ تو مطمئن ہو جائے، تو بیٹھنے والا، اور اپنی تمام نماز میں ایسے ہی کر۔"

اس حدیثِ پاک میں یہ واضح ہو گیا کہ رفع یدین سوائے تکبیر اُولیٰ کے کہیں نہیں، حالانکہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اپنے غلام کو نماز کا طریقہ بتایا ہے، مگر رفع یدین کا حکم نہیں دیا۔

رکوع میں انگلیاں کشادہ رکھنا

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُس نے رکوع کیا، تو اپنے ہاتھوں سے الگ کیا (یعنی پہلو سے) اور رکھا ہاتھوں کو گھٹنوں پر اور انگلیوں کو کشادہ کیا اور فرمایا، اسی طرح میں نے رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ (آثار السنن ص ۱۱۲)

رکوع کی تسبیح

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ نازل ہوئی تو حضور سرورِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا؛ اس کو رکوع میں پڑھو (یعنی اس مضمون کو سجدے میں ادا کیا کرو) اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى نازل ہوئی، تو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ آلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، اس کو سجدے میں پڑھا کرو۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۸۲)

سجدے کی تسبیح

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ آلہٖ وسلّم نے

يُسَبِّحُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثًا وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثًا۔ (آثارُ السنن ص۱۱۴)

"رکوع میں تین بار سُبحان ربی العظیم پڑھا کرتے تھے اور سجدے میں تین بار سُبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے۔

گوڈے ہتھاں نک تے متھا اس ترتیب ٹکاوے
اُلٹا اس ترتیب نمازی سجدیوں بدن اُٹھاوے

بازو بطن نہ لیٹے جا تو، سجدہ ست اعضاواں
نک یا متھا ہک لگاوے کہہ مکروہ سُناواں

مالک کی مہربانی

حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ درویشی اختیار کرنے سے پہلے لوگوں کو سُود پر روپے دیتے تھے۔ ایک دن آپ تمام گناہوں سے تائب ہو کر عبادت میں مصروف ہوگئے اور شہر میں منادی کرادی کہ جس کا لین دین ہے، وہ مجھ سے آکر وصول کرلے۔ لوگوں کے جمع ہونے پر تمام مال لٹا دیا۔ یہاں تک کہ گھر کا سامان بھی راہِ خدا میں دے دیا —— اور دریائے دجلہ کے کنارے ایک جھونپڑی ڈال کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوگئے۔ ایک دن بیوی نے کہا کہ گھر میں بچوں کے کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: صبر کرو، میں مزدوری کرنے جا رہا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ گھر سے نکل گئے اور جنگل میں پہنچ کر عبادت میں مصروف ہوگئے۔ جب شام کو گھر آئے، تو بیوی نے سوال کیا کہ کچھ کما کر لائے ہو؟ آپ نے فرمایا: میں جس کی مزدوری کرتا ہوں، وہ نہایت رحیم وکریم ہے اور مجھے اس سے مزدوری مانگتے ہوئے شرم آتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں دسویں دن مزدوری دیا کرتا ہوں۔ — وہ وقت پر بن مانگے مزدوری دے دے گا۔ آپ جنگل میں جا کر عبادت میں مصروف رہتے اور رات کو گھر

آجاتے۔ دسویں دن شام کو گھر آتے ہوئے آپ سوچ رہے تھے کہ آج بیوی کو کیا جواب دوں گا۔ جب وہ گھر کے دروازے پر پہنچے، تو اندر سے کھانے کی خوشبو آرہی تھی۔ اندر داخل ہوئے تو بیوی نے آپ کو سلام کیا اور بتایا کہ واقعی آپ جس کی مزدوری کرتے ہیں، وہ بڑا ہی رحیم وکریم ہے۔ آج اُس نے ایک بوری آٹا، ایک بکری کا گوشت، تین سو درہم شہد اور گھی ہمارے لئے بھیجے اور کہلا بھیجا کہ حبیب سے کہہ دینا کہ اُس کے مالک نے کہا کہ اپنے کام میں مزید ترقی کرے تاکہ مزدوری زیادہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ واقعی میرا مالک بہت کریم ورحیم ہے اور یہ سامان اُسی نے بھجوایا ہے۔ بیوی نے پوچھا آپ کے مالک کا کیا نام ہے؟ آپ نے فرمایا: میرا مالک اللہ کریم ہے، اس کے بعد آپ ہمیشہ عبادت میں مصروف رہے۔ (سیر الاخیار ص۸۷)

سجدہ

حضراتِ محترم! اس سے پہلے رکوع کا ذکر ہوا، اب سجدہ کا ذکر کیا جاتا ہے:

اَلسُّجُوْدُ وَهِيَ وَضْعُ الْجَبْهَةِ عَلَى الْاَرْضِ

یعنی رکھنا پیشانی کا زمین پر سجدہ ہے۔

اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ۔ (مشکوٰۃ ص۸۳)

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کروں، پیشانی پر، دونوں ہاتھوں پر، دونوں گھٹنوں پر اور پاؤں کی انگلیوں پر۔

حضرت علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،

اَلسُّجُوْدُ فِي الْاَصْلِ تَذَلُّلٌ مَعَ تَطَامُنٍ۔

یعنی لغت میں سجود کے معنیٰ تذلل و فروتنی کے ہیں۔

وَفِي الشَّرْعِ وَضْعُ الْجَبْهَةِ عَلٰى قَصْدِ الْعِبَادَةِ۔

"شرع میں پیشانی رکھنا عبادت کی نیت سے۔" (روح البیان ج ۱ ص ۱۰۳)

؎ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى — عالی شان ہے میرا حق تعالیٰ

؎ ہے قدوس وہ میرا پروردگار — کہ شان بلند ہے اس کی آشکار

؎ کیا جانے تو رکوع و سجود و قعود کو — ہے کن حقیقتوں کا اشارہ نماز میں

؎ رکھے گا سربلند اُنہیں پاک بے نیاز — جن کا سر نیاز سے جھکا نماز میں

؎ پاک ہے میرا وہ رب سائیں جو ہے سب تھیں اعلیٰ
اُچی شان ہے سب تھیں اُس دی اوہ عظمت والا

سجدے پر ثواب

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَاِذَا قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ عَلٰى بَدَنِهٖ حَسَنَةٌ وَاِذَا قَرَءَ الْفَاتِحَةَ فَكَاَنَّمَا حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ وَاِذَا رَكَعَ فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِوَزْنِهٖ ذَهَبًا وَاِذَا قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ فَكَاَنَّمَا قَرَءَ كُلَّ كِتَابٍ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ نَظَرَ اِلَيْهِ بِالرَّحْمَةِ وَاِذَا سَجَدَ اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعَدَدِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ حَسَنَاتٍ وَاِذَا قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ بِكُلِّ سُوْرَةٍ وَاٰيَةٍ رَقَبَةً وَاِذَا تَشَهَّدَ اَعْطَاهُ اللّٰهُ ثَوَابَ الصَّابِرِيْنَ وَاِذَا سَلَّمَ فُتِحَتْ لَهٗ

اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ۔

(المجالس السنیۃ ص ۶۲)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک بندہ جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور اللہ اکبر کہتا ہے، تو اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے، جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور جب اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھتا ہے تو اس کے بدن کے ہر بال کے برابر نیکی لکھی جاتی ہے اور جب سورہ فاتحہ کو پڑھا، تو حج اور عمرہ کا ثواب پایا اور جب رکوع کیا تو گویا کہ اس وزن کا سونا صدقہ کیا اور جب سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہتا ہے تو گویا آسمان سے نازل ہونے والی ہر کتاب کی تلاوت کی اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا تو اللہ تعالیٰ اس پر نظر رحمت فرماتا ہے اور جب سجدہ کرتا ہے تو جن و انس کی نیکیوں جتنا اللہ تعالیٰ ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور جب سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہا تو گویا ہر سورت اور ہر آیت پر غلام آزاد کیا اور جب تشہد پڑھتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ صابروں جتنا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور جب سلام پھیرتا ہے، تو جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس سے چاہے داخل ہو۔"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ بندہ رب کے قریب سجدہ میں ہوتا ہے (کشف الغمہ ج ۱، ص ۱۰۴)

؎ اے دل نماز کیوں نہ ہو معراج مومنیں
پاتا عروج و قرب ہے بندہ نماز میں

نماز ذریعہ رضائے الٰہی

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلصَّلٰوۃُ مَرْضَاۃٌ لِلرَّبِّ وَحُبُّ الْمَلَائِکَۃِ وَسُنَّۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَنُوْرُ الْمَعْرِفَۃِ وَاَصْلُ الْاِیْمَانِ وَاِجَابَۃُ الدُّعَاءِ وَقَبُوْلُ الْاَعْمَالِ وَبَرَکَۃٌ فِی الرِّزْقِ وَسَلَاحٌ عَلَی الْاَعْدَاءِ وَکَرَاھِیَۃٌ لِلشَّیْطَانِ وَشَفِیْعٌ بَیْنَ صَاحِبِھَا وَبَیْنَ مَلَکِ الْمَوْتِ وَسِرَاجٌ فِیْ قَبْرِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فَاِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَانَتِ الصَّلٰوۃُ ظِلًّا فَوْقَہٗ وَتَاجًا عَلٰی رَاْسِہٖ وَلِبَاسًا عَلٰی بَدَنِہٖ وَنُوْرًا یَسْعٰی بَیْنَ یَدَیْہِ وَسِتْرًا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ وَحُجَّۃً لِلْمُؤْمِنِیْنَ بَیْنَ یَدَیْ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَثِقْلًا فِی الْمِیْزَانِ وَجَوَازًا عَلَی الصِّرَاطِ وَمِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ۔

(مجالس السنیہ صـ ۶۸)

"نماز رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے اور نماز ملائکہ کی محبت کا ذریعہ ہے۔ انبیاء کرام کی سُنت ہے اور نورِ معرفت ہے اور اصلِ ایمان ہے اور نماز قبولیتِ دُعا کا ذریعہ ہے اور اعمال کی قبولیت کا ذریعہ ہے اور رزق میں برکت ہے اور دشمن کیلئے ہتھیار ہے۔ اور شیطان سے دُوری کا ذریعہ ہے اور ملک الموت اور ملائکہ کے پاس باعثِ شفاعت ہے اور قبر کی روشنی ہے قیامت تک اور جب قیامت کا دن ہوگا نماز نمازی کے لئے سایہ ہوگی اور اُس کے سر پر تاج ہوگی اور اُس کے بدن کا لباس ہوگی اور سامنے کا نُور ہوگی اور نمازی اور جہنّم کے درمیان پردہ ڈالنے والی ہوگی اور مومن کیلئے دلیل ہوگی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اور میزان کا پلّہ بھاری ہوگا اور پُل صراط سے گزرنے کا ذریعہ ہوگی اور جنّت کی چابی ہوگی۔"

قربِ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ذریعہ

حضور نبی کریم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے صحابی حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خوش قسمتی سے مجھے اپنی زندگی کا کچھ حصّہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں گزارنے کا موقعہ ملا میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے لئے رات کو وضو کا پانی حاضر کیا کرتا تھا۔ ایک رات ایسی آئی کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا دریائے رحمت جوش میں آیا۔

فَقَالَ لِیْ سَلْ ــــ "تو فرمایا ربیعہ مانگ"

فَقُلْتُ اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ۔

"مَیں نے عرض کیا کہ میں آپ سے جنّت میں آپ کی رفاقت کا طلب گار رہوں۔"

حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا:

اَوَغَیْرَ ذَالِکَ ، "اس کے سِوا بھی کچھ مانگ"

مَیں نے عرض کیا: بس یا رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلّم!) میری تو یہی خواہش ہے۔ حضور سرورِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ اگر یہی خواہش ہے تو فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ۔ (مشکوٰۃ صـ ۸۴)

"تم زیادہ سجدوں سے میری اعانت کرو۔"

اس حدیث سے مطلقاً معلوم ہوا کہ حضور نبیِّ رحمت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مُطلق سَلْ فرمایا یعنی مانگ جو مانگتا ہے ۔ اگر دنیا کی کوئی چیز طلب کی تو دُنیا ــــ اور اگر آخرت کی خواہش کی تو آخرت عطا کروں گا۔

حضرت شیخ محقق عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

واز اطلاق سوال کہ فرمود سَلْ بخواہ وتخصیص نکرد بمطلوبے خاص معلوم میشود کہ کار ہمہ بدستِ ہمّت وکرامت اوست صلی اللہ

علیہ وسلم ہرچہ خواہد ہرکرا خواہد باذنِ پروردگار خود بدہد۔
(اشعۃ اللمعات ج ۱، ص ۳۹۶)

" اور مطلق سوال سے جو فرمایا، مانگ اور کسی خاص چیز کے ساتھ تخصیص نہ کی معلوم ہوا کہ تمام کام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہیں جو چاہیں جس کو چاہیں اللہ تعالیٰ کے اذن سے عطا فرماتے ہیں۔

سب کچھ خدا سے مانگ لیا تجھ کو مانگ کر ؎
اُٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دُعا کے بعد

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے صحابی کو یہ بھی سمجھا دیا کہ جتنے سجدے زیادہ کرے گا، اتنا ہی زیادہ قرب ملے گا۔ معلوم ہوا کہ قربِ الٰہی کے لئے سجدے زیادہ کرنا اور جبینِ نیاز بارگاہِ ربِ ذو الجلال میں جھکانا ضروری ہے ؎

یارب اسیں عبادت تیری دن تے راتیں کردے
وچہ نمازاں سجدے کردے خاک اُتے سر دھردے

سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سجدہ

سیدہ بتول جگر گوشۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سردیوں کی راتوں میں سجدہ فرماتیں۔ ایک ہی سجدے میں سحری کا وقت ہوجاتا اور سجدے سے سر اُٹھا کر دُعا فرماتیں: اے اللہ! یہ رات تو نے کتنی چھوٹی بنائی کہ تیری بندی فاطمہ ایک سجدہ بھی اطمینان سے نہ کر سکی۔ ایک رات تو اتنی لمبی کردے کہ تیری بندی تجھے جی بھر کر سجدہ کرلے ؎

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے　　ہزاروں سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

رات پوے تے بے درداں نوں نیند پیاری آوے ؎
دردمنداں نوں تاہنگ سجن دی ستیاں آن جگاوے

شیطان کا واویلا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَۃَ فَسَجَدَ اِعْتَزَلَ الشَّیْطَانُ یَبْکِیْ یَقُوْلُ یَا وَیْلَتِیْ اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَیْتُ فَلِیَ النَّارُ۔ (مشکوٰۃ ص ۸۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت آدم (علیہ السلام) کا بیٹا سجدہ کی آیت پڑھتا ہے پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان ایک طرف ہوکر روتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس کہ ابنِ آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا ہے، پس اُس نے سجدہ کیا، اس کے لئے جنت ہے، اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا، میں نے نافرمانی کی، میرے لئے جہنم ہے۔"

خوفِ الٰہی

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ایک بار شہر سے باہر نکلے تو آپ نے دیکھا کہ ایک چھوٹی عمر کا لڑکا باہر جنگل میں بیٹھا رو رہا ہے۔ حضرت نے اُس سے دریافت فرمایا: بچے! کیوں رو رہے ہو؟ وہ بولا، حضور! میں خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈر رہا ہوں۔ فرمایا: وہ کیا خوف ہے تمہیں؟ وہ بولا: آج معلم نے مجھے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھائی ہے: فرمانِ باری ہے، فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ (سورۃ بقرہ پ ۱ آیت ۲۴)

ترجمہ " اس آگ سے ڈرو، جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو بھی دوزخ کا ایندھن بتایا ہے، تو حضور! مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ میں اپنی ماں کو دیکھتا ہوں کہ جب وہ چولہے میں آگ جلاتی ہے، تو پہلے موٹی موٹی لکڑیاں چولہے میں رکھتی ہے اور اگر ان موٹی موٹی لکڑیوں کو آگ نہ لگے، تو ان کے نیچے چھوٹی چھوٹی لکڑیاں رکھ دیتی ہے تاکہ ان

چھوٹی لکڑیوں کے ذریعے ان موٹی موٹی لکڑیوں کو آگ لگ جائے، تو میں اس لئے رو رہا ہوں کہ دوزخ میں اللہ تعالیٰ بڑے بڑے کافر ڈالے گا، اور اگر اُن کو آگ نہ لگی تو کہیں اللہ تعالیٰ میرے جیسے چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو آگ میں نہ ڈال دے۔
یہ سُن کر حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت روتے اور فرمایا: بیٹا۔! تمہاری اس عاقبت اندیشی کا کیا کہنا؟ انشاء اللہ تعالیٰ تم عذاب الٰہی سے محفوظ و مامون رہو گے۔

ـہ آں خنک چشمے کہ آں گریانِ اوست — دے ہمایوں دل کہ دے بریانِ اوست
ـہ ہر کجا آبِ رواں سبزہ بود — ہر کجا اشکِ رواں رحمت بود

ـہ جے اک آہ دردی ماران ہوندا ملک ویرانی
کوہ قافاں دے سبزے سڑدے ندیئں رہے نہ پانی

ـہ راتیں زاری کر کر رو ون نیند اکھیں دی دھوندے
فجریں او گنہار کہاون ہر تھیں نیویں ہوندے

نماز کی چوری

حضرت ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَسْوَءَ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِیْ یَسْرِقُ صَلٰوتَهٗ۔

لوگوں میں سے بدترین چور وہ ہے، جو نماز کی چوری کرے۔

عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! نماز سے کس طرح چوری کی جاتی ہے۔ فرمایا: لَا یُتِمُّ رُکُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا۔

"جو نماز میں رکوع اور سجود پورا نہ کرے"۔ (مشکوٰۃ ص۸۳)

حضراتِ محترم! انسان کے وجود سے تمام اعضاء میں پیشانی اور ناک زیادہ عزت والے اعضاء ہیں، اسی لئے کہا جاتا ہے کہ فلاں کی ناک کٹ گئی۔ انسان اپنے

عزت والے اعضاء کو زمین پر رکھتے ہوئے اپنی عاجزی کا اقرار کرتا ہے اور نہایت تواضع سے اپنی پیشانی کو اپنے پروردگار کے سامنے جھکا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عاجزی پر اپنے بندے کو اپنا قرب عطا فرماتا ہے۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ (مشکوٰۃ ص۸۴)

سب سے زیادہ اللہ کے قریب اس وقت بندہ ہوتا ہے جب وہ سجدہ کرے۔

یاد رکھو یہ سر کسی امیر، وزیر، رئیس، بادشاہ، فقیر، درویش، ولی، غوث، قطب، ابدال، صحابی، نبی، بلکہ حضور سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کے سامنے جھک کر سجدہ نہیں کر سکتا، سجدہ چاہے تعظیمی ہی کیوں نہ ہو، مخلوق کے لئے حرام ہے۔ سجدہ فقط اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور کسی کو سجدہ کرنا قطعاً حرام ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

وَلَوْ کُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْءَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔ (مشکوٰۃ شریف ص۲۸۳)

"اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کا حکم کرتا، تو عورت کو اپنے شوہر کے سجدے کا حکم دیتا۔"

معلوم ہوا سجدہ فقط اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ اللہ پاک کی مخلوق سے کسی زندہ یا مردہ کو سجدہ کرنا قطعاً حرام ہے۔ اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس مسئلہ پر ایک کتاب لکھی ہے — جس کا نام "حرمت السجدۃ التعظیم" ہے، اس کا مطالعہ فرمائیں۔

سجدہ کی کیفیت

سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے زمین پر ٹکیں پھر ہاتھ، پھر منہ - اس کی وجہ یہ ہے کہ سجدے میں جانا موت یا فنا کی صورت ہے ___ جب سجدے میں جانا موت یا فنا کی صورت ہے ___ تو انسان کی موت کی صورت یہ ہے کہ پہلے گھٹنوں سے جان نکلتی ہے، پھر ہاتھوں سے، پھر سینے سے اور پھر سر اور مُنہ سے۔ تو سجدے میں جانا فنا کی مثال ہے - بندہ اپنا سر زمین پر رکھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے: اے اللہ! میں عاجز و فنا ہوں، جب بندہ عاجزی کا اعتراف کر لیتا ہے، تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندے کو قرب عطا فرما کر حیاتی کی صورت عطا فرماتا ہے - حضرت آدم علیہ السلام میں جب اللہ تعالیٰ نے رُوح ڈالی، تو پہلے سر مبارک میں جان داخل ہوئی، پھر ہاتھوں میں پھر گھٹنوں میں، پھر آپ کھڑے ہو گئے ___ تو سجدے سے سر اٹھانا، پھر ہاتھ پھر گھٹنے اُٹھانا حیات کی مثال ہے تو سجدہ انتہائی عاجزی و انکساری سے کرنا چاہیے ___

اے موت تجھے آ کے فقیروں سے ہے کیا لینا
یہ لوگ تو مرنے سے پہلے ہی مر جاتے ہیں

دو سجدوں کی حکمت

حضراتِ محترم! نماز میں قیام، رکوع وغیرہ ایک رکعت صرف ایک بار ہے مگر سجدے ایک رکعت میں دو ہیں - اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو، تو تمام ملائکہ سجدے میں گر گئے اِلَّآ اِبْلِیْسَ ___ مگر ابلیس نہ مانا اُس نے سجدہ نہ کیا اور اکڑ کر کھڑا رہا اور سجدہ کرنے سے انکار کر دیا، تو اللہ تعالیٰ نے لعنت کا طوق اُس کے گلے میں

ڈال دیا - جب ملائکہ نے سجدے سے سر کو اُٹھایا اور شیطان کی یہ حالت دیکھی تو فوراً دوبارہ سجدے میں گر گئے - پہلا سجدہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں تھا اور دُوسرا سجدہ اس لئے کہ یا اللہ! تیرا شکر ہے کہ تو نے ہمیں سجدے کی توفیق عطا فرما کر اپنا قرب عطا کیا - اللہ تعالیٰ نے ان دونوں سجدوں کو قبول فرمایا، اور اُمّتِ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہر رکعت میں دو سجدے مقرر فرما دیئے تاکہ میرا بندہ مجھے سجدہ کر کے ملائکہ کی عبادت کا ثواب حاصل کر سکے -

شکر گزاری تیری کر دے ناشکری تھیں ڈر دے
اونہاں تھیں بیزار ہاں جیہڑے نافرمانی کر دے
یارب اسیں عبادت تیری دن تے راتیں کر دے
وچہ نمازاں سجدے کر دے خاک اُتے سر دھر دے
وقت کھپانے قیام رکوع تے ہور سجود کریندا
مولیٰ اوس نمازی کارن وعدہ بخشش دیندا
اے بندے توں حکم قبولے تابعداری میری
بدلے نیک اعمال بناواں جگہ جنت تیری
منگ دعائیں شام صباحیں سر سجدے وچہ پائیں
اس دے باجھ نہیں در کوئی خالی موڑے نائیں

حضرت مُعلّٰی بن منصور

حضرت معلّٰی بن منصور رازی رحمۃ اللہ علیہ بہت ہی صداقت شعار اور پرہیزگار بزرگ اور اعلیٰ درجہ کے نمازی تھے - نمازوں میں اُن کے خشوع و خضوع اور توجہ الی اللہ کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ عین نماز کی حالت میں ان کے سر پر بھڑوں کا چھتہ گر پڑا۔ غضب ناک بھڑوں نے ان کو ڈنگ مارنا شروع کر دیا، مگر یہ انتہائی استغراق

کے عالم میں بدستور نماز میں مشغول رہے۔ آخر اسی حالت میں نماز ختم کی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے، تو لوگوں نے دیکھا کہ بھڑوں کے ڈنگ سے ان کے تمام جسم میں ورم آگیا ہے۔ اصلی وطن رے تھا، مگر یہ بغداد آئے تو یہیں کے ہوکر رہ گئے اور ۲۱۱ھ میں بغداد ہی میں وفات پاکر یہیں مدفون ہوئے۔

مولا میں اور بندہ میں رہتا نہیں حجاب — بے پردہ ہے تجلیِ مولیٰ نماز میں
جب ہاتھ اٹھائے باندھ کے نیت تو یوں سمجھ — دونوں جہاں سے ہاتھ اٹھائے نماز میں

خشوعِ قلب سے سجدہ ادا کرتا ہے جب کوئی
تو مسجودِ حقیقی اس کی خود کرتا ہے حل جوئی

اچھی نماز

احمد بن اسحاق محدث کا بیان ہے کہ میں نے حافظ الحدیث محمد بن مروزی رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ اچھی نماز پڑھنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ ایک مرتبہ حالتِ نماز میں اُن کی پیشانی پر ایک بھیڑ بیٹھ گئی کہ اُس نے اس قدر ڈنگ مارا کہ اُن کی پیشانی سے خون نکل آیا، مگر کیا مجال ان کے خشوع و خضوع میں بال برابر بھی فرق پیدا ہوا ہو۔ اس حالت میں بھی پورے سکون و اطمینان کے ساتھ نماز میں مشغول رہے اور ذرا بھی حرکت نہ کی۔

سر کو جھکا نماز میں، کیا ہے مزا نماز میں
رحمتِ حق نماز میں، قربِ خدا نماز میں

شیطان کی خواہش

ایک دن شیطان لعین حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا اور کہنے لگا "اے موسیٰ علیہ السلام! بِئْسَ مَا فَعَلْتُ اِذْ مَا امْتَنَعْتُ اَمْرَ رَبِّیْ۔ "میں نے بہت بُرا کام کیا کہ اپنے رب کی فرمانبرداری سے انکار کیا ہے۔" اب آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ

میرا گناہ معاف فرماکر مجھے سابقہ مقام عطا فرما دے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہ العالمین میں عرض کیا: تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، اے موسیٰ (علیہ السلام) اگر یہ شیطان مردود اب بھی آدم علیہ السلام کی قبر پر جاکر سجدہ کرلے، تو میں اس کا گناہ معاف فرماکر اس کی توبہ قبول کرلوں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس مردود لعین کو فرمایا: جا تیرا کام بن گیا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی قبر مبارک پر جاکر اللہ تعالیٰ کے حکم سے سجدہ کرلے تو تیرے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے۔ شیطان نے کہا: اے موسیٰ (علیہ السلام) جب آدم علیہ السلام زندہ تھے، تو میں نے سجدہ نہ کیا، اب جبکہ اُن کا وجود خاک میں مل چکا ہے، میں ہرگز سجدہ نہ کروں گا۔ (رُوح البیان ج ا ص ۱۰۵)

معلوم ہوا کہ سیدنا آدم علیہ السلام کو مردہ کہنے والا سب سے پہلا لعین شیطان مردود تھا۔ آج بھی جو لوگ انبیاء کرام علیہم السلام کو مردہ کہتے ہیں، وہ شیطان لعین کے چیلے ہیں، ورنہ تمام مسلمانوں کا عقیدہ کہ سب انبیاء کرام زندہ ہیں۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات (اقبالؒ)

صلوٰۃ و صوم کا تارک، خدا سے دُور رہتا ہے
نظر بے آسرا رہتی ہے، دل رنجور رہتا ہے

اُمّتِ مصطفےٰ علیہ السلام کے نمازیوں کی مثال

ایک دفعہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے جا رہے تھے، آپ نے سفید رنگ کا ایک جانور دیکھا کہ دریا کے میلے کیچڑ میں لوٹا اور وہ خوبصورت جانور میلا ہوگیا۔ پھر وہ جانور کیچڑ سے نکل کر دریا کے صاف ستھرے پانی میں نہایا، تو وہ خوب اُجلا اور ستھرا ہوگیا۔

Scanned with CamScanner

تھوڑی تھوڑی دیر بعد وہ ایسے ہی کرتا رہا، یعنی پہلے کیچڑ سے میلا ہو جاتا، پھر دریا میں نہا کر صاف ستھرا ہو جاتا۔ ۵ مرتبہ اُس نے ایسا ہی کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اُس جانور کے اِس فعل پر تعجب ہوا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو متعجب دیکھ کر فرمایا: یا حضرت! یہ جانور جو آپ کو دکھایا گیا ہے۔ یہ اُمتِ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمازی کی مثال ہے، کیچڑ ان کے گناہوں کی مثال ہے اور کیچڑ میں لوٹنا گناہ کرنے کی مثال ہے اور دریا میں نہانا نمازوں کی مثال ہے، جس طرح یہ جانور کیچڑ میں لوٹا اور پھر نہا کر اُجلا ہو گیا۔ اسی طرح اُمتِ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گنہ گار اُمتی ان پانچ نمازوں کے سبب اپنے گناہوں سے پاک صاف ہو جائیں گے۔

(مجالس السنیہ صـ۶۸، نزہتہ المجالس ج ۱، صـ۲۱۸)

۵ ہر بُرائی بے حیائی سے بچاتی ہے نماز راستہ ہر ایک کو سیدھا دکھاتی ہے نماز
ہر مرض کا ہے صلوٰۃ و صوم میں پنہاں علاج صحتِ کامل کی یہ خوشخبری سناتی ہے نماز

۵ جتھاں نمازاں دُنیا اُتے پڑھیاں شوق پیاراں
اج او تھاں نوں راضی کرتے امر سوہنے سرکاراں

سیدنا خلیل اللہ علیہ السلام کا سجدہ کروانا

ایک دن آتش پرستوں کی ایک جماعت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور آپس میں مشورہ کیا کہ اگر ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دین کی طرف بلایا، تو ہرگز اُن کا دین قبول نہ کریں گے۔ ان لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کھانا کھلانے کی درخواست کی۔ آپ نے مہمان نوازی کا دسترخوان بچھایا اور کھانا سامنے رکھ کر ارشاد فرمایا: بھائیو! کھانا کھانے کی شرط یہ ہے کہ جو اللہ وحدہٗ لاشریک پر ایمان لائے،

وہ یہ پاک اور طیب کھانا کھائے۔ آتش پرستوں نے عرض کیا: اے ابراہیم! (علیہ السلام) آپ جو فرمائیں ہمیں منظور ہے، مگر باپ دادے کا دین چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: تم سب میرے رب کو ایک سجدہ کرو۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ایک سجدہ کر لیتے ہیں۔ اس کی بھی نیت اپنے بُتوں کے لئے کریں گے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی خوش ہو جائیں گے۔ انہوں نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے کہا: آپ کی بات ہمیں منظور ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کھانا کھاؤ۔ جب یہ لوگ کھانا کھا چکے تو سیدنا خلیل اللہ علیہ السلام ان کو لے کر جنگل میں چلے گئے، اُن کو ایک صف میں کھڑا کیا اور فرمایا: جب میں اپنے رب کو سجدہ کروں، تو تم میری اتباع میں میرے اللہ کو سجدہ کر دینا۔ جب آپ نے سجدہ کیا اور وہ تمام لوگ سجدے میں گر پڑے، تو آپ نے بارگاہِ الٰہ العالمین میں التجا کی: اے میرے اللہ! ان لوگوں کو حکمتِ عملی سے تیری بارگاہ میں لانا میرا کام تھا جو میں نے کیا اور انہیں راہِ ہدایت دکھانا اب تیرا کام ہے۔ یا اللہ! ان پر ہدایت کا راستہ کھول دے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سجدے سے سر کو اٹھایا تو ان لوگوں نے بھی اپنا سر اٹھایا اور زبان سے اعلان کیا کہ اے ابراہیم علیہ السلام ہم آپ کے رب پر ایمان لاتے اور سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ ()

قیامت میں سجدہ

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ۔ (سورۃ القلم۔ آیت: ۱۸)

ترجمہ: "جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (جس کے معنے اللہ رب العزت ہی بہتر جانتا ہے) اور سجدے کو بُلائے جائیں گے۔"

تفاسیر میں ہے کہ بُت پرست قوم اپنے معبودانِ باطلہ کے ساتھ جہنم میں پہنچ جائے گی، مگر خُدا پرست لوگ میدانِ حشر میں کھڑے رہیں گے، حکم ہوگا: ذَهَبَ كُلُّ اُمَّةٍ بِرَبِّهَا۔ ہر قوم اپنے خدا کے ساتھ جہنم میں پہنچ گئی۔ تم یہاں کس کے انتظار میں کھڑے ہو؟ عرض کریں گے، ہم جب تک اپنے مولیٰ کا دیدار نہ کرلیں، یہیں کھڑے رہیں گے۔ ارشاد ہوگا، تم اپنے رب کی پہچان رکھتے ہو؟ عرض کریں گے: ہم اپنے رب کو جانتے اور پہچانتے ہیں۔ اب جبریل امین علیہ السلام انتہائی حسن وجمال کے ساتھ سامنے آئیں گے، مگر یہ لوگ توجہ نہ کریں گے اس کے بعد اللہ جل شانہٗ کی خاص تجلّی نظر آئے گی۔ سب کے سب سجدے میں گر جائیں گے اور ساری عمر جس رب کی بارگاہ میں سجدے کئے، آج اُس کی حضوری کا شرف حاصل ہوگا، مگر یہ سجدہ صرف وہی لوگ کرسکیں گے، جو اللہ تعالیٰ کو خلوصِ دل سے دُنیا میں سجدہ کرتے رہے اور دوسرے لوگ جب سجدہ کرنا چاہیں گے، تو اُن کی پشت سخت ہوجائے گی، اور وہ سجدہ نہیں کرسکیں گے، بلکہ وہ جب سجدہ کرنا چاہیں گے خَرَّ عَلٰی قَفَاهُ تو بیٹھ کے بل گرجائیں گے، اور سجدہ کرنے والے جنّت میں داخل ہوجائیں گے۔

(رُوح البیان صـ۱۲۲ ج۱۰، تفسیر مظہری زیرِ آیت، تفسیر رُوح المعانی زیرِ آیت)

سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی

جب بندہ سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۝ اور تم ہی غالب آؤ گے۔

یعنی جب بندہ سجدے میں گر کر اللہ تعالیٰ کی بُلندی کا اعلان کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے میری بُلندی کا اعلان کرنے والے میں نے تیری عاجزی کی وجہ سے تیرا مرتبہ بُلند کردیا۔ (نزہۃ المجالس صـ۲۲۲ ج۱)

سجدہ پر ثواب

ابلیس جب جنّت کا خازن تھا چالیس ہزار برس عبادت کی، چالیس ہزار برس فرشتوں کا معلّم رہا تھا اور چالیس ہزار برس زمین میں جہاد کرتا رہا۔ جب شیطان نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی اور آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کی ساری عبادت اس کے مُنہ پر ماردی اور اس کے ایک سجدہ نہ کرنے پر ایک لاکھ بیس ہزار سال کی عبادت ضائع ہوگئی۔ جب اللہ تعالیٰ کا بندہ سجدہ کرلیتا ہے، تو ایک لاکھ بیس ہزار سال کے برابر ثواب دیا جاتا ہے (نزہۃ المجالس صـ۲۲۲ ج۱)

نمازیوں کی پیشانی

جب قیامت قائم ہوگی۔ لوگ قبروں سے اٹھیں گے اور مسلمان اپنی پیشانی سے مٹی جھاڑیں گے، مگر مٹی صاف نہ ہوگی۔ پھر فرشتے مسلمانوں کے ماتھے سے مٹی صاف کریں گے، مگر مٹی صاف نہ ہوگی، تو ایک منادی ندا کرے گا، یہ اُن کے محرابوں کی (جہاں انہوں نے نماز پڑھی) مٹی ہے۔ قبروں کی مٹی نہیں، اس مٹی کو رہنے دو، تاکہ جنّت میں شناخت ہو کہ یہ بندہ ہے۔ (نزہۃ المجالس صـ۲۲۲ ج۱)

نمازی پُل صراط پر

اور جب قیامت قائم ہوگی، ایک گروہ پُل صراط کے پاس بیٹھا رو رہا ہوگا، اُن سے کہا جائے گا کہ تم پُل صراط پر سے گزر جاؤ۔ جبریل امین علیہ السلام ان سے کہیں گے: یہ بتاؤ تم سمندر پر سے کیسے گزرتے تھے؟ تو وہ لوگ کہیں گے جہازوں پر۔ اس وقت وہ مسجدیں، جن میں وہ نمازیں پڑھتے تھے، لائی جائیں گی اور وہ ان مسجدوں پر سوار ہوکر پُل صراط پر سے گزر جائیں گے۔ (نزہۃ المجالس صـ۲۲۳ ج۱)

رحمتِ عالم، نورِ مجسّم، حضور نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا

Scanned with CamScanner

دُنیا کی مسجدیں قیامت کے دن بختی اُونٹ کی طرح ہوں گی، جن کے پَیر سفید ہوں گے، عنبر کی گردنیں، زعفران کے سر، مُشک کے اور مہاریں زبرجد کی ہوں گی اور مؤذن کھینچ کر لئے جاتے ہوں گے اور مسجد کے امام ہنکاتے جائیں گے اور نمازی ان کے پیچھے ہوں گے۔ جب یہ لوگ میدانِ محشر سے گزریں گے، لوگ پوچھیں گے کیا یہ انبیاء کرام ہیں یا کہ مقرب فرشتے؟ کہا جائے گا یہ لوگ اُمتِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ لوگ ہیں جو نمازوں کی حفاظت کرتے تھے۔ (نزہۃ المجالس ص ۱۲۳ ج ۱)

تابناک چہرے

قیامت کے دن جب نمازیوں کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا۔ پہلے گروہ کے چہرے سُورج کی طرح چمکتے ہوں گے۔ ان سے فرشتے پوچھیں گے تم کون لوگ ہو اور کیا عمل کرتے تھے، جس کی وجہ سے تمہیں یہ مرتبہ ملا' وہ فرشتوں سے کہیں گے ہم مسلمان ہیں اور نماز کی حفاظت کیا کرتے تھے۔ فرشتے پوچھیں گے نماز کی کیا حفاظت کرتے تھے؟ تو کہیں گے ہم اذان سُنتے ہی مسجدوں میں چلے جاتے تھے۔

دُوسرا گروہ آئے گا، جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ فرشتے پوچھیں گے، تم کون ہو اور کیا عمل کرتے تھے؟ تو یہ لوگ کہیں گے ہم اذان سے قبل وضو کر لیتے اور اذان ہوتے ہی مسجد میں چلے جاتے تھے۔

پھر تیسرا گروہ جن کے چہرے ستاروں کی طرح چمکتے ہوں گے گزریں گے۔ ان سے فرشتے دریافت کریں گے، بتاؤ تم کیا عمل کرتے تھے۔ یہ لوگ کہیں گے ہم اذان کے فوراً بعد وضو کرتے اور مسجد میں پہنچ جاتے اور ہمیشہ تکبیرِ اُولیٰ میں شامل ہوتے تھے۔ (نزہۃ المجالس ص ۲۲۵ ج ۱)

معلوم ہوا جو لوگ نماز کی حفاظت کرتے ہیں اور اچھی طرح سے رکوع و سجود اور دیگر ارکان بجا لائے گا، اللہ جل شانہٗ قیامت کے دن انہیں انتہائی حُسن و جمال عطا فرمائے گا۔ اور جنت میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ داخل فرمائے گا۔

؎ رحمت رب دی نازل ہووے خاص نمازی چہرے
روز قیامت چمکاں مارن کل نمازیاں چہرے
متھے تے پیریں روشنیاں، متھے نور ستارے
عزت قدر زیادہ ہووے مالک دے دربارے

؎ نیک مرداں را نعیم اندر نعیم — عشق بازاں را لقاء اندر لقاء

ترجمہ: "نیک لوگوں کے واسطے نعمت ہی نعمت ہے۔ عاشقوں کے واسطے دیدار ہی دیدار ہے۔"

- سجدہ قرب الٰہی کا ذریعہ ہے
- سجدہ شیطان سے دُوری کا سبب ہے
- سجدہ دیدارِ الٰہی کا ذریعہ ہے
- سجدہ فقط اللہ تعالیٰ کے لئے ہے
- سجدہ بندے کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کا اعتراف ہے۔
- سجدہ جنّ و انس کی نیکیوں سے زیادہ ثواب رکھتا ہے
- سجدہ قیامت میں سائے کا ذریعہ ہے
- سجدہ پُل صراط سے گزرنے کا ذریعہ ہے
- سجدہ قیامت میں سر کا تاج ہے
- سجدہ قیامت کی ہولناکیوں سے نجات کا ذریعہ ہے

Scanned with CamScanner

○ سجدہ قیامت میں چہرے کی نورانیت کا ذریعہ ہے
○ سجدہ گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے
○ سجدہ ہزاروں غم سے آدمی کو نجات دینے کا ذریعہ ہے
○ سجدہ کرنے والا قیامت میں بھی سجدہ کرے گا
○ سجدہ کرنے والا بارگاہ ربّ العالمین میں سُرخرو ہوگا
○ سجدہ کرنے والا قیامت کی گرمی سے محفوظ رہے گا
○ سجدہ کرنے والا شفاعت کا حقدار ہوگا
○ سجدہ کرنے والا بغیر حساب کے جنّت میں داخل ہوگا۔

ے جنّت میں مکان اپنا بناتے ہیں نمازی
مسجد میں بڑے شوق سے جاتے ہیں نمازی

ے معبود بھی خوش ہوتا ہے محبوب بھی راضی
سجدے کے لئے سر جو جھکاتے ہیں نمازی

ے ظہر و فجر و عصر کو، مغرب و عشاء کو
اللہ کے دربار میں جاتے ہیں نمازی

ے سجدہ کا نشاں چاند سا روشن ہے جبیں پر
حُوران بہشتی کو لُبھاتے ہیں نمازی

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل نہایت عجز و انکساری کے ساتھ نماز پڑھنے اور رکوع و سجود کرنے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین یا الٰہ العالمین!

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

◎

التحیات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَيَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُ عَنِ السَّيِّاٰتِ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ○ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ○ (سورۃ المؤمنون۔ آیت ۹)

ترجمہ: "اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔"

حضراتِ گرامی! نماز کا چھٹا رُکن قعدہ اخیرہ ہے۔ تکبیر تحریمہ سے لے کر سجدہ کی ادائیگی تک تمام اعمال میں انسان نماز کے ذریعے اپنا رُوحانی سفر طے کرتا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور نعمتوں کے دروازے کُھلتے ہیں، اور جب نمازی دُنیا سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچا۔ اب تشہد میں دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ کر قعدے کی حالت میں بیٹھ گیا۔ قعدے میں بیٹھنے کا سُنّت طریقہ یہ ہے کہ بایاں پاؤں زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھے اور دایاں پاؤں کھڑا کرکے اُنگلیوں کو قبلہ کی طرف متوجّہ کرے۔ اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو زانو پر رکھے۔ دائیں پاؤں کو بائیں پر فضیلت ہے، اس لئے دایاں کھڑا کیا گیا اور بایاں بچھایا گیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت ادب و احترام سے بیٹھ کر تشہد پڑھے اور

یاد رکھیں دُنیا آخرت کا نمونہ ہے۔ اگر اس جہان میں اللہ تعالیٰ کو دائیں پاؤں پر بوجھ ڈالنا پسند نہیں، تو آخرت میں سچوں کو جھوٹوں سے ملانا پسند نہیں ہے۔

قعدے کا طریقہ

حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَعَدَ وَتَشَهَّدَ فَرَشَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى عَلَى الْاَرْضِ وَجَلَسَ عَلَيْهَا۔

(طحاوی شریف ص۱۷۱ ج۱، آثار السنن ص۱۲۳)

ترجمہ: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، جب آپ بیٹھے اور تشہد میں التحیات پڑھا، تو آپ نے بایاں پاؤں زمین پر بچھایا اور اس پر بیٹھے۔"

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نماز کی سُنّت میں سے یہ ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کیا جائے اور اس کی انگلیاں قبلہ رُخ کی جائیں اور بائیں پر بیٹھا جائے۔ (نسائی شریف ج ۱، ص۱۷۳)

معلوم ہوا دایاں پاؤں کھڑا کرنا اس کی انگلیوں کا رُخ قبلے کی طرف کرنا اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا سُنّت ہے اور یہ بھی روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو رانوں پر رکھا۔ (ترمذی شریف ص۳۹)

ان احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرکے بایاں بچھا کر اس پر بیٹھے اور ہاتھوں کو رانوں پر رکھے، پھر تشہد پڑھے۔

التحیات کا مفہوم

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اے اللہ! میری بدنی، قولی اور فعلی سب عبادتیں تیرے ہی لئے ہیں۔ اور جب نمازی سچے دل سے سب کچھ اللہ تعالیٰ کے

سپرد کرتا ہے، تو اب بندے کو احساس دلایا جاتا ہے اور قعدۂ اخیرہ میں اس طرف متوجہ کیا جاتا ہے کہ اے بندے! میں نے جو کچھ تجھے عطا کیا ہے مصطفےٰ کریم علیہ السلام کے طفیل عطا کیا اور تمام نعمتیں اس محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے ملیں۔ اگر اس محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو زمین و زمان، مکین و مکان، چُنین وچُناں، بلکہ مخلوق میں سے کسی کو بھی پیدا نہ کرتا۔ غرضیکہ تجھے جو ملا مصطفےٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقے میں ملا۔ اب بندہ متوجہ ہوکر اس محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود وسلام پڑھتا ہے اور یوں عرض کرتا ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود — یادگاریٔ اُمت پہ لاکھوں سلام

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تصوّر

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب درود وسلام پیش کرو تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تصوّر یوں کیا کرو:

وَاحْضُرْ فِيْ قَلْبِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَخْصَهُ الْكَرِيْمَ وَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَلْيَصْدُقْ اَمَلُكَ فِيْ اَنَّهٗ يَبْلُغُهٗ وَيَرُدُّ عَلَيْكَ مَا هُوَ اَوْفٰى مِنْهُ۔ (احیاء العلوم ج۱۔ ص۱۶۹)

(تشہد میں سلام عرض کرتے ہوئے) "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ مبارک کو دل میں حاضر کرو اور کہو اے پیارے نبی! آپ پر سلامتی، اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں اور دل میں سچی آرزو کرو کہ یہ سلام ان کو پہنچے گا اور وہ اس کا جواب تمہارے سلام سے زیادہ کامل مرحمت فرمائیں گے۔"

Scanned with CamScanner

سلام کا جواب

اور علامہ ابن قیم نے لکھا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى أَرُدَّ إِلَيْهِ السَّلَامَ (جلاء الافہام ص۶۳)

"کوئی مسلمان ایسا نہیں، جو مجھ پر سلام بھیجے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ میری رُوح میری طرف واپس لوٹا دیتا ہے، اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں"

درود وسلام کا فائدہ

بنی اسرائیل میں ایک شخص جو کہ نہایت گنہگار اور مجرم تھا، اُس نے سو یا دو سو سال فسق و فجور میں گزار دیئے۔ جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اُسے گھسیٹ کر کوڑا کرکٹ میں ڈال دیا، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ پر وحی بھیجی، فرمایا: اے پیارے کلیم! ہمارا ایک بندہ فوت ہوگیا ہے اور بنی اسرائیل نے اسے گندگی میں پھینک دیا ہے۔ آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ وہ اُسے وہاں سے اٹھائیں اور تجہیز و تکفین کر کے آپ اُس کا جنازہ پڑھائیں اور لوگوں کو بھی جنازہ پڑھنے کی رغبت دلائیں۔ جب حضرت کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں پہنچے، تو اس میّت کو دیکھ کر پہچان لیا تعمیلِ حکم کے بعد عرض کی، یا اللہ! یہ مشہور ترین مجرم تھا، تو بجائے سزا کے یہ اس عنایت کا حقدار کیسے ہوا؟ حکم ہوا کہ بیشک یہ بہت بڑی سزا و عذاب کا مستحق تھا، لیکن اس نے ایک دن تورات کھولی اور اس میں میرے حبیب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ اقدس لکھا ہوا تھا، اس نے محبت سے اُسے بوسہ دیا اور درود پاک پڑھا، تو اُس نام پاک کی تعظیم کی وجہ سے میں نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے۔

(مقاصد السالکین ص۵، القول البدیع ص۱۱۸)

تعظیم جس نے کی ہے محمدؐ کے نام کی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
اللہ نے اُس پہ آتشِ دوزخ حرام کی (جل جلالہٗ)

سامعین کرام! آپ سب مل کر سرکارِ دو عالم، رُوحِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں ہدیۂ صلوٰۃ وسلام پیش کریں تاکہ آخرت میں ہماری مغفرت کا بھی سامان ہو جائے۔ اللہ کریم اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کا ذریعہ بنے ۔

یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْكَ　　یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْكَ
یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْكَ　　صَلَوٰۃُ اللّٰہ عَلَیْكَ
آقا چھوڑ کر دامن تمہارا　　اور لیں کس کا سہارا
کس کے در پہ ہو گزارا　　کون ہے آقا ہمارا
یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْكَ　　یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْكَ
یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْكَ　　صَلَوٰۃُ اللّٰہ عَلَیْكَ
بخت کا چمکے ستارا　　حاضری کا ہو، اشارا
دیکھ کر روضہ پیارا　　پھر کہے خادم تمہارا
یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْكَ　　یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْكَ
یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْكَ　　صَلَوٰۃُ اللّٰہ عَلَیْكَ
آپ ہی مشکل کشا ہیں،　　خلق کے حاجت روا ہیں
شافعِ روزِ جزا ہیں　　جو کہوں اُس سے وَرا ہیں
یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْكَ　　یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْكَ
یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْكَ　　صَلَوٰۃُ اللّٰہ عَلَیْكَ
حق سے جو رحمت عطا ہو　　اُس کے قاسم باصفا ہو
تم ہی محبوبِ خدا ہو　　نائبِ ربُّ العلیٰ ہو
یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْكَ　　یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْكَ
یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْكَ　　صَلَوٰۃُ اللّٰہ عَلَیْكَ

اور یہ بھی ابن قیم ہی کا قول ہے جو کہ طبرانی کے حوالہ سے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح نقل کیا ہے:

لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا يُلْقِيْ صَوْتَهٗ حَيْثُ كَانَ قُلْنَا وَبَعْدَ وَفَاتِكَ ؟ قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِيْ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَأْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ ۔ (جلاء الافہام ص ۶۳)

"جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے، وہ جہاں بھی ہو، اس کی آواز مجھے پہنچتی ہے، ہم نے عرض کیا: بعد از وصال بھی آپ اسی طرح سنیں گے؟ فرمایا ہاں! وصال کے بعد بھی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے اجسادِ مبارک کو کھا جائے۔"

دلائل الخیرات میں ہے:

قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ صَلٰوةَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْكَ مِمَّنْ غَابَ عَنْكَ وَمَنْ يَّاْتِيْ بَعْدَكَ مَا حَالُهُمَا عِنْدَكَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوةَ اَهْلِ مَحَبَّتِيْ وَاَعْرِفُهُمْ وَتُعْرَضُ عَلَيَّ صَلٰوةُ غَيْرِهِمْ عَرْضًا۔ (دلائل الخیرات ص ۱۹)

"رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا گیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! یہ فرمائیے جو لوگ آپ پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ لوگ جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آئیں گے، ایسے لوگوں کے بارے میں آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا: محبت والوں کا درود پاک میں خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود شریف میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔"

؎ الغرض ان کے ہر مُو پہ لاکھوں درود — ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

درود پاک کی برکت

کسی شخص نے کسی دوست سے تین ہزار روپے لئے اور واپسی کی تاریخ مقرر ہوگئی، مگر ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔ اس شخص کا کاروبار معطل ہوگیا اور وہ بالکل کنگال ہو کر رہ گیا۔ قرض خواہ نے تاریخ مقررہ پر پہنچ کر قرضہ کی واپسی کا مطالبہ کر دیا۔ اس مقروض نے معذرت کر دی کہ بھائی! میں مجبور ہوں، میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ قرض خواہ نے قاضی کے ہاں دعویٰ دائر کر دیا۔ قاضی صاحب نے مقروض کو طلب کیا اور سماعت کے بعد اس مقروض کو ایک ماہ کی مہلت دی اور فرمایا کہ اس قرضہ کی واپسی کا انتظام کرو۔ مقروض عدالت سے باہر آیا اور سوچنے لگا کہ کیا کروں؟ ممکن ہے، اس نے کہیں سے یہ پڑھا یا سنا ہو کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے "جس بندے پر کوئی مصیبت یا پریشانی آجائے تو وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے، کیونکہ درود پاک مصیبتوں اور پریشانیوں کو دور کرتا ہے اور رزق بڑھاتا ہے۔ الحاصل اس نے عاجزی اور زاری کے ساتھ مسجد کے ایک گوشے میں بیٹھ کر درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ جب ستائیس (۲۷) دن گزر گئے تو اسے رات کو ایک خواب دکھائی دیا کوئی کہنے والا کہتا ہے: اے بندۂ خدا تو پریشان نہ ہو، اللہ تعالیٰ کارساز ہے، تیرا قرض ادا ہو جائے گا تو علی بن عیسیٰ وزیر سلطنت کے پاس جا اور جا کر اسے کہہ دے کہ قرضہ ادا کرنے کے لئے مجھے تین ہزار دینار دے دے۔ جب وہ بیدار ہوا تو بڑا خوش تھا، پریشانی ختم ہو چکی تھی، لیکن یہ خیال آیا کہ وزیر مملکت کوئی دلیل یا نشانی طلب کریں تو میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ دوسری رات ہوئی جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اٹھی اور آقائے دو جہاں، رحمتِ عالمیان، شفیعِ اعظم، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی علی بن عیسیٰ وزیر کے

پاس جانے کا ارشاد فرمایا۔ جب آنکھ کھُلی تو خوشی کی انتہا نہ رہی، لیکن دلیل دریافت کرنا یاد نہ رہا۔ تیسری رات پھر اُمّت کے والی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم تشریف لاتے ہیں اور پھر حکم فرماتے ہیں کہ وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اسے یہ حکم سُنادو۔ عرض کیا، یا رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیک وسلّم (فداک ابی وامی) میں کوئی دلیل پیش کرنا چاہتا ہوں جو کہ اس ارشاد کی صداقت کی دلیل ہو۔ یہ سُن کر حضور سرورِ عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے میری عرض پر تحسین فرمائی اور ارشاد فرمایا؛ اگر وزیر تجھ سے کوئی نشانی یا علامت دریافت کرے تو اُسے کہہ دینا کہ اس کی سچائی کی علامت یہ ہے کہ آپ نمازِ فجر کے بعد کسی سے کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار بار روزانہ درود پاک کا تحفہ دربارِ رسالت میں پیش کرتے ہو جیسے اللہ تعالیٰ اُس کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور کراماً کاتبین کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ یہ فرما کر حضور سیّدِ عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لے گئے۔ بیدار ہوا، نمازِ فجر کے بعد مسجد سے باہر قدم رکھا اور آج مہلت کا مہینہ پُورا ہو چکا تھا۔ میں وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر جا پہنچا اور وزیر صاحب سے سارا قصّہ کہہ سُنایا۔ جب وزیر صاحب نے دلیل طلب کی تو اُس نے حضور سرورِ انبیاء محبوبِ کبریا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشاد مبارک سُنایا، تو وزیر صاحب خوشی اور مسرت سے چمک اٹھے اور فرمایا؛ مَرْحَبًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ حَقًّا اور پھر وزیر صاحب اندر گئے اور نو ہزار دینار لے کر آگئے۔ اُن میں سے تین ہزار گن کر اُس کی جھولی میں ڈال دیئے اور فرمایا، یہ تین ہزار تیرے قرض کی ادائیگی کے لئے، اور پھر تین ہزار دینار اور دیئے کہ یہ بال بچوں کا خرچ ہے اور پھر تین ہزار اور دیئے اور فرمایا یہ تیرے کاروبار کے لئے۔ اور ساتھ ہی الوداع کرتے وقت قسم دے کر کہا: اے بھائی! تو میرا دینی اور ایمانی بھائی ہے۔ خدارا! یہ تعلق اور محبت نہ توڑنا اور جب بھی آپ کو کوئی

کام یا حاجت درپیش ہو تو بلا روک ٹوک میرے پاس آجانا، میں آپ کا کام دل و جان سے کیا کروں گا اور وہ یہ رقم لے کر سیدھا قاضی صاحب کی عدالت میں جا پہنچا اور دیکھا کہ قرض خواہ مبہوت و حیران کھڑا ہے۔ اُس نے تین ہزار دینار گن کر قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیئے۔ اب قاضی صاحب نے سوال کر دیا کہ بتا تُو اتنی دولت کہاں سے لے آیا ہے؟ حالانکہ تو مفلس اور کنگال تھا۔ اس نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ قاضی صاحب یہ سُن کر خاموشی سے گھر گئے اور گھر سے تین ہزار دینار لے کر آگئے اور فرمایا ساری برکتیں وزیر صاحب ہی کیوں لُوٹ لیں میں بھی اُسی سرکار کا غلام ہوں۔ جب قرض خواہ نے یہ ماجرا دیکھا تو وہ بولا ساری رحمتیں تم لوگ ہی کیوں سمیٹ لو، میں بھی اس کا حقدار ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے تحریر کر دیا کہ میں نے اس کا قرض اللہ جلّ شانہٗ و رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے معاف کر دیا۔ پھر مقروض نے قاضی صاحب سے کہا، آپ کا شکریہ! لیجئے اپنی رقم سنبھال لیجئے میرا قرض تو معاف ہو چکا۔ قاضی صاحب نے فرمایا؛ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسُولِ محترم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی محبت میں جو دینار لایا ہوں وہ واپس لینے کو ہرگز تیار نہیں، یہ آپ کے ہیں اسے لے جائیں۔

اس طرح وہ بارہ ہزار دینار لے کر گھر آگیا اور قرضہ بھی معاف ہو گیا۔ یہ ساری برکت درود پاک کی ہے۔ (جذب القلوب صـ۲۶۳)

ے کنز ہر بیکس و بے نوا پر درود — حرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام
ے خلق کے داد رس، سب کے فریاد رس — کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

درود و سلام میں فرق

حضراتِ محترم! درود و سلام میں فرق ہے، اس لئے درود و سلام دونوں پڑھنے چاہئیں
بعض لوگ درود و سلام کو ایک ہی کہتے ہیں اور سلام انشاء ہے جس میں اپنی

طرف سے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں دعائیہ کلمات کا ہدیہ پیش کیا جاتا ہے اور معنیٰ سلامتی والا لیا جائے گا:

ذُو السَّلَامَةِ مِنْ كُلِّ آفَةٍ وَنَقِيصَةٍ ذَاتًا وَصِفَةً وَفِعْلًا - (روح المعانی ج ۱۲، ص ۷۹)

"سلامتی والا ہر مصیبت سے اور کمی سے اپنی ذات، صفت اور فعل میں"

وَقِيلَ اللّٰهُمَّ سَلِّمْهُ مِنَ النَّقَائِصِ وَالْآفَاتِ - (روح المعانی ج ۱۲ - ص ۷۹)

"اور کہا گیا ہے: اے ہمارے پروردگار! انہیں محفوظ رکھ نقصانات اور مصیبتوں سے"

اور حدیث شریف میں ہے: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا

مَنْ سَلَّمَ عَلَيَّ عَشْرًا كَأَنَّمَا أَعْتَقَ رَقَبَةً (سعادۃ الدارین ص ۹)

"جس نے مجھ پر دس بار سلام پڑھا، گویا اس نے غلام آزاد کیا"

درود و سلام کی تاکید

حضرت ابراہیم نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے زیارت مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شرف حاصل ہوا - چہرہ مبارک پر انقباض کی علامات مترشح تھیں - میں نے ہاتھ بڑھا کر آپ کے دست اقدس کا بوسہ لیا اور عرض کیا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ) أَنَا مِنْ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ وَمِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَأَنَا غَرِيبٌ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِذَا صَلَّيْتَ لِمَ لَا تُسَلِّمُ عَلَيَّ -

(القول البدیع ص ۲۵۳، سعادۃ الدارین ص ۱۲۸)

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم، میں اصحاب حدیث میں سے ہوں اور

میں اہل سنت میں سے ہوں اور میں پردیسی ہوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا: جب تو مجھ پر درود پڑھتا ہے، سلام کیوں نہیں بھیجتا؟

سلام کا پہنچنا

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ (روح البیان ج ۷، ص ۲۲۱)

ترجمہ: "کوئی مسلمان ایسا نہیں، جو مجھ پر سلام بھیجے، مگر یہ کہ پہنچاتا ہے اللہ تعالیٰ مجھ پر اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں-"

أَلَا أَيُّهَا الْإِخْوَانُ صَلُّوا وَسَلِّمُوا
عَلَى الْمُصْطَفٰى فِي كُلِّ وَقْتٍ وَسَاعَةٍ
فَإِنَّ صَلٰوةَ الْهَاشِمِيِّ مُحَمَّدٍ
تُنَجِّي مِنَ الْأَهْوَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (روح البیان ج ۷، ص ۳۳۵)

"اے بھائیو! درود و سلام بھیجو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہر وقت اور ہر گھڑی، بیشک درود ہاشمی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نجات دے گا قیامت کی پریشانی سے-"

؎ دور و نزدیک سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

؎ تنم فرسودہ جاں پارہ زہجراں یا رسول اللہ
دلم پژمردہ آوارہ زعصیاں یا رسول اللہ

؎ زکردہ خویش حیرانم، سیہ شد روز عصیانم
پشیمانم پشیمانم پشیماں یا رسول اللہ

حضرت علامہ شیخ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تفسیر روح البیان میں ان القاب کے ساتھ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجا ہے اور ان چالیس القاب کے ساتھ پکارنے کا فائدہ بھی نقل فرمایا ہے:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْلَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَجِيَّ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ زَيَّنَهُ اللّٰهُ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ شَرَّفَهُ اللّٰهُ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ عَظَّمَهُ اللّٰهُ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ كَرَّمَهُ اللّٰهُ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْاَوَّلِيْنَ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْاٰخِرِيْنَ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْمُرْسَلِيْنَ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْاُمَّةِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَظِيْمَ الْهِمَّةِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَامِلَ لِوَاءِ الْحَمْدِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَاقِيَ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَكْثَرَ النَّاسِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ وُلْدِ اٰدَمَ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَكْرَمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا دَاعِيَ لِلّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ التَّوْبَةِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُقَفِّيْ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَاقِبُ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَاشِرُ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُخْتَارُ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَاحِيْ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَحْمَدُ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَحَمَلَةِ عَرْشِهٖ وَجَمِيْعِ خَلْقِهٖ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ (تفسیر روح البیان ج ۷، ص ۲۳۶)

۵ اے مدینے کے تاجدار سلام   اے غریبوں کے غمگسار سلام

ایں صلوات را صلوات فتح گویند چہل کلمہ است صلوات مبارک است و نزد علماء معروف و مشہور و بہر مرادے کہ بخواند حاصل کرد ہر کہ چہل بامداد بعد از ادائے فرض بگوید کار فرو بستہ اُو بکشاید و بر دشمن ظفر یابد و اگر در حبس بود حق سبحانہ و تعالیٰ اُو را رہائی بخشند و خواص اُو بسیار است۔ (تفسیر روح البیان ج ۷ ص ۲۳۶)

ترجمہ: "اور اس صلوات کو صلوات فتح کہتے ہیں، چالیس کلمے ہیں اور یہ صلوات مبارک ہے اور علماء کے نزدیک معروف و مشہور ہے اور جس مراد کے لئے پڑھے، وہ مراد حاصل ہوگئی اور یہ چالیس کلمات نماز فجر کے فرض ادا کرنے کے بعد صبح کے وقت کہے، اس کا کام کھل جائے گا اور دشمن پر کامیابی حاصل کرے گا اور اگر قید میں ہے تو اللہ تعالیٰ رہائی بخشے گا، اور اس کے بے شمار خواص ہیں۔"

امیر سید علی ہمدانی کا قول

عارف ہمدانی امیر سید علی ہمدانی قدس سرہ العزیز بعضے از یں صلوات در آخر اوراد فتحیہ ایراد فرمودہ اند و شرط خواندن ایں صلوات آنست کہ آنحضرت پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را حاضر بیند و مشافہ بایشاں خطاب کند۔ (روح البیان، ج ۷، ص ۲۳۶)

ترجمہ: "حضرت عارف ہمدانی، امیر سید علی ہمدانی قدس سرہ العزیز نے بعضے کلمات اس صلوات کے اوراد فتحیہ کے آخر میں نقل فرماتے ہیں، اور ان صلوات کے پڑھنے کی شرط یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حاضر جانے اور بالمشافہ یہ خطاب (آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں) پیش کرے۔"

یَا نَبِیَّ اللّٰہِ سَلَامٌ عَلَیْکَ ‏ ‏ اِنَّمَا الْفَوْزُ وَالْفَلَاحُ لَدَیْکَ
سلام آمدم جوابم دہ ‏ ‏ مرہم بر دل خرابم دہ
پس بود جاہ و احترام مرا ‏ ‏ بِکَ عَلَیْکَ از تو صد سلام مرا
زاریِ من شنو، تکلم کن ‏ ‏ گریہ من نگر تبسم کن

(روح البیان، ج ۷، ص ۲۳۶)

حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ؎

زرحمت کن نظر بر حال زارم یا رسول اللہ ‏ ‏ غریبم بے نوائم خاکسارم یا رسول اللہ
زداغ ہجر تو کے دل فگارم یا رسول اللہ ‏ ‏ بہار صد چمن در سینہ دارم یا رسول اللہ
توئی تسکین دل آرام جاں صبر و قرار من ‏ ‏ رُخ پُر نور بنمائے بیقرارم یا رسول اللہ
توئی مولائے من آقائے من جامی جان من ‏ ‏ توئی دانی کہ جز تو کس ندارم یا رسول اللہ

دم آخر نمائی جلوۂ دیدار جامی
زلطف تو ہمیں اُمید دارم یا رسول اللہ

شیخ محقق کا قول

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کے ساتھ خطاب فرمایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُمت کو اسی طرح تعلیم عطا فرمائی۔ پھر آپ ارشاد فرماتے ہیں:

"ایں خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است در ذرائر موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذات مصلیاں موجود و حاضر است پس مصلی باید کہ ازیں معنیٰ آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نبود تا با نوار قرب و اسرار معرفت متنور و فائض گردد۔ (اشعۃ اللمعات، ج ۱، ص ۴۰۱)

"یہ خطاب حقیقتِ محمدیہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) موجودات کے ذرّے ذرّے میں اور ممکنات کے ہر فرد میں سرایت کئے ہوئے ہے پس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نمازیوں میں حاضر و موجود ہیں، پھر نمازی کو چاہیئے کہ اس حقیقت سے آگاہ ہو اور آپ کی تشریف آوری سے غافل نہ ہو تاکہ قرب کے انوار اور معرفت کے بھیدوں سے روشن کامیاب ہو جائے۔" (صلی اللہ علیہ وسلم)

؎ توئی سلطانِ عالم یا محمد — زِ روئے لطف سوئے من نظر کن
مشرف گرچہ شد جامی زلطفش — خدایا ایں کرم بارِ دگر کن

معلوم ہوا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم درود و سلام سُنتے ہیں اور اگر مدد کے لئے پکارا جائے، تو مدد بھی فرماتے ہیں ؎

غم ہو گئے بے شمار آقا — بندہ تیرے نثار آقا
بگڑا جاتا ہے کھیل میرا — آقا آقا سنوار آقا
منجدھار پہ آ کے ناؤ ٹوٹی — دے ہاتھ کہ ہوں میں پار آقا

فریاد رسی

حضرت شیخ محمد بن موسیٰ ابن نعمان فرماتے ہیں:

۶۳۷ھ میں ہم حج سے واپس آ رہے تھے۔ قافلہ رواں دواں تھا کہ مجھے راستے میں حاجت پیش آئی اور میں اپنی سواری سے اترا اور مجھ پر نیند غالب ہو گئی اور میں سو گیا اور بیدار اس وقت ہوا کہ میں ایک غیر آباد جنگل میں ہوں۔ میں بڑا خوف زدہ ہوا اور ایک طرف کو چل دیا، لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ کس طرف جانا ہے اور ادھر رات کی تاریکی چھا گئی۔ مجھ پر اور زیادہ خوف و وحشت طاری ہوئی۔ پھر مصیبت پر مصیبت یہ کہ مجھے پیاس کی شدت تھی اور پانی کا دُور دُور تک کہیں نام و نشان نہ تھا

گویا میں ہلاکت کے کنارے پہنچ گیا اور موت کو دیکھ رہا تھا۔ زندگی سے نا اُمید ہو کر رات کی تاریکی میں یوں پکارا:

يَا مُحَمَّدَاهُ! يَا مُحَمَّدَاهُ أَنَا مُسْتَغِيثٌ بِكَ۔

"یا رسول اللہ! یا حبیب اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ سے فریاد کرتا ہوں میری فریاد رسی کیجئے"۔

میں نے ابھی یہ کلام پورا ابھی نہ کیا تھا کہ آواز سُنی: ادھر آؤ میں نے دیکھا ایک بزرگ شخصیت انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ بس اُن کا میرے ہاتھ کو تھامنا تھا کہ نہ تو کوئی تھکاوٹ رہی، نہ پریشانی اور نہ پیاس۔ مجھے ان سے اُنس سا ہو گیا، پھر وہ لے کر چلے۔ چند قدم چلے تھے کہ سامنے وہی حاجیوں کا قافلہ جا رہا تھا اور امیرِ قافلہ نے آگ روشن کی ہوئی تھی اور وہ قافلہ والوں کو آواز دے رہا تھا۔ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ میری سواری میرے سامنے کھڑی ہے۔ میں انتہائی خوش ہوا اور وہ بزرگ شخصیت واپس ہونے پر فرمانے لگے: جو ہمیں طلب کرے اور ہم سے فریاد کرے، ہم اُسے نامراد نہیں چھوڑتے۔ اُس وقت مجھے پتہ چلا کہ یہی ہیں حبیبِ کبریا، اشرفِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، جو اُمت کے والی اور غمخوار ہیں۔ اور جب سرکارِ دو عالم رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لے جا رہے تھے، میں دیکھ رہا تھا کہ رات کی تاریکی میں دستِ انور چمک رہے تھے۔ پھر مجھے یہ خیال آتے ہی سخت پشیمانی ہوئی کہ ہائے قسمت کہ میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دست بوسی کیوں نہ کی۔ ہائے میں کیوں نہ آپ کے قدموں سے لپٹ گیا۔ (نزہۃ الناظرین ص۳۲)

؎ فریادِ اُمتی جو کرے حالِ زار پہ — ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو
نگاہِ لطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں — لئے ہوئے یہ دلِ بے قرار ہم بھی ہیں
ہمارے دستِ تمنا کی لاج بھی رکھنا — تیرے فقیروں میں اے شہریار ہم بھی ہیں

Scanned with CamScanner

حاضر و ناظر

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرقاۃ میں فرماتے ہیں، وَقَالَ الْغَزَالِیُّ (رحمہ اللہ تعالیٰ) سَلِّمْ عَلَیْہِ اِذَا دَخَلْتَ فِی الْمَسْجِدِ فَاِنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَحْضُرُ فِی الْمَسْجِدِ۔ (مرقاۃ ج ۲ ص ۳۳۲)

ترجمہ" حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جب تم مسجدوں کو جاؤ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام عرض کرو، کیونکہ آپ علیہ السلام مسجد میں حاضر ہیں۔"

ایک اور جگہ یوں ارشاد فرمایا:

وَقَبْلَ قَوْلِکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَحْضِرْ شَخْصَہُ الْکَرِیْمَ فِیْ قَلْبِکَ وَلْیُصَدِّقْ۔ (مرقاۃ ج ۲ ص ۳۳۲)

"اور بعض نے کہا، جب تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ کہے، تو اپنے دل میں حضور علیہ السلام کی ذات کو حاضر کر اور اس کی تصدیق کر۔"

؎ در راہِ عشق مرحلۂ قرب و بُعد نیست
مے بینمت عیاں و دعاے فرستمت (اشعۃ اللمعات)

(عشق کی راہ میں دُور و قریب کی منزل نہیں ہے، میں تم کو دیکھتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں)

برادرانِ اسلام! میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سلام بھیجنے کی بات کر رہا تھا۔ تو عرض یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود و سلام جس قدر زیادہ ہو سکے بھیجیں اور نماز میں جب اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ پڑھیں، تو دل میں مدنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تصور لا کر آپ کی بارگاہ میں ہدیۂ سلام پیش کریں۔

؎ سلام اے آمنہ کے لال اے محبوبِ سبحانی — سلام اے فخرِ موجودات فخرِ نوعِ انسانی
سلام اے ظلِّ رحمانی، سلام اے نورِ یزدانی — ترا نقشِ قدم ہے زندگی کی لوحِ پیشانی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی — سلام اُس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی

اور اے نمازی! جب تو تمام کے تمام فرائض کو ادا کرے، مگر حضور نبی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام نہ پڑھے تو ہرگز ہرگز تیری نماز نہ ہوگی۔

قرآنِ کریم ذکرِ خدا بھی ہے اور ذکرِ مصطفیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) بھی۔
نماز میں ذکرِ خدا بھی ہے اور ذکرِ مصطفیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) بھی۔
جہاں ذکرِ خدا ہوتا ہے، وہاں ذکرِ مصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء) ہوتا ہے۔
اس لئے نماز میں تکبیرِ اُولیٰ خُدا کی، ثنا - خدا کی۔
نماز خُدا کی، قیام خدا کا،
رکوع خدا کا، سجدہ خدا کا،
اور التحیات میں سلام مصطفیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا۔
آؤ ذکرِ خدا (جلّ شانہٗ) بھی کریں اور ذکرِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی کریں۔

؎ نبی کے نام کی لذّت پہ ہو درود و سلام
زباں کو لطفِ شرابِ طہور ملتا ہے

؎ کتنی تسکین ہے وابستہ تیرے نام کے ساتھ
نیند کانٹوں پہ بھی آجاتی ہے آرام کے ساتھ

؎ خیمہ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے (اقبالؒ)
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

؎ در دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰ است — آبروئے ما ز نامِ مصطفیٰ است (اقبالؒ)

؎ مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٍ (امام بوصیری علیہ الرحمہ)

؎ سلام اے سرورِ ذی شاں اے سراجِ بزمِ ایمانی — زہے یہ عزت افزائی زہے تشریف ارزانی
تیرے آنے سے رونق آگئی گلزارِ ہستی میں — شریکِ حالِ قسمت ہوگیا پھر فضلِ ربانی

Scanned with CamScanner

قرض سے نجات

بغداد میں ایک تاجر رہتا تھا جو کہ بہت مالدار صاحبِ ثروت تھا، اس کا کاروبار اتنا وسیع تھا کہ سمندروں اور خشکی میں اس کے قافلے رَواں دواں رہتے تھے، لیکن اتفاق سے گردش کے دن آگئے، کاروبار ختم ہوگیا اور قرضہ سر پر چڑھ گیا۔ ایک قرض لینے والا آیا، اُس نے کہا: ہم نے تجھ سے وفا کا معاملہ کیا تھا، مگر تجھ میں وفا نہیں پائی۔ مقروض نے کہا خُدا کے لئے مجھے رُسوا نہ کر، میرے ذمّے اور اور لوگوں کے بھی قرض ہیں، آپ کی سختی کے باعث وہ بھی بھڑک اٹھیں گے، حالانکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ قرض خواہ نے کہا، میں تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ اور وہ اُسے عدالت میں قاضی صاحب کے ہاں لے گیا۔ قاضی صاحب نے اس سے پوچھا: تو نے اس سے قرض لیا ہوا ہے؟ مقروض نے کہا ہاں لیا تھا، لیکن اس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں ادا کرسکوں۔ قاضی صاحب نے ضامن مانگا اور کہا ضامن دو، ورنہ جیل جاؤ۔ وہ ضامن لینے گیا، مگر کوئی شخص ضمانت دینے کے لئے تیار نہ ہوا۔ قرض خواہ نے اُس کے جیل جانے کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے منت سماجت کی، مگر اس کو رحم نہ آیا۔ آخر کار قرض خواہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر آج رات مجھے بچّوں میں گزارنے کی مہلت دی جائے، کل میں خود حاضر ہوجاؤں گا۔ پھر مجھے بیشک جیل بھجوا دینا، پھر میری قبر بھی وہیں ہوگی، مگر یہ اللہ تعالیٰ کوئی سبیل بنادے۔ یہ سُن کر قرض خواہ نے ایک رات کے لئے بھی ضامن مانگا۔ مقروض نے کہا اس رات کے لئے میرے ضامن مدینے کے تاجدار، غریبوں کے غمگسار، محبوبِ کردگار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں۔ قرض خواہ نے منظور کرلیا، اور وہ مقروض گھر گیا۔ تو بیحد پریشان دیکھ کر بیوی نے سبب پوچھا تو سارا ماجرا کہہ سنایا کہ آج کی رات آقائے دوجہاں صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو ضامن دے کر آیا ہوں۔

بیوی جو کہ نہایت ہی بیدار بخت عورت تھی۔ اُس نے تسلّی دی کہ غم نہ کرو فکر کی کوئی بات نہیں، جس کے ضامن رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ہوں، وہ کیوں پریشان ہو۔ یہ سُن کر اُس کی ڈھارس بندھ گئی۔ رات کو دُرود پاک پڑھنا شروع کردیا، اور وہ درود پاک پڑھتے پڑھتے سو گیا، تو اُمّت کے والی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لائے اور تسلّی دے کر فرمایا: میرے پیارے اُمّتی! کیوں پریشان ہو؟ فکر مت کرو۔ تم صبح صبح بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اور کہنا تمہیں اللہ تعالیٰ کے رسُول (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) نے سلام فرمایا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ میری طرف سے پانچ صد دینار قرضہ ادا کر دینا، کیونکہ قاضی صاحب نے اس کے بدلے مجھے جیل بھیجنے کا حکم صادر فرمایا ہے، میں اللہ تعالیٰ کے حبیبِ محترم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ضمانت پر آج باہر ہوں اور اُس کی نشانی یہ ہے کہ تم ہر رات محبوبِ کبریا، سرورِ انبیاء علیہ التحیۃ والثناء پر ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتے ہو، لیکن گزشتہ رات تمہیں غلطی لگ گئی اور آپ شک میں پڑ گئے کہ پورا ہزار مرتبہ پڑھا گیا ہے یا نہیں، حالانکہ وہ تعداد پوری تھی۔ یہ فرما کر اُمّت کے والی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لے گئے اور وہ مقروض جب بیدار ہوا تو بڑا ہی خوش تھا، صبح نماز پڑھ کر وہ وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا، تو وہ دروازے پر کھڑے تھے سواری تیار تھی، پہنچ کر کہا: السّلام علیکم! وزیر صاحب نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا، تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ کہا: آیا نہیں، بھیجا گیا ہوں۔ وزیر نے پوچھا کس نے بھیجا ہے؟ کہا: مجھے اللہ کے رسُول (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) نے بھیجا ہے۔ پوچھا کس لئے بھیجا ہے؟ کہا: اس لئے کہ آپ میرا قرضہ جو کہ پانچ صد دینار ہے ادا کردیں۔ جب وزیر نے نشانی طلب کی، تو حضور سیّد المرسلین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا فرمان سُنا دیا۔ وزیر صاحب سُنتے ہی اُسے مکان کے اندر لے گئے اور بہترین

Scanned with CamScanner

جگہ پر بٹھا کر عرض کیا: ایک دفعہ پھر میرے آقا و مولیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام سُنا دیجیے۔ وزیر کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا پیغام سنا دیا گیا۔ وزیر سُن کر باغ باغ ہو گیا اور آنے والے کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا کہ یہ حضور رحمتِ عالم اُمّت کے والی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت کر کے آیا ہے۔ نیز وزیر صاحب نے کہا، مَرْحَبًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پھر وزیر صاحب نے اُسے پانچ صد دینار دیئے کہ یہ آپ کے گھر والوں کے لیے۔ پھر پانچ سو دینار اور دیئے کہ یہ آپ کے بچّوں کے لئے۔ پھر پانچ سو دینار مزید دیئے کہ آپ خوشخبری لائے ہیں، اور پھر پانچ صد دینار اور دیئے کہ آپ نے سچا خواب سُنایا ہے۔ وہ مقروض یہ رقم لے کر خوشی خوشی گھر آیا اور ان میں سے پانچ سو دینار لے کر قرض خواہ کے گھر گیا اور کہا کہ میرے ساتھ قاضی صاحب کی عدالت میں چلو اور اپنا قرض وصول کر لو۔ جب قاضی صاحب کی عدالت میں پہنچے تو قاضی صاحب اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور مقروض کو سلام پیش کیا اور کہا کہ رات کو مدینے کے تاجدار احمدِ مختار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم خواب میں تشریف لائے اور مجھے حکم دیا کہ اس مقروض کا قرضہ ادا کر دو۔ یہ سُن کر قرض خواہ نے قرضہ معاف کر دیا اور پانچ سو دینار مزید بطور نذرانہ پیش کر دیا، کیونکہ مجھے بھی سرکارِ دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے یہی حکم دیا ہے۔ وہ شخص خوشی خوشی اپنے گھر واپس آ گیا، اب اس کے پاس چار ہزار دینار تھے۔ (سعادۃ الدّارین ص ۱۴۷)

ے یہ کس شہنشاہِ والا کا باڑا بٹتا ہے
کہ خسروؤں میں پڑی ہے پکار ہم بھی ہیں

ے حسن ہے جن کی سخاوت کی دُھوم عالم میں
اُسی کے تم بھی ہو، اِک ریزہ خوار ہم بھی ہیں

حضور نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی بارگاہ بیکس پناہ میں سلام بھیجنے کے بعد تشہد کو مکمل کریں اور دُرود پاک پڑھیں۔ نماز میں پہلے سلام اور پھر درود پڑھنے کا حکم ہے۔ معلوم ہوا کہ دُرود اور سلام میں فرق ہے اور دُرود پاک اور دُعائیں پڑھنے کے بعد سلام پھیریں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم دائیں طرف، اور بائیں طرف اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہتے ہوئے سلام پھیرا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی دیکھی جاتی۔ (آثار السنن ص ۱۲۵)

اور سلام پھیرنے کے بعد امام مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھے۔

عَنْ سُمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی صَلٰوۃً اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْہِہٖ (بخاری ص ۱۱۷ ج ۱)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نماز پڑھ لیتے، تو ہماری طرف چہرہ مبارک پھیرتے ے

التحیات پڑھے مسعودی جو مذہب وچہ آوے	آخر وچہ درود نبی تے خاصہ ورد کہاوے
ہور دُعا جو مصحف اندر بندیاں کارن آئی	پڑھے دُعا وچہ حدیثاں پاک نبی فرمائی
ہور سبابہ اشہد کلمے ہک بُلند لیاون	سنّت زاہد وچہ حدیثاں پاک نبی فرماون
نکلے جدوں امام سلاموں نیت قدم لیاوے	قدم ارادہ ہک دوجے ول دلدے اندر لیاوے
سچے کھتے ہر بندے دے ہوون ملک ربانے	فعلوں قولوں دفتر لکھدے جو دل نیت آوے

نماز کے بعد دُعا

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ دُعا پڑھتے: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ

یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ (ابوداؤد ج ۱، ص ۲۱۹)

علاوہ ازیں دیگر دعیات کا ذکر بھی پایا جاتا ہے، مثلاً،

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

نماز کے بعد دُعا مانگنا حدیث شریف سے ثابت ہے۔

دُعا عبادت ہے۔ (عن براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

دُعا مُخُّ العِبادت ہے۔ (عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

دُعا شرف العبادت ہے۔ (عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔
دُعا دین کا ستون ہے۔
دُعا زمینوں اور آسمانوں کا نور ہے
(عن سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

دُعا تقدیر الٰہی کو پلٹ دیتی ہے۔ (عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

دُعا بلا کو ٹالتی ہے۔ (عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

دُعا افضل عبادت ہے۔

دُعا نہ مانگنا غضبِ الٰہی ہے۔ (ابن ماجہ شریف)

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو — جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو
یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو — شادیٔ دیدارِ حُسنِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات — اُن کے پیارے مُنہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر — امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی گرمیٔ محشر میں جب بھڑکیں بدن — دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ ط

نمازِ وتر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَلَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لِلّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ خَلْقِ اللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ اَمَّا بَعْدُ ط فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ (سورۃ مؤمنون، آیت ۱-۲)

ترجمہ: "بیشک مُراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نمازوں میں عجز و نیاز کرتے ہیں۔"

حضراتِ محترم! اس سے قبل فرض نماز اور اس کے فضائل کا ذکر ہوا، اب واجب نماز یعنی نمازِ وتر کا ذکر کیا جاتا ہے اور یہ کہ وتر تین رکعتیں ہیں، جن کا احادیث مبارکہ میں ثبوت موجود ہے۔ چند احادیث پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ حق سچ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا (بخاری ج ۱ ص ۱۳۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کی نماز کو وتر پر ختم کیا کرو۔ (یعنی نماز تہجد کے اخیر پر نماز وتر

پڑھ کر رات کی نماز کو ختم کیا کرو)

ے بارہجھ تہجد وقت عشاء دے وتراں پڑھیا جاوے
خوف قضا تھیں وقت عشاء دے پڑھنا جائز آوے

ایک اور جگہ یوں ارشاد فرمایا:

بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ (مشکوٰۃ شریف ص۱۱۱)

ترجمہ: صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھنے میں جلدی کرو۔"

ایک اور حدیث میں ہے،

اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا۔ (مسلم شریف ج ۱ ص۲۵۷)

ان احادیث میں اِجْعَلُوْا - بَادِرُوْا - اَوْتِرُوْا امر کے صیغے ہیں، جو وجوب کے لئے ہوتا ہے، یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وتر پڑھنے کا حکم دیا اور وتروں کا ادا کرنا واجب ہے اور اگر وتر قضا ہو جائیں تو انہیں قضا کرنا ضروری ہے۔

ے وانگوں فرضاں کرے قضائی جے اس وقت سدھاوے
وتراں افضل درجہ بھائی پاک نبی فرماوے

اور یہ بھی خیال رہے کہ وتر کی تین رکعتیں ہیں۔

وتر کی تین رکعتیں

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے نماز وتر تین رکعتیں ادا فرمائی ہیں اور تین ہی رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا۔ حدیث شریف میں ہے؛

عَنْ عَلِیٍّ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ۔ کنز العمال ج ۸، ص۴۷)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ تین وتر پڑھتے تھے۔

ے واجب وتر حنیفہ مذہب ترن رکعتاں آون
ہک سلاموں تناں اندر سورت ختم لیاون

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَزِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَءُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ (کنز العمال ص۴۳ ج۸)

"حضرت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتروں میں پڑھتے تھے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی، قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ۔"

اس حدیث پاک سے صاف ظاہر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے تھے، اور تین سورتیں پڑھتے تھے، یعنی ہر رکعت میں ایک ایک سورت تلاوت فرماتے۔ حدیث پاک میں ہے:

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَءُ فِیْ وِتْرِہٖ ثَلَاثَ رَکْعَاتٍ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ (کنز العمال ج ۸، ص۴۶)

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے۔ قل ہو اللہ اور معوذتین (یعنی آخری دو قل) ان میں پڑھتے تھے۔"

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وتر کی تین رکعتیں ادا فرماتے تھے اور یہ روایت حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے اور ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

Scanned with CamScanner

کی نماز کو کون جان سکتا ہے ؟

شب بیداری

کسی مردِ صالح کا ذکر ہے کہ وہ ہمیشہ شب بیداری کیا کرتا تھا۔ اتفاق سے ایک رات سو گیا، اُسے سُنائی دیا کہ کوئی کہہ رہا ہے اُٹھ کر نماز پڑھ، کیا تجھے خبر نہیں کہ جنت کی کنجیاں شب بیداروں کے پاس ہیں اور وہ اس کے خزانچی ہیں۔ حضرت ابو سلیمان درانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں سو گیا، دیکھتا کیا ہوں کہ ایک لونڈی نے مجھے جگا کر کہا کہ تو بڑا سو رہا ہے، تجھے یہ خبر نہیں کہ پانچ سو برس سے تیرے لئے میری پرورش ہو رہی ہے اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا اگر رات نہ ہوتی، تو دُنیا میں زندگی بسر کرنا کبھی مجھے پسند نہ ہوتا۔

الترغیب و الترہیب میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے اور اگر کوئی رات کو دو رکعت اس طرح ادا کرے کہ رضائے الٰہی کے علاوہ اُسے کچھ مقصود نہ ہو تو وہ دو رکعتیں بہت بڑے اجر والی ہیں۔ (نزہۃ المجالس ج ۱، ص ۲۴)

عبادت کا حُسن

ایک مردِ صالح کی روایت ہے کہ وہ ہمیشہ شب بیداری کیا کرتا تھا۔ اتفاق سے ایک رات اپنے معمول کے خلاف سو گیا۔ خواب میں دیکھتا ہے کہ بہت سی حوریں اُس کے پاس محراب میں آتی ہیں اور ان میں ایک کالی کلوٹی اور قبیح منظر لونڈی بھی ہے، اُس نے اُن سے سوال دریافت کیا تو کہنے لگیں ہم تو تیری گزشتہ راتیں ہیں، جن میں تو نے عبادت کی ہے اور یہ کالی کلوٹی وہ رات ہے، جس میں تو سو گیا تھا۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ ہر سنگدل، پیٹو، بازاروں میں شور و غل کرنے والے، رات کو مُردار کی طرح پڑے رہنے

والے، دن کو گدھے کی طرح بن جانے والے دُنیا کے کاموں سے واقف اور آخرت کے کاموں سے ناواقف، لوگوں سے ناراض رہتا ہے۔

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کی والدہ نے اُن سے کہا، اے اللہ کے نبی! رات کو زیادہ نہ سویا کیجئے۔ رات کو زیادہ سونا، انسان کو قیامت میں محتاج بنا دیتا ہے اور حضور رحمتِ عالم، فخرِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کو نماز ضرور پڑھا کرو، چاہے دو ہی رکعتیں ہوں۔

(نزہۃ المجالس ج ۱، ص ۲۴)

راتیں زاری کر کر رونوں نیند اکھاں دی دھوندے
فجریں او گنہار کہاون سب توں نیویں ہوندے

وتر کی رکعتیں

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَکْعَاتٍ یَقْرَءُ فِیْھَا بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَکَانَ یَقْنُتُ قَبْلَ الرُّکُوْعِ۔ (دارقطنی ج ۱ ص ۱۷۵)

"حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ تین رکعت وتر ادا فرماتے تھے۔ ان میں (سے پہلی رکعت میں) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی (دوسری رکعت میں) قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ (اور تیسری رکعت میں) قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور دُعائے قنوت ہمیشہ رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔"

اِس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ نمازِ وتر تین رکعتیں ہیں:

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ تین وتر ادا فرمائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ رکوع سے پہلے

Scanned with CamScanner

دُعائے قنوت پڑھتے تھے۔"

ے تیجی رکعت، سُورت پچھے پڑھن قنوت پیارے
کناں تیکر ہتھ اُٹھاون پھر رکوع سدھارے

ے وچہ قنوت مخالف جیہتے ہو ر اعتراض لیاتے
وتراں وچہ ثبوت قنوتوں طلب سوال سُناتے

ے صحاح ستہ وچہ بیشک اسدا ذکر نہیں کوئی آیا
لیکن فعل رسول اللہ دا جیہیں حدیثوں آیا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِيْ رَكْعَةٍ رَكْعَةٍ (ترمذی شریف ص ۶۱ ج ۱)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسُولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وتروں میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رکعت رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔"

یعنی ایک سُورت، ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔ پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ، دوسری میں سُورۃ کافرون اور تیسری میں سُورۃ اخلاص پڑھا کرتے تھے

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَلَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ وَيَقُوْلُ يَعْنِيْ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا۔ (نسائی ج ۱ ص ۲۴۸)

"حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ، دوسری میں کافرون اور تیسری میں قل ہُو اللہ احدٌ پڑھتے تھے اور سلام نہیں پھیرتے تھے، مگر وتروں کی آخری رکعت کے بعد اور سلام کے بعد سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ تین بار فرماتے تھے۔"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام تین وتر ایک سلام کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔ اس حدیث شریف سے واضح ہوا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وتر کی تینوں رکعتوں کو ایک سلام کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔

دُعائے قنوت رکوع سے پہلے

عاصم اَحول علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قنوت کے متعلق پوچھا کہ نماز میں رکوع سے پہلے ہے یا رکوع کے بعد؟ قَالَ قَبْلَهٗ۔ فرمایا: دُعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۳)

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوائے وتروں کے کسی اور نماز میں دُعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے اور وتر میں دُعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

(آثار السُّنن ج ۲، ص ۱۷، طحاوی شریف ج ۱، ص ۱۴۹)

جنّت کی ساتھی

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک بار خدا تعالیٰ سے عرض کی کہ اے پروردگار! جنت میں جو میرا ساتھی ہو، مجھے دکھادیجئے۔ اُن سے خواب میں کہا گیا کہ ایک کالی کلوٹی

Scanned with CamScanner

عورت ہے جس کا نام سلامت ہے اور فلاں مقام پر بکریاں چراتی پھرتی ہے، جنت میں وہی تیری زوجہ ہوگی۔ آپ وہاں پہنچے اور اُسے جاکر سلام کیا۔ اس نے جواب دیا وعلیکم السلام اے ابراہیم! آپ نے پوچھا تجھے کس نے بتایا کہ میں ابراہیم ہوں؟ کہا، اُس نے جس نے آپ کو یہ بتایا کہ مَیں جنت میں آپ کی زوجہ ہونے والی ہوں۔ آپ نے اُسے کہا اچھا اے سلامت! مجھے کچھ نصیحت کر، اُس نے کہا، شب بیداری کیا کیجیے، کیونکہ وہ بندہ کو رب تک پہنچا دیتی ہے۔ اگر آپ اُس کی محبت کے مدعی ہیں، تو آپ پر سونا حرام ہے، اور بعض روایات میں ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ جو میری محبت کا دعویٰ کرے اور جب رات کو گھر آئے تو مجھ سے غافل ہو کر سو رہے، وہ جھوٹا ہے۔ اور یہ کہا کہ جب رات کی تاریکی ہو جاتی ہے تو خدائے جل وعلا جبرائیل علیہ السلام سے ارشاد فرماتا ہے کہ اے جبرائیل! ذرا حرکت دو۔ جب وہ حرکت دیتے ہیں، تو دلِ محبوب کے دروازے قائم ہو جاتے ہیں۔ (نزہتہ المجالس، ج ۲ ص ۲۳۶)

حضرت ابو بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شب بیداری کا شوق

فرماتے ہیں کہ میں ایک رات نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا، اُس وقت جو لوگ غفلت میں پڑے سوتے تھے، مجھے فوراً یاد آگئے۔ مجھے اسی وقت کشف ہوا کہ ان پر رحمت نازل ہو رہی ہے، جیسے کہ شب بیداروں پر اُس کا نزول ہو رہا ہے۔ اس بات پر مجھے تعجب ہو رہا تھا کہ غیب سے آواز آئی: اے بایزید! تو نے میرا عذاب یاد کیا اور نماز پڑھنے کھڑا ہوگیا اور ان لوگوں نے میری رحمت کی امید رکھی اور سو گئے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں جب مکتب میں پڑھتے تھے اور سورۃ مزمل پڑھنے کی نوبت پہنچی، تو انہوں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ یہ کون شخص

ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے شب بیداری اور تہجد کا حکم دیا ہے؟ باپ نے جواب دیا بیٹا! یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ انہوں نے باپ سے کہا تو پھر آپ ایسا کیوں نہیں کرتے جیسا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ خدا تعالیٰ نے اس کا شرف اُن ہی کو عطا فرمایا ہے۔ پھر جب انہوں نے پڑھا: وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ۔ تو پوچھا: اے ابا جان! یہ کون لوگ ہیں؟ باپ نے جواب دیا کہ یہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب پاک ہیں۔ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) بایزید نے کہا: اے ابا جان! جیسا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے کیا ہے، آپ کیوں نہیں کرتے؟ باپ نے کہا: بیٹا! اللہ تعالیٰ نے اُن کو شب بیداری اور تہجد گزاری کی قوت دی ہے۔ بایزید بولے، ابا جان! اس شخص میں تو کوئی بھلائی جمع نہیں ہو سکتی جو حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے اصحاب کی پیروی نہ کرتا ہو۔ اس پر اُن کے باپ، شب بیدار اور تہجد گزار بن گئے۔ انہوں نے کہا: اے ابا جان! مجھے تہجد کی نماز سکھا دیجیے۔ باپ نے کہا: تم ابھی بچے ہو۔ اس پر وہ بولے: جب خداوند کریم ساری مخلوق کو جمع کرے گا اور شب بیداروں اور تہجد گزاروں کو جنت میں جانے کا حکم دے گا، اُس وقت میں کہہ دوں گا کہ اے رب العالمین! میں نے تہجد کی نماز پڑھنا چاہی تھی، لیکن میرے باپ نے مجھے پڑھنے نہیں دی، اس پر انہوں نے جواب دیا کہ اچھا بیٹا پڑھا کرو۔ (نزہتہ المجالس، ج ۱، ص ۲۳۷)

؎ دلا غافل نہ ہو یکدم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے — باغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
؎ تیرا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر — ہووے گا ایک دن مردار جو کرموں نے کھانا ہے
؎ فرشتہ روز کرتا ہے منادی چار کونوں پر — محلاں اونچیاں والے تیرا گوریں ٹھکانا ہے

نمازِ وتر کی فضیلت

نماز وتر کی اہمیت و فضیلت کے بارے میں حدیث شریف میں ہے:

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّكُمْ بِصَلٰوةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ حُمُرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ۔ (مشکوٰۃ شریف ج ، ص۱۱۲)

"حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک نماز کے ساتھ تمہاری مدد کی ہے اور وہ نماز تمہارے لئے سُرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور وہ نماز وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو عشاء کی نماز اور طلوع فجر کے درمیان مقرر کیا ہے۔"

اس حدیث پاک سے نمازِ وتر کا وقت معلوم ہوا کہ عشاء کی فرض نماز کے بعد طلوع فجر تک ہے، اور حدیث پاک میں ہے کہ اگر کوئی آدمی سحری کے اٹھنے پر یقین رکھتا ہے، تو سحری کے وقت وتر پڑھے، ورنہ سونے سے قبل وتر پڑھ کر سوئے۔

دُعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں اپنے حبیبِ پاک، صاحبِ لولاک، محبوبِ کبریاء، سرورِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر نماز پڑھنے اور اُن کے فرمودات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

نماز باجماعت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ رَوَّحَ قُلُوْبَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَنَوَّرَ مُرُوْرَ الْعَارِفِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط اَمَّا بَعْدُ ط

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ط (سورۃ بقرہ، آیت ۴۳)

"اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔"

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نماز باجماعت کے ساتھ ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ عام حالت تو درکنار، میدانِ جہاد میں جہاں ہر وقت دشمن کے حملے کا خطرہ ہو۔ مجاہدین کو دو حصوں میں تقسیم کرکے نماز باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشادِ ربّ العالمین ہے:

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ۔ (سورہ نساء، آیت ۱۰۲)

Scanned with CamScanner

"اور اے محبوب! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) جب تم ان میں تشریف فرما ہو، پھر نماز میں ان کی امامت کرو، تو چاہیے کہ ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لئے رہیں۔ پھر جب وہ سجدہ کرلیں، تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی، وہ تمہارے مقتدی ہوں اور چاہیے کہ اپنی پناہ اور ہتھیار لئے رہیں۔"

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ میدانِ جنگ میں بھی جماعت معاف نہیں بلکہ دو گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ ان میں سے امام کے ساتھ رہے، امام انہیں نماز پڑھائے اور ایک گروہ دشمن کے مقابلہ میں قائم رہے۔ جب یہ لوگ نماز پڑھ لیں، دشمن کے مقابلے پر جائیں تاکہ دوسرا گروہ جماعت سے محروم نہ رہے اور ہر دو گروہ کو نصف نصف جماعت مل جائے اور امام کے فارغ ہونے پر باقی اپنی نماز پوری کریں۔ (تفصیل کتبِ فقہ میں موجود ہے)

معلوم ہوا کہ میدانِ جہاد میں بھی نماز اور نماز کی جماعت معاف نہیں اور جب میدانِ جہاد میں جماعت ضروری ہے تو عام حالت میں انتہائی ضروری ہے۔ حضور رحمۃ للعالمین، ختم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَذِ بِسَبْعٍ وَ عِشْرِیْنَ دَرَجَۃً۔ (مسلم شریف ص۲۵۱ ج۱ بخاری ص۸۹ ج۱)

"جماعت کے ساتھ نماز اکیلے کی نماز سے ۲۷ درجے افضل ہے۔"

؎ ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا، نہ کوئی بندہ نواز (اقبال)

نماز باجماعت کی حکمت یہ ہے کہ اسلام عبادت کی تعلیم کے ساتھ دُنیاوی، دینی، معاشی، اصلاحی نظام کے حالات بہتر بناتا ہے اور اصلاحِ معاشرہ کے

لئے پانچ باتوں کا ہونا ضروری ہے:

(۱) اعتقاد: اللہ اور اُس کے رسُول علیہ الصلوٰۃ والسلام، قرآن پاک، قیامت وغیرہ پر ایمان (۲) عمل میں اخلاص، یعنی ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے کیا جائے (۳) کمزوروں پر رحم کرنا (۴) سخاوت، (۵) مرکز سے وابستگی۔

مُسلمانوں کا مرکز مسجد ہے اور امام مسلمانوں کی جماعت کا صدر ہے اور مؤذن اس کا سیکرٹری ہے اور باقی نمازی ممبران کمیٹی — اسلام میں جماعت کا یہ نظام اس قدر کامیاب ہے کہ اس کے مقابلے میں آج تک کوئی نظام قائم نہ ہوسکا۔ نماز میں اعتقاد، اخلاص موجود ہے اور اگر کسی مسلمان کو تکلیف ہو تو مسجد میں حاضر ہو کر اپنے دُکھ کا اظہار کرسکے۔ اس طرح رحم اور سخاوت بھی ہے اور مسجد مسلمانوں کا بہترین مرکز بھی ہے۔ جہاں تمام اسلامی فیصلے کئے جاسکتے ہیں۔

شیطان کا رونا

حضرت سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذکر کیا کہ جب نماز نازل ہوئی، تو ابلیس لعین چیخ اُٹھا اور اس کی فوج جمع ہو گئی تو شیطان نے اُن کو نماز کی اطلاع دی، پھر سب نے پوچھا، کیا تدبیر کی جائے، تو شیطان نے کہا: ان کو نماز کے وقتوں سے غافل کرکے دُنیاوی کاموں میں مشغول رکھا جائے۔ اس لئے کہ اوّل وقت رحمتِ الٰہی نازل ہوتی ہے، تو ان شیطانوں نے کہا: ہم ایسا نہ کرسکیں گے۔ تو ابلیس نے کہا: جب کوئی نمازی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو تو تم میں سے چار، اُس کو گھیر کر کھڑے ہو جاؤ۔ ایک دائیں طرف کھڑا ہو اور نمازی سے کہے دائیں طرف دیکھ اور ایک بائیں طرف کھڑا ہو اور کہے بائیں طرف

دیکھ اور ایک اوپر کی طرف کھڑا ہوا ور کہے اوپر دیکھ اور ایک نیچے کی طرف کھڑا ہوا ور وہ کہے نیچے دیکھ اور جلدی کر، جلدی کر۔ اگر وہ تمہاری بات کی طرف توجہ نہ کرے گا، تو یہ نماز اُس کے لئے چار سو نمازوں کے برابر لکھی جائے گی۔ (نزہۃ المجالس ص۲۳۱)

جماعت کی تاکید

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ لِیُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنَ لَھَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ لَا یَشْھَدُوْنَ الصَّلٰوۃَ فَاُحَرِّقَ عَلَیْھِمْ بُیُوْتَھُمْ۔ (بخاری شریف، ج۱، ص۸۹)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، قسم ہے اُس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے۔ بیشک میں ارادہ کرتا ہوں کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دُوں۔ جب وہ اکٹھی ہو جائیں، تو نماز کا حکم دوں۔ پس اس کے لئے اذان دی جاتے۔ پھر ایسے لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے، تو اُن کے گھروں کو جلا دوں۔"

ایک اور روایت میں ہے کہ "اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو اُن کے گھروں کو جلانے کا حکم دے دیتا۔" (مشکوٰۃ ص۹۷)

نماز کا فائدہ

بنی اسرائیل میں ایک صالحہ عورت تھی جو نماز پابندی کے ساتھ ادا کیا کرتی تھی۔ اس عورت کا شوہر کافر

تھا، جو نماز پڑھنے سے منع کرتا تھا، مگر وہ پابندی سے نماز ادا کرتی رہی ایک دن شوہر نے اپنی بیوی کے پاس کچھ مال بطورِ امانت رکھ دیا اور پھر اُسے شوہر نے خود ہی چرا لیا اور وہ مال کی تھیلی دریا میں پھینک دی، تو اُس کو مچھلی نگل گئی۔ شکاری نے جال پھینکا اور وہ مچھلی پکڑ لی اور اتفاق سے وہ مچھلی اُس کے شوہر نے خریدی اور اپنی بیوی کو دی اور جب وہ نمازی عورت مچھلی بنانے بیٹھی، تو وہ مال کی تھیلی اس مچھلی کے پیٹ میں سے برآمد ہوئی اور اُسے اٹھا کر رکھ لیا اور اس کے خاوند نے جب اس سے مال طلب کیا، تو اُس نے اُسے لاکر دے دیا۔ اس بات پر خاوند کو تعجب اور پھر جب وہ روٹی پکانے لگی، تو اُس کے شوہر نے وہ مال تنور میں پھینک دیا، تو عورت کہنے لگی: یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ لَیْسَ عَلَی النَّارِ جَلَدٌ

ترجمہ: "اے واحد، اے یکتا! مجھے آگ پر قابو نہیں"

پس اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم سے آگ ٹھنڈی ہو گئی، مال صحیح سلامت نکل آیا اور اس نمازی عورت کو اللہ تعالیٰ نے آبرو نصیب فرمائی (نزہۃ المجالس ص۲۳، ج۱)

جماعت کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَۃٍ تَضْعَفُ عَلٰی صَلٰوتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ وَفِیْ سُوْقِہٖ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِکَ اَنَّہٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا الصَّلٰوۃُ لَمْ یَخْطُ خَطْوَۃً اِلَّا رُفِعَتْ لَہٗ بِھَا دَرَجَۃٌ وَّحُطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃٌ فَاِذَا صَلّٰی لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ

Scanned with CamScanner

عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ - (بخاری شریف ج ۱ ص ۹۰)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کی وہ نماز جو جماعت سے پڑھی گئی ہو، اس نماز سے جو گھر میں یا بازار میں پڑھی ہو، ۲۵ گنا دوگنی ہوتی ہے اور بات یہ ہے کہ جب آدمی وضو کرتا ہے اور اچھے طریقے سے وضو کرتا ہے، پھر مسجد کی طرف نماز کے ارادے سے چلتا ہے، کوئی اور ارادہ اس کے ساتھ شامل نہیں ہوتا، جو قدم اٹھاتا ہے، اس کے بدلے ایک نیکی بڑھ جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوجاتا ہے اور پھر جب نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے، تو جب تک وہ باوضو رہے گا، فرشتے اس کے لئے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب تک آدمی نماز کے انتظار میں رہتا ہے، نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے۔"

برادرانِ اسلام! اس حدیث میں ۲۵ درجے کا ذکر آیا، جبکہ پہلی حدیث میں ۲۷ درجے کا ذکر آیا ہے، اس کی علمائے کرام نے چند وجوہات بیان کی ہیں:

۱- سری نمازوں میں ۲۵ اور جہری نمازوں میں ۲۷ کا ثواب ملتا ہے۔
۲- پہلے پہلے ۲۵ کا ثواب تھا، پھر ۲۷ درجہ کا ہوگیا۔
۳- ۲۵ مضاعف فرمایا، یعنی ۲۵ مرتبہ تک دوگنا اجر ہوتا چلا جاتا ہے اس صورت میں بہت زیادہ ثواب ملتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ بعید نہیں کہ اس سے بھی بڑھ کر ثواب عطا فرمائے۔

عشاء و فجر باجماعت کا ثواب

ایک مردِ صالح ہمیشہ شب بیداری کیا کرتا تھا۔ اتفاق سے ایک رات

وہ سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ بہت سی حوریں اس کے پاس جمع ہیں اور ان میں سے ایک کالی کلوٹی لونڈی ہے۔ اس شخص نے ان سے دریافت کیا تو کہنے لگیں ہم تیری تیری گزشتہ راتیں ہیں، جن میں تو نے عبادت کی ہے اور کالی کلوٹی وہ رات ہے، جس میں تو سو گیا تھا۔ (روض الریاحین، نزہۃ المجالس ص ۲۴۱)

اب اگر آپ یہ خیال کریں کہ ہم تو پوری رات بیدار نہیں رہ سکتے، پھر یہ ثواب کیسے پائیں گے؟ تو حدیث پاک میں ہے:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشاء کی باجماعت پڑھی، گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی، گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔ (ابوداؤد شریف، ج ۱، ص ۸۹)

صبح کی جماعت کی فضیلت

حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک صحابی سلیمان بن خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز میں حاضر نہ پایا۔ جب دن کے وقت آپ بازار تشریف لے گئے، تو راستہ میں ان کا مکان تھا۔ جب وہاں سے گزرے، تو ان کی والدہ سے دریافت کیا: سلیمان نمازِ صبح میں حاضر نہ تھا۔ انہوں نے عرض کیا: وہ ساری رات نماز پڑھتے رہے۔ آخری حصہ میں ان پر نیند غالب آئی اور سو گئے، تو حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا ساری رات کی عبادت سے افضل ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۹۷)

جماعت کے فوت ہونے کا افسوس

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نماز باجماعت ادا نہ کرسکا، تو حضرت ابو اسحاق بخاری (رحمۃ اللہ علیہ) نے

اس پر میری تعزیت فرمائی - تو پھر آپ بطورِ افسوس فرماتے ہیں کہ اگر میرا بچہ مر جاتا تو کئی ہزار کی تعداد میں میری تعزیت کرتے، مگر افسوس کہ دنیا داروں کے نزدیک دین کا نقصان، دنیا کے نقصان اور دنیا کی مصیبت سے آسان جانتے ہیں (احیاء العلوم ج ا، صـ۱۵۴ از امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

ایک دفعہ میمون بن مہران مسجد میں ایسے وقت پہنچے، جبکہ لوگ نماز پڑھ کر چلے گئے تھے، تو آپ نے نماز با جماعت چھوٹ جانے پر افسوس کرتے ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ پڑھا اور کہا نماز باجماعت میرے لئے عراق کی حکومت سے زیادہ محبوب ہے - (احیاء العلوم ج ا، صـ۱۵۴)

جماعت کی برکت

بصرہ کا ایک عابد زاہد لکڑیاں خریدنے گیا، اُس کو وہاں ایک تھیلی ملی، جس پر لکھا ہوا تھا اس میں سو دینار ہیں، اتنے میں تکبیر نماز کی آواز سُنی اور تھیلی کو چھوڑا اور مسجد میں آگیا - نماز جماعت سے پڑھی پھر بازار گیا، وہاں سے ایک گٹھا لکڑیوں کا خریدا - گھر پہنچ کر لکڑیاں کھولیں، تو اس میں وہ تھیلی موجود تھی جس میں سو دینار تھے - (نزہۃ المجالس، جلد اول صـ۹۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَجْرِهِمْ شَيْئًا. (ابوداؤد ج۱ صـ۹)

" جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد میں نماز کے لئے جائے (اور وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ جماعت ہو چکی ہے، تب بھی اس کو جماعت کی نماز کا ثواب ہوگا۔

اور اس ثواب کی وجہ سے ان لوگوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی (جنہوں نے جماعت سے نماز پڑھی)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی کس قدر رحمت ہے کہ اگر کوئی شخص جماعت کی نیت سے مسجد میں گیا، مگر جماعت کو نہ پایا، تو بھی جماعت ہی کا ثواب پائے گا - معلوم ہوا کہ جماعت کے لئے مسجد میں جانا ضروری ہے -

جماعت فوت ہونے کے افسوس پر اجر و ثواب

نمازِ فجر کی جماعت میں ابھی تھوڑا ہی وقت باقی تھا اور سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسترِ استراحت پر آرام فرما تھے کہ کسی آنے والے نے دروازے پر دستک دی تو آپ بیدار ہو گئے دروازے کے قریب پہنچے، تو کوئی نظر نہ آیا، تو پھر آواز دی کہ دروازہ کس نے کھٹکھٹایا ہے؟ جب کوئی نظر نہ آیا، تو پھر آواز دی - اب آواز آئی کہ جناب میں ہوں - فرمایا: دروازہ کس لیے کھٹکھٹایا ہے؟ اس لئے جناب کہ فجر کی نماز باجماعت ادا فرمالیں، وقت بہت تھوڑا ہے، جلد نماز کی تیاری کرلیں آپ نے اُس کی گفتگو سُن کر پوچھا، تم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا، شیطان ہوں - آپ نے فرمایا: شیطان تو لوگوں کو نماز سے روکتا ہے اور تو مجھے نماز باجماعت ادا کرنے کی تلقین کر رہا ہے - شیطان لعین نے کہا: جناب! میں تو لوگوں کو نماز سے منع ہی کیا کرتا ہوں، لیکن میں نے آپ کو نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے اس لئے بیدار کیا ہے کہ پچھلے ہفتے آپ ایک نماز باجماعت آپ ادا نہ کرسکے تھے آپ ایک نماز چھوٹ جانے پر اتنا روئے کہ میں نے رحمت کے فرشتوں سے یہ گفتگو سُنی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے امیر معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے رونے کی وجہ سے ایک جماعت چھوٹ جانے کے بدلے انہیں ستر نماز باجماعت ادا کرنے

Scanned with CamScanner

کا ثواب عطا کر دیا ہے، تو آج آپ پھر سو رہے ہیں۔ میں نے سوچا میں انہیں بیدار کر کے نماز پڑھا دوں تاکہ انہیں ایک ہی جماعت کا ثواب حاصل ہو۔

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ

(ترمذی شریف، ج ۱، ص ۳۳)

"جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے چالیس دن نماز با جماعت یوں ادا کی کہ تکبیر اولیٰ میں شامل ہوا ہو، لکھ دی جاتی ہیں، اُس کے لئے دو برائتیں (خلاصی) ہیں۔ ایک دوزخ سے اور دوسری نفاق سے (خلاصی)"

مسجد آباد کرنے والا ایمان دار ہے۔

مسجد جنت کا باغ ہے۔

مسجد کی طرف چل کر جانا گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔

مسجد میں نماز پڑھ کر بیٹھنے سے گناہ دُھل جاتے ہیں۔

مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر اور مسلمانوں کے لئے امن کی جگہ ہے۔

مسجد میں نماز با جماعت ادا کرنا ضروری ہے۔

نماز با جماعت میں ۲۷ نمازوں کا ثواب ہے۔

نماز با جماعت پڑھنے سے قیامت کو تاج سے نوازا جائے گا۔

نماز با جماعت سے جہنم سے خلاصی حاصل ہوتی ہے۔

نماز با جماعت رضائے الٰہی اور خوشنودی مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء ہے۔

؎ اگر در خانہ صد محراب داری   نماز آں بہ کہ در مسجد گذاری

برادرانِ اسلام! اللہ تعالیٰ نے نماز با جماعت پڑھنے پر انعامات کا وعدہ فرمایا ہے اور تارک جماعت کے لئے سخت عذاب فرمایا ہے، ارشاد رب العالمین ہے:

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ ۝ (سورۃ القلم آیت ۴۲-۴۳)

"جس دن ایک ساق کھولی جائے گی (جس کے معنی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے) اور سجدہ کو بلائے جائیں گے، تو نہ کر سکیں گے، نیچی نگاہیں کئے ہوئے ان پر خواری چڑھ رہی ہوگی اور بیشک دنیا میں سجدہ کے لئے بلائے جاتے تھے، جب تندرست تھے۔"

یعنی جماعت سے نماز نہ پڑھنے والوں کا قیامت میں حال خراب ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِیْ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهٖ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ صَلٰوةُ الَّتِيْ صَلّٰى

(ابوداؤد، ج ۱، ص ۸۸)

"جو شخص اذان سُنے اور بلا عذر نماز کو نہ جائے، (گھر میں ہی نماز پڑھ لے) تو اُس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، عذر کیا ہے؟ فرمایا مرض یا کوئی خوف۔"

باجماعت نماز کی اہمیت

ایک شخص نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے ہاتھ میں بیس اشرفیاں ہیں اور دوسرے میں چار ہیں۔ پھر وہ بیسوں میرے ہاتھ سے گر پڑیں اور۔

جاگر پھسل گئیں۔ آپ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ تم نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی تھی؟ اُس نے کہا نہیں۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا؛ تمہارے ہاتھ سے اشرفیوں کا گر جانا جماعت کی فضیلت سے محروم رہنا ہے، جو تم سے فوت ہو گئی ہے، اور جاگر جو تم نے گھر میں پڑھی ہیں، وہ قبول نہیں ہوئیں۔ (نزہتہ المجالس، ج ۱ ص ۲۳۳)

باجماعت نماز پر اجر

حضور نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے جنت میں ایک شہر پیدا کیا ہے جس کا نام مدینۃ الجلال ہے، اس میں ایک محل ہے جس کا نام قصرِ عظمت ہے، اس کے اندر ایک مکان ہے جس کا نام بیت الرحمۃ ہے، اس کے اندر چار ہزار تخت بچھے ہیں اور ہر تخت پر چار ہزار حُوریں ہیں اور اس میں ایک ایسی شے بھی ہے، جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا، نہ کسی بشر کے دل میں اُس کا خیال آیا۔ حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں عرض کیا گیا، وہ کس کے لئے ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا؛ جو پانچوں وقت نماز باجماعت پڑھا کرے۔ (نزہتہ المجالس ج ۱ ص ۲۳۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص دن بھر روزہ رکھتا ہو، رات بھر نوافل پڑھتا ہو، مگر جمعہ اور جماعت میں شریک نہ ہو، اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ فَقَالَ هٰذَا فِي النَّارِ فرمایا یہ شخص جہنم میں ہے۔ ( )

نماز باجماعت ادا کرنے سے اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

نماز باجماعت ادا کرنے سے آپس میں ہمدردی بڑھتی ہے

نماز باجماعت ادا کرنے سے عبادت کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

نماز باجماعت مُساوات وہمدردی اور حصولِ رحمت کا ذریعہ ہے

نماز باجماعت انسانی جذبے کو بیدار کرنے کا ذریعہ ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ مکرم، رسُولِ معظّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے صدقے نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین! وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

جُمعۃ المبارک

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَزَلْ عَالِمًا قَدِيْرًا حَيًّا قَيُّوْمًا سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الَّذِيْ اَرْسَلَهٗ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً م بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ كَثِيْرًا كَثِيْرًا ۝ اَمَّا بَعْدُ ۝ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (سورۃ جمعہ، آیت ۹)

"اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو تو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔"

برادرانِ اسلام! جمعۃ المبارک کے دن کو اللہ تعالیٰ نے تمام دِنوں سے زیادہ فضیلت عطا فرمائی۔ روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور جماعت کی تاکید بھی فرمائی، مگر جماعت کو فرض قرار نہیں دیا، یعنی اگر جماعت سے نماز ادا نہ کی تو نماز نہ ہوگی، بلکہ فرمایا کہ جماعت سے نماز پڑھو اور اگر بالفرض جماعت رہ جائے، تو تنہا نماز پڑھو، مگر پورے ہفتہ کے دنوں میں ایک ایسی نماز مقرر فرمائی جو بغیر جماعت کے ہو ہی نہیں سکتی اور وہ نمازِ جمعہ ہے اور یہ اس لئے

تاکہ مسلمان ایک مرکز پر جمع ہوکر ایک دوسرے کا سکھ دکھ معلوم کرسکیں اور ایک دوسرے کی خوشی اور تکلیف میں شریک ہوں اور مل جل کر کام کرنے کا سلیقہ آجائے۔

ھ جمعہ، مبارک ہر دن کولوں پاک نبی فرمایا
معنیٰ جمعہ جماعت ہو ون ہک جا خلقت آیا

اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں جمعہ کی فضیلت کا ذکر ارشاد فرمایا کہ جمعہ کی اذان ہوتے ہی تمام کاروبار چھوڑ دو، اور مساجد میں ذکرِ الٰہی سننے کے لئے دوڑ پڑو، اسی میں خیر و برکت ہے ایمان والوں کے لئے اور حضور سید الانبیا حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے "جمعہ کی رات روشن ہے اور جمعہ کا دن چمکدار ہے۔" (مشکوٰۃ شریف ص۱۲۵)

افضل الایام

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ۔ (مشکوٰۃ شریف ص۱۱۹)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے، اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے اور قیامت قائم نہ ہوگی مگر جمعہ کے دن۔"

ھ آدم دی پیدائش ہوئی اندر ایس دیہاڑے
داخل بھی اس دن وچ ہوئی اس وچ ہون اجاڑے

ھ نفخہ اوّل ثانی نفخہ، یوم جمعہ دے ہوسی
بھی اس دن وچ کل خلائق حشر میدان کھلوسی

حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر اور حضرت احمد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر سے بڑا ہے اور اس میں پانچ خصلتیں ہیں

اللہ تعالیٰ نے اسی دن میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔
اور اسی دن میں انہیں زمین پر اتارا۔
اور اسی دن میں انہیں وفات دی۔
اس میں ایک ساعت ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے، وہ اسے دے گا، جب تک حرام کا سوال نہ کرے۔
اسی دن قیامت قائم ہوگی، کوئی فرشتہ مقرب اور آسمان و زمین اور ہوا اور پہاڑ ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔ (مشکوٰۃ ص۱۲۰)

ھ نفخہ اوّل، ثانی نفخہ یوم جمعہ دے ہوسی
بھی اس دن وچ کل خلائق حشر میدان کھلوسی

قبر کے فتنے سے محفوظ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ (مشکوٰۃ ص۱۲۱ نزہۃ المجالس ص۱۰۷)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات

نہیں مرتا، مگر اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے فتنہ سے بچاتا ہے۔"

ایک اور روایت میں ہے کہ جمعہ کے دن اور رات میں اللہ تبارک و تعالیٰ چھ لاکھ آدمی جہنم سے آزاد فرماتا ہے، جن پر جہنم واجب ہو گیا تھا۔

غسل جمعہ کی فضیلت

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَیَتَطَھَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُھْرٍ وَیَدَّھِنُ مِنْ دُھْنِہٖ اَوْ یَمَسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِہٖ ثُمَّ یَخْرُجُ فَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَا کُتِبَ لَہٗ ثُمَّ یُنْصِتُ اِذَا تَکَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ جُمُعَۃِ الْاُخْرٰی

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۲)

"حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کو نہائے اور پاکی حاصل کرے جس قدر ہو سکے۔ اور تیل لگائے اپنے تیل سے یا اپنے گھر کی خوشبو سے پھر نکلے (مسجد کی طرف) اور دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ کرے (یعنی گردن نہ پھلانگے) پھر نماز پڑھے جو اس کے لئے مقرر کی گئی ہے اور امام کے خطبہ پڑھنے کے وقت چپ ہو جائے تو معاف کر دیئے جاتے ہیں، وہ گناہ جو درمیان اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے ہیں۔"

معلوم ہوا جمعہ کے دن اذان ہوتے ہی مسجد کی طرف جانا۔
لوگوں کی گردن نہ پھلانگنا ، خوشبو یا تیل گھر کا لگانا۔
خطبہ کے وقت خاموش ہو کر سننا۔
دو جمعوں کے درمیان کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔

ایک اور حدیث میں جمعہ کے ثواب کا یوں ذکر کیا گیا ہے:

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اول وقت میں آئے اور خطبہ میں شریک ہو، چل کر آئے سوار نہ ہو اور امام کے قریب رہے، خطبہ سنے اور لغو کام نہ کرے، اس کے لئے ہر قدم کے بدلے سال بھر کا عمل ہے۔ ایک سال کے روزے اور اس کی راتوں کے قیام کا اس کے لئے اجر ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۲)

غسل کرے مسواک جے مومن خوشبو بدن لگاوے
پہن لباس پاکیزہ مومن مسجد اندر جاوے

جمعہ کے اعمال

مَنْ اَصْبَحَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ صَائِمًا وَعَادَ مَرِیْضًا وَشَھِدَ جَنَازَۃً وَتَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَقَدْ اَوْجَبَ۔ (جامع الصغیر ج ۶، ص ۶۸)

"جو شخص جمعہ کے دن روزہ رکھے اور بیمار کی بیمار پرسی کرے اور جنازہ میں حاضر ہو اور خیرات کرے، تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔"

ایک اور مقام پر رسول خدا، سرور انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ناخن ترشوائے اور مونچھیں کٹوائے۔ نماز جمعہ کے لئے جانے سے پہلے۔ (جامع الصغیر ص ۲۳۸ ج ۵)

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن ناخن تراشے تو اللہ تعالیٰ اس کی بیماری کو دور کر کے صحت عطا فرماتا ہے۔

معلوم ہوا کہ جمعۃ المبارک کے دن ناخن تراشنا سنت ہے جو کہ افلاس و غربت سے نجات کا ذریعہ ہے۔ اور بلیات و آفات سے نجات کا ذریعہ ہے۔ جمعۃ المبارک کے دن غسل کرنے کے بعد اپنی بساط کے مطابق ستھرا لباس

یہن کر جامع مسجد میں جائے اور اگر سفید رنگ کا لباس ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ سر پر دستار باندھی جائے، اس لئے کہ ایک جمعہ دستار کے ساتھ پڑھنا ستر جمعوں سے زیادہ افضل ہے جو بغیر عمامہ کے پڑھے جائیں۔ (نزہۃ المجالس ص۱۱۲)

ھ جمعہ گناہ بخشاون کارن ہفتے اندر آوے
سٹے دناں دے عیب صغیرے خالق تئیں بخشاوے

اور جمعہ کی پہلی اذان ہوتے ہی جامع مسجد میں پہنچ جانا چاہیئے جو شخص جلد مسجد میں آئے گا، وہ زیادہ ثواب پائے گا۔ حضور سید الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں اور حاضر ہونے والوں کا نام لکھتے ہیں سب سے پہلے آنے والے اور اس کے بعد آنے والے کا۔ سب سے اوّل آنے والا ایسا ہوتا ہے کہ جیسے اُونٹ کی قربانی کی ہو، اُس کے بعد آنے والا ایسا ہے کہ جیسے گائے کی قربانی کی ہو۔ پھر بعد میں آنے والے لوگوں کو بالترتیب دُنبہ، پھر مُرغی، پھر انڈا کی خیرات کا ثواب ملتا ہے۔ پھر جب امام خطبہ کے لئے نکلے تو فرشتے اپنے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر (یعنی خطبہ) سُنتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف ص۱۲۲)

یعنی جو شخص اذان کے فوراً بعد جامع مسجد میں آیا، وہ اُونٹ کی قربانی کا ثواب پائے گا اور جو شخص دوسری ساعت میں آیا، وہ گائے کی قربانی کا ثواب پائے گا اور جو شخص تیسری ساعت میں آیا، وہ دُنبے کی قربانی کا ثواب پائے گا اور جو شخص چوتھی ساعت میں آیا وہ مرغی کے صدقے کا ثواب پائے گا اور جو شخص اس کے بعد آیا، وہ انڈے کی خیرات کا ثواب پائے گا اور جب امام خطبہ کے لئے کھڑا ہو تو تمام فرشتے خطبہ سُننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

ھ اوّل آون صدقہ اُونٹوں، دُوجی ساعت گایاں
تریجی ساعت صدقہ دُنبے، چوتھی مُرغ ادایاں
پنجویں ساعت اندر آون، ملے ثواب جنابوں
جیونکر بیضہ صدقہ کیتا، بچسی نار عذابوں

جمعۃ المبارک کے دن نکاح کرنا باعثِ برکت اور سُنّتِ انبیاء علیہم السلام ہے، مگر یاد رکھو جمعہ کی اذان اوّل سے لے کر ادائیگی نماز جمعہ تک ماسوائے جمعہ کے معمولات کے کوئی کام نہ کئے جائیں۔ آجکل عموماً لوگ جمعہ شریف کا دن شادی مقرر کرتے ہیں۔ اِدھر مسجد میں خطبہ (تقریر) شروع ہوتی ہے، اُدھر برات آ رہی ہوتی ہے اور پھر کھانے میں جمعہ کا سارا وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگ جمعہ کو چھٹی ہونے کی وجہ سے شادی کا دن معین کرتے ہیں، اس لیے ان لوگوں کو ثواب و برکت کی بجائے جمعہ نہ پڑھنے کا گناہ اور بے برکتی حاصل ہوتی ہے، اس لئے جمعہ شریف کو اگر شادی رکھی جائے تو اذانِ اوّل سے قبل نکاح اور کھانا وغیرہ سے فارغ ہو جانا چاہیے۔

ھ سُن آواز تجارت والی، چھوڑ جماعت والے
چھوڑ عبادت ربی ساری، مل خریدن والے

حکایت

ایک شخص سمرقند کا رہنے والا تھا جو کہ نہایت ہی فاسق و فاجر تھا، وہ کہتا ہے کہ میری توبہ کا سبب ہوا کہ ایک دن جمعہ کا تھا، کئی کام میرے لئے جمع ہو گئے اور وہ یہ کام تھے کہ میرا گدھا جنگل میں بھاگ گیا تھا، مجھے اس کو تلاش کرنا تھا اور میرا باغ خشک ہو رہا تھا، اس کو پانی لگانا تھا اور اسی جمعہ کے وقت میرے پانی لگانے کی باری تھی، ادھر نماز جمعہ کا وقت بھی قریب آ گیا تھا، اور میں سوچ رہا تھا کہ گدھے کو تلاش کروں، باغ کو

پانی دوں یا کہ نمازِ جمعہ ادا کروں، میں اسی سوچ میں تھا کہ میرا ہمسایہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا بھائی! باغ کو پانی دینا ہے تو اب موقع ہے، ورنہ کافی دنوں کے بعد پانی لگانے کی باری آئے گی۔ ادھر چکی پر آٹا پسا ہوا تھا، اسے بھی گھر پہنچانا تھا، میں تمام کام چھوڑ کر جمعہ پڑھنے چلا گیا۔ جب جمعہ پڑھ کر گھر آیا تو معلوم ہوا کہ ہمسایہ کی زمین کا پانی ٹوٹ گیا اور سارے پانی نے میرے باغ کو سیراب کر دیا اور گدھا جو جنگل میں بھاگ گیا تھا، اس کے پیچھے ایک بھیڑیا لگا اور وہ ڈر کر گھر بھاگ آیا، اور ایک شخص نے میرے آٹے کی بوری غلطی سے اٹھالی اور جب وہ میرے گھر کے پاس سے گزرا، میری بیوی نے بوری پہچان لی اور اس سے لے کر گھر رکھ لی اور اس طرح میری بوری گھر پہنچ گئی۔

جب میں نے دیکھا کہ میرے تمام کام میرے کئے بغیر ہو گئے۔ پس تو میں نے سمجھ لیا کہ یہ سب کچھ نماز جمعہ کی برکت سے ہوا۔ میں نے اسی وقت تمام گناہوں سے توبہ کی۔ (نزہۃ المجالس ص ۱۰۹ ج ۱)

ہے رب سخی نہ خالی ٹورے، اُس دی صفت کریمی
نہ پرواہ کسے دی اس نوں واہ جبّار قدیمی

جمعہ حصولِ رحمت و برکات کا ذریعہ ہے۔
جمعہ گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔
جمعہ غربت سے نجات کا ذریعہ ہے۔
جمعہ کشادگی رزق کا ذریعہ ہے۔
جمعہ عذابِ قبر سے نجات کا ذریعہ ہے۔
جمعہ حصولِ جنت کا ذریعہ ہے۔
جمعہ قبولیتِ دعا کا ذریعہ ہے۔

جمعہ میں قبولیتِ دُعا کی خاص گھڑی موجود ہے۔
جمعہ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کعبے پر جھنڈا نصب کرتے ہیں۔
جمعہ، نزولِ ملائکہ کا ذریعہ ہے۔
جمعہ خیرِ کثیر کا ذریعہ ہے۔
جمعہ آفات و بلیّات سے نجات کا ذریعہ ہے
جمعہ مسلمانوں کے لئے عید ہے۔

جمعہ مبارک بہت فضیلت اَنت حساب نہ آوے
کرے نصیب جیباں کا رن مولا کرم کماوے

جمعہ کے دن سلامتی

مطرف تابعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شبِ جمعہ کو اپنے گھوڑے پر جامع مسجد کی طرف تشریف لے جایا کرتے تھے اور اُن کا کوڑا روشن ہو جایا کرتا تھا۔ ایک روز کیا دیکھتے ہیں کہ اپنی اپنی قبروں پر مُردے نظر آرہے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مطرف ہیں۔ جمعہ پڑھنے کے لئے جامع مسجد جا رہے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا تم جمعہ کو پہچانتے ہو——؟ انہوں نے جواب دیا "اچھے دن میں سلامتی ہے۔" (نزہۃ المجالس ص ۲۶۲)

حضور رحمۃ للعالمین ختم المرسلین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جمعہ پڑھنے والوں کے فضائل بیان فرمائے اور جمعۃ المبارک کے ترک کرنے پر سخت وعید فرمائی تاکہ مسلمان جمعۃ المبارک کی فضیلت سے محروم نہ رہیں۔ جمعہ ادا کرنے پر جس قدر ثواب زیادہ ہے، جمعہ نہ پڑھنے پر اسی قدر عذاب زیادہ ہے۔

ترکِ جمعہ پر وعید

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

يَقُوْلُ وَعَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ۔ (مشکوٰۃ شریف صـ۱۲۱)

"حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا آپ منبر کے زینے پر ارشاد فرما رہے تھے کہ البتہ قوم اپنے جمعہ کو چھوڑنے سے باز آجائے، یہاں تک کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا۔ پھر وہ غافلوں سے ہو جائیں گے۔"

معلوم ہوا جو شخص جمعہ ترک کر دیتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و قرب سے دُور ہو جاتا ہے اور اُس کے دل پر گمراہی کی مہر لگ جاتی ہے اور اُس کے دل پر غفلت طاری ہو جاتی ہے اور ایسا شخص نصیحت قبول کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

تارک تھیں ہک پاک رسُولوں ہور روایت آئی
ہر اک مومن تے حق واجب جمعہ نماز ادائی

ابن مسعودوں سرورِ عالم ہور روایت آئی
پُشتاں پھیرے قوم جمعہ تھیں قصد کراں میں بھائی

ابن عباسوں ختم رسُولوں ہور روایت آوے
بے عذر کوئی ترک جمعہ دی ہوگ منافق جاوے

حضرت ابی الجعد ضمیری سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سستی اور غفلت سے تین جمعے چھوڑ دے، اللہ تعالیٰ اُس کے دل پر مہر لگا دے گا۔ (مشکوٰۃ شریف صـ۱۲۱)

علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمہ اللہ تعالیٰ نقل کرتے ہیں،
"اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے جس کی چالیس ہزار

سینگیں ہیں اور ایک سینگ سے دوسرے سینگ تک ایک ہزار برس کے سفر کا فاصلہ ہے اور ہر سینگ پر فرشتوں کی چالیس چالیس صفیں ہیں، اس کے چہرے پر آفتاب اور سینے پر چاند ہے اور اس کی کنپٹیوں پر ستارے ہیں اور جب جمعہ کا دن ہوتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتا ہے اور دُعا کرتا ہے کہ اے اللہ جو شخص اُمتِ محمدیہ علیہ السلام کا جمعہ پڑھے، اُس کے سب گناہ معاف کر دے۔" (نزہۃ المجالس صـ۲۶۲)

برادرانِ گرامی! جمعہ پڑھنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے فرشتے دُعا کرتے ہیں۔ وہ لوگ کس قدر بدقسمت ہیں جو جمعہ ادا نہیں کرتے۔

تورات میں جمعہ کی فضیلت

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی اُمت میں سے ایک قوم کے لوگوں کو دیکھا کہ بیت المقدس میں اپنے رب کی عبادت کر رہے ہیں۔ ان کے بدن پر صبر کا لباس ہے، سروں پر شکر کے عمامے، ہاتھوں میں توکل کا عصا لئے ہوتے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت حیران ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ علیہ السلام اُمتِ محمدیہ علیہ السلام کے لئے ایک ایسا دن ہے کہ اس دن میں ان کی دو رکعتیں پڑھنا آپ کی اُمت کے ان لوگوں کی تمام عبادت سے بہتر ہے۔ موسیٰ علیہ السلام عرض کی وہ کونسا دن ہے۔ فرمایا: جمعہ کا دن ہے۔ (نزہۃ المجالس صـ۲۶۲)

خوش نصیب ہے وہ شخص جو نمازِ جمعہ ادا کرے
خوش نصیب ہے وہ شخص جو نمازِ جمعہ ادا کر کے رحمتیں اور برکتیں سمیٹ لے
بدنصیب ہے وہ شخص جو نمازِ جمعہ نہ ادا کرے۔
بدبخت ہے وہ شخص جو نمازِ جمعہ نہ ادا کر کے رحمتِ خداوندی سے محروم ہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناراضگی

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَۃِ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰی رِجَالٍ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَۃِ بُیُوْتَھُمْ۔ (مشکوٰۃ ص۱۲۱)

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس قوم کے بارے میں فرمایا، جو لوگ جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں (یعنی نمازِ جمعہ نہیں پڑھتے) میں نے ارادہ کیا ہے کہ ایک مرد کو حکم دوں جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں ان لوگوں کے مکانات جلا ڈالوں جو جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔"

اور ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بلا ضرورت جمعہ چھوڑ دے تو اس کو ایسی کتاب میں منافق لکھ دیا جاتا ہے جو نہ مٹایا جاتا ہو اور نہ ہی بدلا جائے۔ (مشکوٰۃ ص۱۲۱)

معلوم ہوا کہ جمعۃ المبارک انتہائی فضیلت و اہمیت کا دن ہے، اس دن نہایت اہم واقعات منظرِ عام پر آئے۔ اسی دن ان انبیاء کرام علیہم السلام کا نکاح ہوا:

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کا حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کا حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا حضرت صفورا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کا حضرت بلقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔
حضور خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
حضور سیدنا احمد مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

اور سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جمعۃ المبارک کو نکاح ہوا۔ (کتاب التسبیعات ص۱۱)

اس کے علاوہ یہ واقعات بھی جمعۃ المبارک ہی کو ظہور پذیر ہوئے:

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق جمعۃ المبارک کو ہوئی۔
حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی وفات بھی جمعۃ المبارک کو ہوئی۔
صور جمعۃ المبارک کو پھونکا جائے گا۔
جمعۃ المبارک کو ہی نفخہ، یعنی دوبارہ صور پھونکا جائے گا۔
(ابوداؤد شریف، نسائی شریف)

آدم دی پیدائش ہوئی اندر ایس دیہاڑے
داخل بھی اس دن وچ، اس وچ ہون اجاڑے

نفخہ اول ثانی نفخہ، یوم جمعہ دے ہوسی
بھی اس دن وچ کُل خلائق حشر میدان کھلوسی

تحفہ

حضرت ابو اللیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے اپنے والد سے سنا، وہ فرماتے ہیں، ہمیں یہ بات پہنچی کہ حضرت صالح المری رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کی رات کو اس ارادے سے روانہ ہوئے کہ وہ صبح کی نماز جامع مسجد میں پڑھیں گے۔ جب وہ قبرستان سے گزرے تو اپنے دل میں یہ کہا کہ طلوعِ فجر تک وہ یہیں ٹھہر جائیں۔ پھر وہ مقبرہ میں داخل ہوئے ایک کونے میں دو رکعت نفل پڑھ کر ایک قبر کے سہارے بیٹھ گئے، تو ان کی آنکھ لگ گئی اور کیا دیکھتے ہیں کہ تمام اہلِ قبور اپنی اپنی قبروں سے نکل کر حلقوں کی صورت میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے، جبکہ ایک جوان میلے کچیلے کپڑوں والا ایک طرف مغموم بیٹھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد رومالوں سے ڈھکے چند طباق آئے۔ ہر

Scanned with CamScanner

شخص اپنا اپنا طباق لے کر اپنی قبر میں داخل ہو گیا۔ یہاں تک کہ صرف وہی نوجوان باقی رہ گیا اور اس کے پاس کوئی شے نہ آئی۔ پھر وہ غمزدہ اٹھا اور اپنی قبر میں داخل ہونے لگا، تب میں نے اُس سے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا بات ہے میں تجھے غم زدہ دیکھ رہا ہوں، یہ کیا معاملہ ہے؟ جو میں نے دیکھا ہے۔ اُس نے کہا: اے صالح مری! کیا تو نے وہ طباق دیکھے تھے؟ میں نے کہا ہاں، یہ بتا کہ یہ کیا ہے؟ اُس نے کہا کہ یہ زندہ لوگوں کی طرف سے اپنے مردوں کے لئے بھیجے گئے تحائف تھے، جو انہوں نے اُن کے لئے صدقہ کیا ہے یا دُعائیں کی ہیں۔ وہ سب اُن کے پاس جمعہ کی رات کو آتا ہے اور میں ایک سِندھی آدمی ہوں، میں حج کے ارادے سے اپنی والدہ کے ہمراہ آیا تھا۔ بصرہ میں پہنچا، تو میرا انتقال ہو گیا اِس کے بعد میری والدہ نے دوسری شادی کرلی اور اپنے خاوند سے یہ ذکر نہیں کیا کہ میرا کوئی بیٹا تھا اور دُنیا نے اس کو اتنا خود غرض بنا دیا کہ کبھی میرا ذکر اُس کی زبان اور ہونٹوں پر نہ آیا، اس لئے یہ غم میرے لئے بجا ہے کہ پیچھے مجھے یاد کرنے والا کوئی نہیں۔ حضرت صالح کہتے ہیں: میں نے پوچھا تیری والدہ کا گھر کہاں ہے؟ اُس نے جگہ بتائی تو میں نے صبح کی نماز پڑھی اور چل دیا، پوچھتے پوچھتے میں اُس عورت کے گھر پہنچ گیا اور میں نے اجازت مانگی اور کہا کہ میں صالح مری ہوں۔ اُس نے اجازت دی، تو میں اندر داخل ہو گیا اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تیری اور میری گفتگو کوئی اور نہ سُنے، لہٰذا میں اُس کے اتنا قریب ہو گیا کہ درمیان میں صرف ایک پردہ تھا۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے کیا تیرا کوئی بیٹا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ میں نے پھر پوچھا تو اُس نے کہا نہیں۔ پھر اُس نے ایک سرد آہ بھری اور کہا: ہاں! میرا ایک نوجوان بیٹا تھا جو فوت ہو گیا تھا چنانچہ میں نے وہ قبرستان والا واقعہ سُنایا تو وہ بہت روئی، یہاں تک کہ

اُس کے رُخساروں پر آنسو ڈھلکنے لگے، اور کہا کہ اے صالح! میرا وہ بیٹا میرے دل کا ٹکڑا تھا اور میری گود اس کی خواب گاہ تھی۔ پھر اُس عورت نے مجھے ایک ہزار درہم دے کر کہا کہ یہ میرے پیارے بیٹے کے لئے صدقہ کر دو، وہ تو میری آنکھوں کی ٹھنڈک تھا اور اب میں زندگی کے آخری دن تک دُعا اور صدقے سے محروم نہیں کروں گی۔ دوسرا جمعہ آیا تو میں جمعے کے ارادے سے رات روانہ ہوا اور قبرستان میں جاکر دو نفل پڑھے، پھر ایک قبر کے سہارے بیٹھ گیا۔ مجھے اُونگھ آگئی۔ میں نے دیکھا کہ وہ لوگ نکلے، تو وہ نوجوان سفید کپڑوں میں شادماں ساتھ تھا۔ پھر میری طرف آیا، قریب آکر اُس نے کہا: اے صالح مری اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر سے سرفراز فرمائے۔ میرے پاس تحفہ پہنچ گیا ہے۔ میں نے اس سے کہا: کیا جمعہ کے دن کو جانتے ہو؟ اُس نے کہا کون نہیں جانتا؟ جمعہ جیسے نیک دن پر سلام ہو۔ (تنبیہ الغافلین ص ۳۶۸ ج ۱)

حضراتِ محترم! اس سے قبل جمعۃ المبارک کے فضائل کو بیان کیا گیا، اب جمعۃ المبارک کے خطبہ کی فضیلت ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ خطیب کو کھڑے ہو کر خطبہ دینا چاہیئے۔ ۲۔ خطبہ منبر پر دینا چاہیے۔
۳۔ دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا چاہیئے۔ ۴۔ منہ سامعین کی طرف ہونا چاہیے۔

خطبۂ جمعہ کی اہمیت

خطبہ پڑھنا نماز جمعہ کے لئے ضروری ہے۔ حضور سیدالانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم ہمیشہ نماز جمعہ سے قبل خطبہ فرمایا کرتے اور پھر جمعہ کی نماز پڑھاتے۔ خطبہ میں توحید و رسالت کا ذکر کیا جائے اور کم از کم ایک آیت قرآن پاک کی پڑھی جائے اور وعظ و نصیحت ہو اور دوسرے خطبہ میں خلفاء اربعہ کا بھی توحید و رسالت کے بعد ذکر کیا جائے۔ خطبہ بلند آواز سے پڑھا جائے۔

Scanned with CamScanner

دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سُمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ (مسلم ج۱ ص۲۸۳)

"حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دو خطبے تھے، ان کے درمیان بیٹھتے، قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے۔"

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى يَفْرُغَ اُرَاهُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ يَجْلِسُ فَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ

(ابوداؤد شریف - ج ۱ ص۱۶۳)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو خطبے پڑھتے تھے، جس وقت منبر پر چڑھتے تو بیٹھ جاتے، یہاں تک کہ فارغ ہو جاتا ـــ (میرا خیال ہے موذن کا) پھر آپ کھڑے ہوتے، خطبہ دیتے اور کلام نہ کرتے، پھر بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے ـــ"

اس حدیث پاک میں واضح ہے کہ منبر پر امام بیٹھے تو موذن اذان دے اور جب اذان ہو جائے تو خطبہ پڑھا جائے اور پھر بیٹھا جائے اور پھر خطبہ پڑھا جائے، یعنی دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سُنّتِ مُبارکہ ہے۔ دورانِ خطبہ گوٹھ مار کر بیٹھنا منع ہے ـــ دو زانو ہو کر بیٹھنا چاہیئے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحِبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ (ابوداؤد ج۱ ص۱۶۵)

"حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا گوٹھ مارنے سے جُمعہ کے دن جس وقت امام خطبہ دے رہا ہو۔"

خُطبہ میں خاموشی

امام کے خطبہ کے وقت کلام کرنا بھی منع ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امام کے خطبہ کے وقت اگر تو (اپنے ساتھی سے کہے) چپ ہو جا تو تُو نے ایسا کام کیا، جس سے ثواب جاتا رہا۔ (ابوداؤد شریف ج ۱، ص۱۶۴)

جُمعہ کا ثواب ضائع کرنے والی چیز

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا وَالَّذِيْ يَقُوْلُ لَهٗ اَنْصِتْ لَيْسَ لَهٗ جُمُعَةٌ۔ (مشکوٰۃ شریف ص۱۲۳)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران بات ہے، وہ شخص اس گدھے کے مثل ہے جو کہ بوجھ اٹھاتا ہے' اور جس شخص نے (اپنے ساتھی سے) کہا چپ ہو جا، اس کے لئے جمعہ نہیں۔" (یعنی وہ جمعہ کا ثواب کامل نہ پائے گا۔)

اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ کونین نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر جلوہ افروز ہوتے اور فرمایا بیٹھ جاؤ۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آواز کو سنا تو مسجد کے دروازے پر بیٹھ گئے۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو ارشاد فرمایا آگے آجاؤ، اے عبداللہ ابن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (مشکوٰۃ ص۱۲۴)

Scanned with CamScanner

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت دروازے تک پہنچے ہی
تھے کہ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ تو صحابیٔ رسول ایک قدم
بھی آگے نہ بڑھے، بلکہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم پر وہیں دروازہ پر بیٹھ گئے۔
اِن احادیثِ مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم
منبر پر کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔

نمازِ جمعہ سے قبل خطبہ ضروری ہے۔
خُطبہ کھڑے ہوکر دینا سُنّت ہے۔
دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا سُنّت ہے۔
دورانِ خطبہ گوٹھ مار کر بیٹھنا منع ہے۔
دورانِ خطبہ گفتگو کرنا منع ہے۔
خُطبہ توجہ سے سُننا چاہیے۔
خُطبہ کے وقت نماز پڑھنا منع ہے۔
خُطبہ حصُولِ برکات کا ذریعہ ہے
خُطبہ سُننے والوں پر رحمتِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔
خُطبہ سُننا قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔
خُطبہ میں ذکرِ خدا ہے۔ (جلّ شانہٗ)
خُطبہ میں ذکرِ مصطفےٰ ہے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)
خُطبہ میں ذکرِ خلفاء راشدین ہے (رضوان اللہ علیہم اجمعین)
خُطبہ میں وعظ و نصیحت ہے۔

اللہ تعالیٰ جمعۃ المبارک ادا کرنے اور کامل ثواب حاصل کرنے کی
سعادت نصیب فرمائے۔ آمین!
وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

خشوع وخضوع

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَتَكَفَّلَ
بِاَرْزَاقِنَا وَاَقْوَاتِنَا وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَعَلٰی اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ یَّنَالُهُ
التَّقْوٰی مِنْكُمْ۔ (سورہ حج، آیت ۳۷)

ترجمہ: "نہیں پہنچتے اللہ تعالیٰ کو اُن کے گوشت اور نہ اُن کے خون، البتہ
پہنچتا ہے، اس کے حضور تک تقویٰ تمہاری طرف سے۔"

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ گرامی ہے:
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ (اَلسُّنَنُ الْکُبْرٰی ص ۱۴ ج ۲)
"بے شک اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔"

اس آیت کریمہ اور حدیث شریف سے معلوم ہوا نماز، روزہ، حج، قربانی، صدقات
بلکہ ہر ایک نیکی کے ثواب کا دار و مدار نیت پر ہے، صرف وہی عمل قابل قبول ہوگا جو
رضائے الٰہی کے لئے کیا جائے، اس لئے ہر عمل میں اخلاص کی ضرورت ہے اور
جس قدر اخلاص زیادہ ہوگا، اُسی قدر ثواب زیادہ ہوگا ؎

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہیے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

Scanned with CamScanner

جب ہر عمل میں خلوصِ نیت ہونا شرط ہے، تو نماز جو کہ مومن کی معراج ہے، اسے انتہائی اخلاص اور خشوع وخضوع سے ادا کرنا چاہیے۔ جس قدر اخلاص اور خشوع وخضوع زیادہ ہوگا، اسی قدر ثواب زیادہ ملے گا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، اِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهٗ اِلَّا عُشْرُ صَلٰوتِهٖ تُسْعُهَا ثُمُنُهَا سُبُعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا۔ (درِ منثور ج۵ ص۴، مسند امام احمد ج۲ ص۴۲۷)

"جب آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے، تو اُس کے لئے ثواب دسواں حصہ لکھا جاتا ہے۔ (بعض کے لئے) نواں، بعض کے لئے آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھائی، تہائی اور نصف لکھ دیا جاتا ہے۔"

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا نماز جس قدر زیادہ خشوع وخضوع سے پڑھی جائے گی، اسی قدر زیادہ ثواب ملے گا۔ اسی کیفیت کا حدیث پاک میں یوں ذکر ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ۔ (مسلم شریف ج۱ ص۲۹)

"اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، گویا کہ تو اُس کو دیکھتا ہے تیرا اُس کو دیکھنا نہ ہو تو (یہ سمجھ) بے شک وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔"

مولیٰ سے اپنے ملتا ہے بندہ نماز میں
اُٹھ جاتا ہے جُدائی کا پردہ نماز میں
بندے میں اور مولا میں رہتا نہیں حجاب
بے پردہ ہے تجلّیِ مولیٰ نماز میں

حضرت امام حسن اور رابعہ کا خشوع

حضرت رابعہ عدویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نماز پڑھ رہی تھیں، جب ٹاٹ کی بوری پر سجدہ کیا، تو لکڑی کا ایک تنکا ان کی آنکھ میں چلا گیا، مگر انہیں محسوس بھی نہ ہوا۔ یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو گئیں۔

ایک اور روایت میں ہے حضرت امام حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب وضو کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں، تو اُن کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔ جب ان سے وجہ پوچھی گئی، تو فرمایا کہ میں مالکِ جبار کے دربار میں جانے کا ارادہ کرتا ہوں، اس لئے یہ کیفیت ہو جاتی ہے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسجد کے دروازے پر پہنچتے تھے تو سر اُٹھا کر کہتے، یا الٰہی! تیرا بندہ تیرے دروازے پر حاضر ہے۔ اے احسان کرنے والے تیرا گنہ گار بندہ تیری بارگاہ میں آیا ہے اور تو نے حکم دیا ہے ہم میں سے اچھے لوگ بُرے لوگوں سے درگزر کرتے ہیں اور تو سب سے اچھا اور بہتر محسن ہے اور میں بُرا ہوں، پس میری بُرائیوں سے اپنی اچھائیوں کے صدقے میں اے کریم درگزر فرما۔ (تنبیہ الغافلین ج۲ ص۲۷۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کیفیت

جب نماز کا وقت آتا تو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کانپنے لگتے اور ان کا رنگ بدل جاتا۔ جب وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ اس امانت کا وقت آگیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش فرمایا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم اس سے پھٹ جائیں گے۔ انسان نے اس امانت کو اُٹھا لیا۔ پتہ نہیں میں اس امانت کو احسن طریقے سے ادا کر سکتا ہوں یا نہیں؟ (تنبیہ الغافلین، ج ۲، ص ۲۷۹)

بھار امانت چا نہ سکے زمیاں فلک وچارے
انس ظلوم جہول کہایا، ہن کیوں عہدوں ہارے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا خشوع

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ طائف کی مسجد میں حضرت عکرمہ بن مہران اور ابو العالیہ وغیرہم رضی اللہ عنہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے۔ جب مؤذن نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کی آواز بلند کی، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رونا شروع کر دیا، یہاں تک کہ ان کی چادر بھیگ گئی، رگیں پھول گئیں اور آنکھیں بھیگ کر سُرخ ہو گئیں۔ حضرت ابو العالیہ نے ان سے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی! اس رونے اور آہیں بھرنے کی وجہ کیا ہے؟ ہم بھی اذان سنتے ہیں، مگر روئے کبھی نہیں، مگر آج آپ کو روتا دیکھ کر ہم بھی رو دیئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ مؤذن کیا کہتا ہے، تو وہ خوشیاں اور نیندیں بھول جائیں۔ عرض کیا گیا کہ آپ ہمیں بتائیں کہ مؤذن کیا کہتا ہے؟ فرمایا: جب مؤذن کہتا ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ تو کہتا ہے اے مصروف لوگو! فارغ ہو جاؤ اذان کے لئے اور اپنے جسموں کو راحت پہنچاؤ اور اپنے بہترین عمل کے لئے بڑھو۔ اور جب مؤذن کہتا ہے: اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو وہ کہتا ہے کہ میں زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کو گواہ بناتا ہوں تاکہ وہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں میری گواہی دیں کہ میں نے واقعی تم لوگوں کو دعوت دی تھی اور مؤذن جب کہتا ہے، اشھد ان محمد رسول اللّٰہ تو وہ کہتا ہے تمام انبیائے کرام اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن میرے حق میں گواہی دیں گے کہ میں روزانہ پانچ مرتبہ تمہیں اس کی طرف بلاتا تھا اور مؤذن جب کہتا ہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ تو وہ کہتا ہے بیشک تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے اس دین کو قائم فرمایا۔ پس تم اس میں قیام رکھو۔

اور جب مؤذن کہتا ہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ تو وہ کہتا ہے کہ رحمتِ الٰہی میں غوطہ زن ہو جاؤ اور اپنا اپنا حصہ لے لو اور مؤذن جب اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ نماز سے پہلے باقی کام حرام کر دیئے ہیں اور جب کہتا ہے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو وہ کہتا ہے کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں بطورِ امانت تمہاری گردنوں پر رکھ دی گئی ہے، پس اگر چاہو تو قدم بڑھاؤ اور اگر چاہو تو واپس لوٹ جاؤ۔ (تنبیہ الغافلین ج ۲ ص ۲۷۹، ۲۸۰)

؎ جیہے میں ویکھاں عملاں وَلّے کجھ نہیں میرے پلّے
جے ویکھاں تیری رحمت وَلّے بلّے بلّے بلّے

؎ عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

اور اولیاء اللہ کا یہ شیوہ تھا، جب وہ نماز میں مستغرق ہوتے تو یوں سمجھتے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا وقت ہے اور ہم اس کی بارگاہ میں آرزو پیش کر رہے ہیں اور نماز کے وقت یہ لوگ دو جہان کی نعمتوں سے بے نیاز ہو کر فقط خالقِ حقیقی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ـــــ مجنوں جو کہ لیلیٰ کی محبت میں گرفتار تھا۔ اگر کوئی لیلیٰ کی ملاقات کی بشارت دیتا، تو اُس کی نظر میں ملکِ اسکندر اور حکومتِ دارا کی کوئی حیثیت نہ ہوتی اور اگر لیلیٰ کے دَر سے سُوکھا ٹکڑا مل جاتا تو دُنیا جہان کی نعمتوں کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھتا ـــــ تو اے مسلمان! تو جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو تیری ملاقات اللہ تبارک و تعالیٰ سے ہوتی ہے اس لئے دُنیا کے تمام خیال پسِ پشت ڈال کر انتہائی خشوع و خضوع سے نماز ادا کرنی چاہیئے۔

؎ کریما از کرم مارا بدہ توفیق طاعت — مرا از لطف خود ضائع مگذار یا اللہ
؎ خشوعِ قلب سے سجدہ ادا کرتا ہے جب کوئی — تو مسجودِ حقیقی اس کی خود کرتا ہے دلجوئی

حضرت عبداللہ بن یسار

حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے کہ اچانک مسجد کا ستون گر گیا۔ لوگ دیکھنے کے لئے گئے، مگر آپ کو خبر تک نہ ہوئی۔

ے اوہدی یاد دا ہو جاوے انج غلبہ میرے دل تے
حسرت نہ رہوے کوئی نہ خود نوں خبر میری

حضرت علی کی نماز میں محویت

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک جنگ میں تیر لگا، جس کا نکالنا کافی مشکل تھا۔ جب آپ نماز میں مشغول ہوئے تو لوگوں نے تیر نکال لیا۔ جس کی آپ کو خبر تک نہ ہوئی۔ (جواہر البیان صفحہ ۴۵)

یہ ان لوگوں کا مرتبہ ہے جو نماز میں یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کو دیکھ رہے ہیں اور اگر یہ نہ ہو سکے یا اس درجہ کا آدمی نہ ہو تو یہ خیال کرے کہ ہمیں خُدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔

مثال

جب کوئی آدمی بادشاہ کے دربار میں حاضر ہو اور بادشاہ اس سے کلام کر رہا ہو اور اس کی نظر اپنے بدن یا کپڑے پر پڑی، تو اس نے دیکھا کہ اس کا بدن یا کپڑا نجاست سے آلودہ ہے تو یہ آدمی کس قدر شرمندہ ہوگا۔

یونہی جب کوئی شخص اپنے مالکِ حقیقی کے دربار میں کھڑا ہو، اور اپنے اعمال پر نظر کرتے ہوئے یہ خیال کرے کہ میرا اللہ میرے عیبوں کو دیکھ رہا ہے اور یہ سمجھ کر وہ اپنے گناہوں پر نادم اور شرمندہ ہو کہ میں گناہوں کی نجاست سے لبریز مالکِ حقیقی کے دربار میں حاضر ہوں۔ شاید گناہوں کی نجاست کی وجہ سے میری عبادت نامقبول ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ اپنے اس عاجز اور شرمسار بندے کے

گناہوں کو معاف فرما کر اپنا قرب عطا فرماتا ہے اور جو نادم نہ ہوا، وہ یہ مرتبہ حاصل نہیں کر سکتا۔

ے یارب مدد تیری ہر دم منگئے اسیں بچارے
تیری بخشش منگن کارن ڈگے در تے سارے

ے گناہانم کہ من کردم، خداوندا تو می دانی
تو ایں آں عفو کن از من توئی ستار یا اللہ

ترجمہ: "جو گناہ میں نے کئے ہیں اے اللہ تو جانتا ہے، تو ان کو معاف کر، تو پردے ڈھکنے والا ہے۔"

حضرت حاتم کی نماز

روایت ہے کہ حضرت حاتم زاہد، حضرت عصام بن یوسف (رحمہما اللہ تعالیٰ) کے پاس گئے تو عصام نے حاتم سے فرمایا کہ کیا تم اچھی طرح نماز پڑھتے ہو؟ عرض کی: ہاں! فرمایا، کس طرح نماز پڑھتے ہو؟ کہا: جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو میں وضو کرتا ہوں پھر جائے نماز پر سیدھا کھڑا ہو جاتا ہوں۔ یہاں تک کہ میرا ہر عضو اپنی جگہ پر قرار پکڑ لیتا ہے، تو میں کعبہ اپنے ابروؤں کے درمیان اور مقامِ ابراہیم کو اپنے سینے کے پہلو میں دیکھتا ہوں اور جو کچھ میرے دل میں ہے، وہ سب اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور میرے قدم پل صراط پر ہوتے ہیں، جنت میرے دائیں طرف اور جہنم بائیں طرف ہوتی ہے اور ملک الموت میرے پیچھے ہوتا ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ یہ نماز، میری آخری نماز ہے۔ پھر میں انکساری کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہہ کر غور و فکر کرتا ہوں اور عاجزی کے ساتھ رکوع کرتا ہوں اور تضرع و زاری کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں۔ پھر آخر میں بیٹھتا ہوں اور اُمید و خوف کے ساتھ تشہد پڑھتا ہوں اور سُنت کے طریق پر سلام پھیرتا ہوں اور اخلاص کے ساتھ دوسرا سلام پھیرتا

Scanned with CamScanner

ہوں اور خوف و امید کے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں۔ پھر صبر کے ساتھ معاہدہ کرتا ہوں
عصام نے پوچھا: اے حاتم! کیا اس طرح تو نماز پڑھتا ہے۔ عرض کی ہاں یہی میری
نماز ہے۔ فرمایا: اس وصف کے ساتھ تو کب سے نماز پڑھ رہا ہے؛ عرض کی
تیس ۳۰ سال سے۔ یہ سُن کر عصام رونے لگے اور فرمایا، میں تو ایسی نماز کبھی نہ
پڑھ سکا۔ یہ بھی مذکور ہے کہ ایک دفعہ حاتم سے نماز چھوٹ گئی، تو چند دوستوں
نے اظہارِ افسوس کیا۔ حاتم نے روتے ہوئے کہا اگر میرا ایک بیٹا فوت ہو جاتا،
تو بلخ کے آدھے لوگ مجھ سے تعزیت کرنے آتے۔ مگر اب میری جماعت چھوٹ
گئی تو محض چند دوستوں نے اظہارِ افسوس کیا۔ حاتم نے روتے ہوئے کہا کہ یاد
رکھو کہ میرے سب بچے فوت ہو جاتے تو میں اتنا غم زدہ نہ ہوتا، جتنا کہ ایک جماعت
کے نکل جانے سے غم ہوا ہے۔ (تنبیہ الغافلین ج ۲، ص ۲۸۰، ۲۸۱)

حضرت مُسلم بن یسار کی نماز

حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کے
گھر آگ لگ گئی۔ آپ اس مکان میں نماز پڑھ رہے تھے، محلے والے جمع
ہو گئے، جس کی وجہ سے شور و غل برپا ہو گیا۔ آخر لوگوں نے آگ کو بجھا دیا مگر
شور و غل کی، حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر تک نہ ہوئی اور وہ اپنی نماز
میں مصروف رہے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے، اس وقت معلوم ہوا کہ گھر میں
آگ لگی تھی اور لوگوں نے اُسے بجھا دیا۔ ایک دن یہی مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ
جامع مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اُن کے پہلو میں ستون گر پڑا اور بازار
کے لوگ شور و غل مچاتے ہیں۔ حضرت مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر تک نہیں ہوتی۔
(غنیۃ الطالبین ص ۱۰۹)

خودی کو چھوڑ کر محوِ نماز یوں ہو جا
کہ خود نماز ہی تیری ادا پہ ناز کرے

نماز میں خلل پر صدقہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے نخلستان میں نماز ادا کر رہے تھے کہ
آپ نے ایک خوشنما پرندے کو دیکھا کہ وہ گھنے درختوں میں اڑ رہا ہے،
اور باہر نکلنے کا راستہ نہیں پاتا۔ آپ کا دل اس کی طرف مشغول ہو گیا اور
یہ یاد نہ رہا کہ آپ نے کتنی رکعت نماز ادا کی ہے۔ پس وہ رسُول اللہ
صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پاس حاضر ہوئے اور اپنے دل کا شکوہ
بیان کیا اور اس کے کفارہ میں اسی نخلستان کو صدقہ کر دیا۔
(کشف الغمۃ ص ۸۲، کیمیائے سعادت ص ۱۰۸)

حضرت عمرؒ بن عبد العزیز کی نماز

ایک رات حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ
کے گھر ایک مہمان آیا، آپ نے اپنے چبارے کے نیچے بستر بچھایا اور وہاں مہمان
کو سُلایا اور خود چبارے کی چھت پر چڑھ کر نماز میں مشغول ہو گئے اور سجدہ میں
اتنا روئے کہ آنسوؤں سے پرنالہ جاری ہو گیا اور مہمان پر اس کے قطرے گرے
اُس نے خیال کیا کہ بارش شروع ہو گئی ہے۔ جب اوپر نگاہ اُٹھائی تو بادل کا
نشان نہ تھا۔ جب اُس نے چبارے پر چڑھ کر دیکھا، تو حضرت عمر بن عبدالعزیز
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سجدہ میں پڑے رو رہے ہیں اور پھڑک رہے ہیں جیسا کہ ذبح
کیا ہوا پرندہ پھڑکتا ہے۔ (کشف الغمۃ جلد اوّل ص ۸۹)

جنہاں دے دل عشق سمانا رونا کم اونا ہاں
وچھڑے روندے ملدے روندے، روندے ٹردے راہاں

جنہاں دے دل عشق نہ رچیا اوہیں آن دگھتے
عشقے باہجھ محمد بخشا کیا آدم کیا کتے

نماز میں محویت کی برکت

ایک دفعہ ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نفلوں کی نماز میں مشغول تھے، آپ کے سامنے آپ کا گھوڑا بندھا ہوا تھا، جس کی قیمت بیس ۲۰ ہزار درہم تھی۔ ایک چور آیا اُس نے گھوڑے کو چھوڑا اور ساتھ لے گیا۔ صبح کے وقت لوگوں کو خبر ہوئی کہ آپ کا گھوڑا چوری ہوگیا ہے، وہ افسوس کے لئے آپ کے پاس آئے تو افسوس کیا۔ انہوں نے فرمایا: آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ گھوڑا بے خبری میں چوری نہیں ہوا، بلکہ چور جب گھوڑا کھول رہا تھا، میں اُسے دیکھ رہا تھا، مگر میں اُس وقت ایسے کام میں مشغول تھا جو گھوڑے سے مجھے زیادہ پیارا تھا۔ قدرت خداتعالیٰ کی آپ کی ایسی نماز کی برکت سے اسی دن سے گھوڑا اُن کے گھر واپس آگیا۔ (غنیۃ الطالبین ص۲۰۹)

حلف بن ایوب کی نماز

حلف بن ایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ سے کسی نے کہا کہ یہ مکھیاں تم کو نماز میں تنگ نہیں کرتیں؟ فرمانے لگے کہ میں نے اپنے آپ کو کسی ایسی چیز کا عادی نہیں بنایا، جس سے نماز میں نقصان آئے۔ یہ بدکار لوگ حکومت کے کوڑوں کو برداشت کرتے رہتے ہیں، محض اس لئے کہ لوگ کہیں کہ یہ بڑے متحمل مزاج ہیں، پھر اس کو فخریہ بیان کرتے رہتے ہیں اور میں مالک کے سامنے کھڑا ہوں، اور ایک مکھی کی وجہ سے حرکت کرنے لگوں۔ (احیاء العلوم جلد اوّل ص۱۵۷)

حضرت رابعہ بصریہ کی نماز

حضرت بی بی رابعہ بصریہ رحمہا اللہ تعالیٰ روزانہ بلاناغہ ایک ہزار رکعت نفل نماز پڑھا کرتی تھیں اور یہ فرمایا کرتی تھیں کہ میں ان نمازوں سے ثواب کی طلبگار نہیں ہوں، میں تو ان نمازوں کو صرف اس لئے پڑھتی ہوں کہ میرے اور خداتعالیٰ کے

حبیب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوجائیں اور میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قیامت میں تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے یہ فرمائیں کہ دیکھ لو میری امت کی ایک عورت کا ایک دن میں اتنا عمل صالح ہے۔ (مستطرب ج ۱، ص۷)

حضرت مسلم ابن بشار کا نماز میں انہماک

مشہور عالم حدیث حضرت مسلم بن بشار رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھر والوں سے فرمایا کرتے تھے کہ میں جب نماز شروع کردوں تو تم لوگ خوب باتیں کیا کرو۔ میں نماز کی حالت میں کچھ سنتا ہی نہیں ہوں۔ چنانچہ جب حضرت مسلم بن بشار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکان میں داخل ہوتے تھے، تو گھر والے بالکل خاموش رہتے تھے، لیکن جب آپ نماز کی نیت باندھ لیتے تو لوگ خوب آزادی سے باتیں کرتے تھے۔ نماز میں ان کے خشوع و خضوع اور کمال توجہ کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ نماز میں مشغول ہوگئے اور گھر میں آگ لگ گئی۔ لوگ آگ بجھانے کے لئے دوڑ پڑے۔ بھاگ دوڑ سب کچھ ہوا، مگر ان کو ذرا بھی خبر نہیں ہوئی اور یہ بدستور نماز میں مشغول رہے اور لوگوں نے آگ بجھادی (مستطرب ج۱ ص۷)

اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ ،
خٰشِعُوْنَ ۝ (سورۃ مؤمنون، آیت ۱-۲)

ترجمہ: "بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں"۔

پھر ارشاد گرامی ہوا:

وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط هُمْ

فِيْهَا خَالِدُوْنَ ۝ (سورۃ مؤمنون، آیت ۱۱)

ترجمہ: "اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں - یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

خشوع سے کامل ثواب ملتا ہے -

خشوع سے خوفِ الٰہی زیادہ ہوتا ہے -

خشوع قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے -

خشوع رحمتِ الٰہی کا ذریعہ ہے -

خشوع سے جنت الفردوس کی میراث ملتی ہے -

خشوع سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں -

خشوع سے کامل نماز کا ثواب ملتا ہے -

خشوع سے اللہ تبارک و تعالیٰ راضی ہوجاتا ہے -

؎ تابعدار نبی سرور دے، دوزخ مُول نہ جاسن
بیشک رحمت کھلی اڈیکے عالی درجہ پاسن

؎ عاشقاں را شش نشاں است اے پسر
آہ سرد و رنگ زرد و چشمِ تر!

؎ گر ترا پرسند دیگر کدام!
کم خوردن کم گفتن و خفتن حرام!

؎ سامنے رُوئے یار ہو، سجدے میں ہو سر نیاز
یونہی حریم ناز میں میری ادا نماز ہو

اللہ تعالیٰ ہمیں خشوع و خضوع کی سعادت نصیب فرمائے - آمین!

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

تارکِ نماز کی سزا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى جَمِيْعِ النِّعَمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمَبْعُوْثِ فِيْ خَيْرِ الْاُمَمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط اَمَّا بَعْدُ ط

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ يَلْقَوْنَ غَيًّا ط (سورۃ مریم پ ۱۶ آیت ۵۹)

"اور اُن کے بعد اُن کی جگہ وہ ناخلف آئے، جنہوں نے اپنی نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہش کے پیچھے ہوئے، عنقریب وہ دوزخ میں غَیّ کا جنگل پائیں گے۔"

حضرات محترم! اس آیت کریمہ میں نماز ترک کرنے کو نالائق اور ناخلف فرمایا گیا ہے اور اس کے انجام کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ وہ دوزخ کی وادی غَیّ میں داخل ہوگا۔

قیامت میں پہلا حساب

حضور رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ مبارک ہے:

اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهٖ فَاِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ فَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ -

(نسائی شریف ج ۱، ص ۸۱، دارمی ص ۲۵۲)

"قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا"

وہ نماز کے عہد کے بارے میں ہے۔ اگر وہ درست پایا گیا تو وہ فلاح و نجات پائے گا اور اگر اس میں بگاڑ پایا گیا تو وہ بندہ خاسر و نامراد ہوگا۔

بے نمازی کا مُنہ کالا

حضور رحمۃ للعالمین ختم المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا اور اگر اس کی نماز پوری نکلی، تو وہ پوری لکھ دی جائے گی۔ اگر اس میں کچھ کمی نکلی تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا، اے فرشتو! کیا اس کے نوافل ہیں؟ اگر اس کے پاس نوافل ہوئے، تو فرضوں کی کمی ان نوافل سے پوری کر دی جائے گی۔ (نسائی، صـ ۸۲، مشکوٰۃ صـ ۱۱۷)

؎ روزِ محشر کہ جاں گداز بود — اولیں پرسش نماز بود

آج کل لوگ نوافل پڑھنے سے کتراتے ہیں، بلکہ نماز کے نوافل تک کی پرواہ نہیں کرتے، یہاں تک کہ بعض لوگ دوسرے لوگوں کو یہ ترغیب دلاتے ہیں کہ نوافل پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں، مگر قیامت کے دن ان نوافل کی قدر و منزلت معلوم ہوگی، جب نوافل سے فرائض کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔

؎ نہالِ باغِ ایماں را ہمیشہ تازہ برگرداں
بآبِ رحمتش پرور کہ گیرد بار یا اللہ!

؎ کدی نہ رج کے اکھیاں لائیاں سرورِ دو جہاناں
پڑھن نماز خدا دی ایسی ادا کرن شکرانہ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دن نماز کا ذکر فرمایا:

فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ

نُوْرٌ وَّبُرْهَانٌ وَّلَا نَجَاةٌ وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ۔ (مشکوٰۃ شریف صـ ۵۹)

(آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا) "جو نماز کی حفاظت کرے گا (نماز اُس کی حفاظت کرے گی) اور قیامت کے دن اُس کے لئے نور، دلیل اور ذریعۂ نجات ہوگی اور جو نماز کی حفاظت نہ کرے، اُس کے لئے نماز، نور، دلیل اور ذریعۂ نجات نہ ہوگی، اور وہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔"

نماز نور ہے۔ نماز دلیل ہے۔
نماز ذریعۂ نجات ہے۔ نماز باعثِ رحمت و برکت ہے۔

بے نمازی کا حشر فرعون، ہامان، قارون اور اُبی بن خلف جو کفار کے سردار تھے، اُن کے ساتھ ہوگا۔

اگر تم قیامت میں نورانیت چاہتے ہو تو نماز پڑھو۔
اگر تم چاہتے ہو کہ قیامت میں میرا کوئی وکیل ہو تو نماز پڑھو۔
اگر تم چاہتے ہو کہ کوئی باعثِ دلیل ہو تو نماز پڑھو۔
اس لئے کہ بے نماز کا حشر فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

؎ کیوں بھولے ہو خدا کو پچھتاؤ گے بہت
جب ہوگی تم کو سخت سزا بے نمازیو

؎ بولو تو پُل صراط سے گزرو گے کس طرح — اس کا بھی ہے خیال ذرا بے نمازیو
؎ ماریں گے جب گرز فرشتے عذاب کے — اُس وقت ہوگا حال بُرا بے نمازیو
؎ پوچھے گا خدا جبکہ پڑھی ہے نماز بھی — تم دو گے کیا جواب بھلا بے نمازیو
؎ پڑھتے رہو نماز سدا پانچ وقت کی — اب بھی سوچ جاؤ ذرا بے نمازیو

ے بے نمازاں اس دیہاڑے کوئی جواب نہ آوے
لا ہتھکڑیاں دوزخ ڈالو امر خدا فرماوے

ے بے نمازاں اُو پراوہ دن بڑی قہاری والا
بے نماز رہوے جو بندہ قسمت ماڑی والا

زانی سے بدتر

بنی اسرائیل کی ایک عورت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئی۔ عرض کرنے لگی، یا نبی اللہ! میں نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے اور میں توبہ کرتی ہوں۔ آپ میرے لئے دُعا فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ میرے گناہ کو بخش دے۔ موسیٰ علیہ السلام نے گناہ دریافت کیا، تو عورت نے بتایا کہ مجھ سے زنا ہو گیا تھا اور اس سے ایک بچہ پیدا ہوا، جس کو میں نے قتل کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ناراض ہو کر فرمایا اے بدکار! یہاں سے نکل جا، کہیں تیری نحوست سے ہم پر آسمان سے آگ نازل نہ ہو، جو ہمیں جلا ڈالے۔ عورت شرمندہ اور رنجیدہ ہو کر چلی گئی۔ اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: اے موسیٰ (علیہ السلام)! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو نے ایک توبہ کرنے والی عورت کو کیوں نکال دیا؟ کیا تو نے اس سے زیادہ بُرے شخص کو نہیں دیکھا۔؟ آپ نے اُس سے پوچھا، اس سے زیادہ بُرا کون ہے؟ فرمایا: جو قصداً نماز چھوڑ دیتا ہے۔

(زواجر ج ۱، ص ۱۱۲، مجالس السنیہ ص ۶۶)

ے آن فرشتے دوزخ والے لا لیسن ہتھکڑیاں
بے نمازاں اس دیہاڑے پین مصیبتاں بڑیاں

ے رووَن دیکھ کے دوزخ تائیں اگ اپنے بُلدے
ایسی دوزخ دی اگ ظالم پتھر اس وِچ گلدے

جعلی پیر

آجکل بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں، ہماری بخشش تو ہو ہی جاتے گی اور یہ سمجھ کر نماز نہیں پڑھتے کہ ہم بخشے ہوئے ہیں۔ بعض لوگ عشقِ رسُول اور حُبِّ رسُول کے دعویدار ہیں، مگر نماز نہیں پڑھتے۔ بلکہ نام نہاد (جعلی) پیر اپنے آپ کو صاحب طریقت و نسبت اور ولی ہونا ظاہر کرتے ہیں، مگر نہ خود نماز پڑھتے ہیں اور نہ ہی مُریدین اور متوسلین کو نماز پڑھنے کا کہتے ہیں، بلکہ یہ کہتے ہیں کہ معرفت کے جس مقام پر ہم فائز ہیں، وہاں نماز کی پابندی ضروری نہیں۔ (استغفر اللہ!) اور بعض کہتے ہیں ہم تو بیت اللہ شریف جا کر نماز پڑھتے ہیں ــ یہ لوگ شیطان کی گرفت میں ہیں، جو انسانوں کو بہکاتے پھرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

(سورۃ الناس) "وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں جن اور آدمی"

ایسے لوگ نہ پیر ہیں، نہ فقیر، نہ صوفی، نہ درویش، بلکہ شیطان کے ہمراہی ہیں، خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں۔

یاد رکھو: شریعت کی پابندی کے بغیر طریقت ناممکن ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں: میں نے شریعت کی کشتی پر سوار ہو کر طریقت کو پایا۔ جو لوگ شریعت کی مخالفت کرتے ہیں، اگر وہ ہوا میں اُڑ کر دکھا دیں، تو بھی انہیں ولی مت سمجھو، بلکہ یہ سمجھو کہ یہ لوگ جادوگر ہیں، ایسے لوگوں سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔

ے طریقت بجز خدمتِ خلق نیست — بسجادہ و تسبیح و دلق نیست

ے اسم محمد شہر شرع دا، اللہ پاک وسایا
مُسلم ہویا نال ایمانے جو کوئی اندر آیا

Scanned with CamScanner

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز

جو لوگ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعویدار ہیں۔ غور سے سُن لیں!

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ایک عاشق صادق جن کی گود میں سر رکھ کر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آرام فرما ہیں۔ جب سُورج غروب ہونے کو قریب ہوا تو خیال آیا کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جگاؤں، مگر عشق نے کہا مت جگاؤ۔ اسی کشمکش میں سُورج غروب ہوگیا۔ آنکھیں نمازِ عصر کے غم میں اشکبار ہوگئیں۔ جب آنسو رُخِ انور پر گرے، تو حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیوں رو رہے ہو؟ عرض کی آقا! عصر کی نماز کے غم میں رو رہا ہوں۔ اگر حق تعالیٰ نے پوچھ لیا کہ تیری ایک نماز کیوں قضا ہوئی تو کیا جواب دوں گا؟ آقائے کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بتاؤ قضا کرنا چاہتے ہو یا کہ ادا پڑھنا چاہتے ہو؟ عرض کیا: آقا! ادا پڑھنا چاہتا ہوں۔ اب حضور رحمۃ للعالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دریائے رحمت جوش میں آیا اور دستِ یدُ اللہ کو اُوپر اٹھایا اور سُورج کو اشارہ فرمایا تو سُورج واپس لوٹ آیا اور جب اس عاشق صادق نے نماز ادا کرلی، تو سورج واپس لوٹ گیا۔ (مدارج النبوۃ ج ۱، ص ۳۳۰)

؎ مولا علی نے واری تیری نیند پر نماز　　وہ بھی عصر جو سب سے اعلیٰ خطر کی ہے

؎ سُورج اُلٹے پاؤں پلٹے، چاند اشارے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسُول اللہ کی

؎ وہ جہنم میں گیا، جو اُن سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسُول اللہ کی

؎ روزے ہاڑ سیال نمازاں عشق نشان ایہہ میرا
داخل ہووے جنت اندر سب نیکاں دا بیڑا

اس ایک نماز کی قضا پر رونے والے عاشق صادق کا نام علی المرتضیٰ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز عصر ادا کر چکے تھے

کون؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پیشوائے مقتدا اولیاء ہیں

سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رہنمائے اصفیاء ہیں۔
سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فخرِ فقراء ہیں۔
سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اہلِ نظر کی آنکھ کا تارا ہیں۔
سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینۃ العلم کا دروازہ ہیں
سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رہبرِ ولایت ہیں۔
سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوہرِ شہادت ہیں۔

اگر سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز قضا کرنا پسند نہ فرمائی، بلکہ اسے ادا کر کے پڑھا، تو معلوم ہوا کہ:

بے نماز کا تعلق رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہو ہی نہیں سکتا۔
بے نماز کا تعلق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہو ہی نہیں سکتا۔
بے نماز فقیر و درویش ہو ہی نہیں سکتا۔
بے نماز عاشقِ رسُول ہو ہی نہیں سکتا۔
بے نماز ولی اللہ ہو ہی نہیں سکتا۔
بے نماز پیر و مُرشد ہو ہی نہیں سکتا۔

مجدّد دین و ملّت، امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نے ایسے ہی دنیا دار لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے ؎

؎ شہد دکھائے، زہر پلائے، قاتل ڈائن شوہر کش
اس مُردار پہ کیا للچایا، دُنیا دیکھی بھالی ہے

Scanned with CamScanner

؎ اے دل غافل ہویوں تیری عمر پنجاہ برس وہائی
غفلت وچوں اجے نہ تیری ہوش ٹھکانے آئی

؎ اکھیں کھول بے ہوشا جلدی نہ کر نیند پیاری
ایس مسافر خانے اندر لُٹے گئے بیوپاری

برادرانِ اسلام! بے نماز کی سزا کا ذکر کرتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے نماز کا انجام فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف جیسے کفار کے ساتھ ہوگا۔ ان چار کافروں کا ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں مال کمانے کے چار طریقے ہیں: (۱) حکومت و بادشاہت (۲) ملازمت (۳) زراعت و تجارت (۴) صنعت و حرفت (دستکاری) ان چاروں کافروں کے پاس مال کمانے کے یہ چاروں طریقے تھے: فرعون بادشاہ تھا۔ ہامان (ملازم) وزیر تھا۔ قارون دستکار تھا۔ اور ابی بن خلف تاجر اور زمیندار تھا۔

تو جس نے نماز حکومت و بادشاہی اور اقتدار کی وجہ سے چھوڑی، اُس کا حشر فرعون کے ساتھ ہوگا، جس نے ملازمت کی وجہ سے نماز چھوڑی اس کا انجام ہامان کے ساتھ ہوگا اور جس نے صنعت و حرفت (دستکاری) کی وجہ سے چھوڑی اُس کا حشر قارون کے ساتھ ہوگا اور جس نے زراعت و تجارت کی وجہ سے چھوڑی اُس کا حشر ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا، یا ان سب کے ساتھ حشر ہوگا۔

دُنیا میں سزا

بے نماز دُنیا میں پانچ سزائیں پاتے گا:

(۱) اس کی عمر سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔
(۲) اس کے چہرے کی نورانیت ختم ہو جاتی ہے
(۳) اس کی نیکیوں پر اسے کامل ثواب نہیں ملتا۔
(۴) اس کی دُعا بے اثر اور نامقبول ہوتی ہے۔

(۵) اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی دُعائیں اس کے حق میں قبول نہیں ہوتیں۔
اس کے علاوہ آخرت میں جو عذاب اُس کے لئے تیار ہے اس کا کوئی شمار نہیں

؎ بے عذرا کوئی ترک نمازوں آکھیا نبی سوہارے
ترن[۳] بلائیں اس بندے دے کولوں خالق جلد اتارے

؎ اول[۱] منہ تھیں نور اُتارے، دوجا[۲] بند زبانوں
وقت نزع دے کلمے کولوں خالی مرے ایمانوں

؎ کرتے ہو حق کی بندگی سے تم جو سرکشی اِس پر چلے گی تیغِ جفا بے نمازیو
؎ دوزخ میں جھونکے جاؤ گے تو کیسا حال ہوگا سوچو تو اپنے دل میں ذرا بے نمازیو

بے نماز کی نحوست

ایک بار حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ایک ایسی بستی پر گزر ہوا، جہاں درخت کثرت سے لگے ہوئے تھے اور نہریں جاری تھیں۔ کھیت سرسبز اور ہر طرف ہریالی ہی ہریالی تھی۔ وہاں کے لوگوں نے اُن کی بڑی خاطر و مدارات کی۔ اُن کی فرمانبرداری سے انہیں بڑا تعجب ہوا، پھر تین برس کے بعد جو اُدھر سے گزر ہوا تو کیا دیکھتے ہیں کہ درخت خشک ہو گئے ہیں، نہریں سوکھی پڑی ہیں، کھیت ویران ہیں اور مکانات مسمار ہیں۔ اس سے وہ نہایت متعجب ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے اُن کے پاس وحی بھیجی کہ اس بستی پر ایک بے نمازی کا گزر ہوا تھا، اُس نے اُس کے چشمے سے مُنہ دھولیا تھا۔ اُس کا یہ اثر ہوا کہ چشمے خشک ہو گئے۔ درخت مُرجھا گئے اور ساری بستی ویران ہو گئی۔ اے عیسیٰ (علیہ السلام) جب بے نماز دین کے ویرانے کا باعث ہے تو دُنیا کی تباہی کا بھی سبب بن گیا۔ (نُزہۃ المجالس ج ۱، صفحہ ۲۲)

؎ جس گھر اک نمازوں تارک رحمت رب نہ آوے
زحمت سختی اس بندے دی چھڈ کے مُول نہ جاوے

۵ بے نمازیاں دی جدمیت گورستان لے جاون
اُلفت کردے مُردے سارے لعنت لاکھ سناون
۵ وَانگ قصایاں کھل اُتارن اس دی ملک الٰہی
واہ واعزت بیلی تیری نہ چھوڑیں گمراہی

ایک بزرگ سفر کرتے ہوئے ایک دریا کے کنارے پر پہنچے۔ جب غور سے دیکھا تو دریا کی مچھلیاں ایک دوسری کو کھا رہی تھیں۔ خیال پیدا ہوا کہ شاید دریا میں بھی قحط سالی کا اثر ہوگیا ہے۔ اتنے میں غیب سے آواز آئی اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں سے ایک بے نماز گزرا۔ اُس نے پانی پینا شروع کیا' چونکہ پانی کھارا تھا' اس لئے اس نے دریا میں کلی کر دی۔ اس بے نماز کی نحوست کی وجہ سے دریا میں قحط پڑ گیا۔ (مجالس السنیہ ص۶۷، نزہۃ المجالس ج۱، ص۹۱)

بے نماز کی موت

بے نماز زندگی میں پانچ سزائیں پانے کے بعد موت کے وقت تین سزائیں پائے گا:

۱۔ بے نماز کی موت ذلت کے ساتھ ہوگی۔
۲۔ بے نماز بھوکا مرے گا۔
۳۔ بے نماز پیاسا مرے گا اور اگر سمندر بھی پلایا جائے' پیاس نہ بجھے گی۔

۵ کچھ کام تو نے وہاں کے لئے بھی بنایا ہے — کس کام میں ہو صبح و مسا بے نمازیو
۵ کچھ تحفہ حق کی بارگاہ میں لے چلو گے تم — سب کچھ عطا کیا ہے جس نے بے نمازیو

بے نماز پر قبر کی تنگی

بے نماز پر قبر اس قدر تنگ کر دی جائے گی کہ دائیں کی پسلیاں بائیں اور بائیں کی دائیں طرف نکل جائیں گی۔

بے نماز کی قبر میں آگ جلائی جائے گی تاکہ وہ اس میں جلتا رہے۔

بے نماز کی قبر میں سانپ اور بچھو ہوں گے۔

ایک سانپ، جس کا نام شجاع اقرع ہے' اُس کے ناخن لوہے کے ہوں گے اور اُس کے منہ سے آگ نکلتی ہوگی، اُس کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح ہوگی۔ یہ سانپ میت سے باتیں کرے گا اور مردے کو کہے گا' میں تیری سزا کے لئے مقرر ہوا ہوں تاکہ تجھے صبح کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے ظہر تک مارتا رہوں۔ ظہر کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے عصر تک، عصر کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے مغرب تک' اور مغرب کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے عشاء تک اور عشاء چھوڑنے کی وجہ سے صبح تک مارتا رہوں۔ اس سانپ کی طاقت اس قدر زیادہ ہوگی کہ جب بے نمازی کو وہ ایک بار مارے گا تو بے نماز ستر گز زمین میں دھنس جائے گا، قیامت تک یوں ہی عذاب ہوتا رہے گا۔ (زواجر)

۵ ست سو سالاں رستہ دوزخ بھڑکاں کڑک مریسی
بے فرماناں ہور لعیناں جاون مُول نہ دیسی

بے نماز کا ٹھکانہ

قیامت کے دن بے نماز کا سختی سے حساب لیا جائے گا اور اس پر قہر الٰہی نازل ہوگا اور بے نمازی کو ذلیل کر کے جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ (زواجر باب اقتراف الکبائر)

نماز میں سستی پر سزا

ایک شخص کی حقیقی بہن کا انتقال ہوگیا' وہ لوگوں کے ہمراہ اپنی بہن کو قبر میں اتار کر واپس گھر آگیا۔ گھر آیا تو معلوم ہوا کہ بہن کو قبر میں اتارتے وقت کچھ رقم جیب سے قبر میں گر گئی ہے۔ یہ شخص واپس قبرستان پہنچا اور رقم نکالنے کے لئے قبر کھود دی جب قبر کھودی تو دیکھا کہ قبر میں آگ دہک رہی ہے۔ یہ حال دیکھ کر روتا ہوا گھر آیا اور ماں سے قبر کا حال بیان کیا اور کہا، امی جان! میری بہن نیک تھی پھر

Scanned with CamScanner

یہ عذاب کیوں ہو رہا ہے؟ ماں نے کہا: اس کا کوئی گناہ میری نظر میں سوائے اس کے نہیں کہ وہ وقت ٹال کر نماز پڑھا کرتی تھی، اس وجہ سے وہ آگ میں جل رہی ہے۔

(زواجر، ج ۱ ص ۱۱۲)

برادرانِ اسلام! وقت ٹال کر اگر نماز پڑھنے پر یہ سزا ہے، تو جو لوگ نماز پڑھتے ہی نہیں، ان کا کیا حال ہوگا؟ ذرا اپنا انجام سوچ لیں!

تاجر کے پاس تجارت کا وقت ہے، مگر نماز کا وقت نہیں۔
ملازم کے پاس ملازمت کا وقت ہے، مگر نماز کا وقت نہیں۔
مزدور کے پاس مزدوری کا وقت ہے، مگر نماز کا وقت نہیں۔
حاکم کے پاس حکومت کا وقت ہے، مگر نماز کا وقت نہیں۔

ے بے نماز و باہجھ نمازاں، کالا ہووے سینہ
ہووے ناراض جناب الٰہی نالے شاہِ مدینہ

ے باہجھ نماز نہ مومن ہوندا، لکھ عبادت کردا
سدا عذاب قبر وچ ہووے جے توبہ بن مردا

بے نماز کی بہانہ سازی

قیامت کے دن جب بے نماز ذلیل و خوار ہوگا، تو کوئی نہ کوئی عذر و بہانہ تلاش کرے گا۔ چنانچہ وہ شخص جو دُنیا میں سلطنت میں مشغول رہا اور نماز نہ پڑھی، قیامت کے دن بارگاہِ ربّ العالمین جل جلالہٗ میں عرض کرے گا: اے اللہ! تو نے مجھے سلطنت و حکومت دی، جس کی وجہ سے اتنی مصروفیت تھی کہ سر کھجانے کی فرصت نہ ملی، اس لئے نماز نہ پڑھ سکا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ میرے پیغمبر حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السّلام کو بلاؤ۔ جب یہ دونوں پیغمبر بارگاہِ ربّ العالمین میں حاضر ہوں گے، تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا میرے ان دونوں پیغمبروں

Scanned with CamScanner

کی سلطنت تجھ سے بہت زیادہ تھی۔ مگر انہوں نے کبھی نماز نہ چھوڑی، تو جھوٹ بولتا ہے کہ سلطنت کی مصروفیت کی وجہ سے نماز نہ پڑھی۔ اسے فرشتو! اسے لے جاؤ اور جہنّم میں ڈال دو۔

ایک بے نمازی کو حاضر کیا جائے گا، تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: بتا تو نے نماز کیوں نہ پڑھی؟ وہ کہے گا: میں بیمار تھا، اس لئے نماز نہ پڑھ سکا۔ اللہ ربّ العزّت ارشاد فرمائے گا: میرے پیغمبر حضرت ایوب علیہ السلام کو بلاؤ۔ سیّدنا ایوب علیہ السّلام حاضر ہوں گے، تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: بتا تو زیادہ بیمار تھا یا کہ حضرت ایوب علیہ السّلام؟ جن کے بدن میں کیڑے پڑے رہے، مگر ایک لمحہ بھی میری یاد سے غافل نہ ہوئے، تو جھوٹا ہے۔ فرشتو لے جاؤ اور اسے بھی جہنّم میں داخل کر دو۔

ے توبہ کر جاؤ توبہ کر جاؤ بے نمازو، بخشے رب گناہاں
اس عذاب قہاری کولوں منگو سدا پناہاں

ے بے نمازو ڈرو خدا تھیں توبہ دے در آؤ
دُور گناہ ہو جاون جس دم سر سجدے وچ پاؤ

ایک ایسے بے نمازی کو بھی حاضر کیا جائے گا، جو کثیر العیال ہونے کا عذر کرے گا اور کہے گا: الٰہی! میرے بچے زیادہ تھے، ان کو پالنے اور ان کے لئے کمانے میں لگا رہا۔ اس لئے فرصت نہ ملی اور نماز نہ پڑھ سکا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوگا: میرے پیغمبر حضرت یعقوب علیہ السّلام کو پیش کرو۔ حضرت یعقوب علیہ السّلام حاضر ہوں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: بتا تیری اولاد زیادہ تھی یا کہ حضرت یعقوب علیہ السّلام کی۔ تُو اولاد کے غم میں زیادہ مبتلا رہا یا کہ حضرت یعقوب علیہ السّلام، جو یُوسف علیہ السّلام کے فراق میں برسوں روتے رہے، اُن کی آنکھیں جاتی رہیں، کمر جُھک گئی، بوڑھے

ہو گئے، مگر نماز سے ایک لمحہ بھی غافل نہ ہوتے۔ فرشتو! اس کو بھی جہنم میں ڈال دو۔

ایک بے نماز عورت عدالتِ الٰہیہ میں حاضر ہو گی، اس سے پوچھا جائے گا، تو نے نماز کیوں نہ پڑھی؟ یہ عورت جواب میں عرض کرے گی، یا مولیٰ! مجھے خاوند کے کام کاج سے فرصت نہ ملی، اس لئے نماز نہ پڑھ سکی۔ حکم ہو گا کہ فرعون کی بیوی آسیہ کو حاضر کرو۔ حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاضر ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا، اے عورت بتا تیرا خاوند زیادہ ظالم و جابر تھا یا کہ حضرت آسیہ کا خاوند فرعون زیادہ ظالم تھا؟ وہ عورت جواب دے گی فرعون زیادہ ظالم تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، فرعون جیسے ظالم خاوند ہونے کے باوجود حضرت آسیہ نے کوئی نماز نہ چھوڑی۔ یہ تیرا عذر غلط ہے، تو نے غفلت کی وجہ سے نماز نہ پڑھی تھی۔ فرشتو لے جاؤ اس کو بھی جہنم میں داخل کر دو۔ (روح البیان)

ہر اک نے پینا یارو جہڑا موت پیالا!
سب نے گھُٹ نا ایسے کھائی کیا ادنیٰ کیا اعلیٰ

نیک عمل دے باجھوں تیرے کم نہ آوے کوئی
دل دے کناں تھیں اپہہ سُن لے خبر نہ تینوں ہوئی

بے نماز کی توبہ

ایک عابد آدمی کی نیکیاں صدقات و خیرات تو بہت تھیں، مگر نماز نہیں پڑھتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ قیامت برپا ہو گئی ہے اور اس شخص کو حساب دینے والے مقام یعنی میزان پر لے گئے ہیں اور جب نامۂ اعمال اُس کے ہاتھ میں رکھا گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ تمام حسنات و خیرات موجود ہیں، مگر نماز نہیں۔ حکم ہوا کہ اس کی عبادات اس کے منہ پر مار دو کہ یہ بے نماز تھا۔ چنانچہ اس کو ننگے سر دوزخ کی طرف لے گئے۔ جب وہ خواب سے بیدار ہوا، تو سخت شرمندہ ہوا اور اُسی وقت توبہ و استغفار کی

اور باقی ساری زندگی میں کبھی نماز کو ضائع نہ کیا۔ (مقاصد السالکین ص۴۴)

نماز اظہارِ بندگی کا اک قرینہ ہے
ہماری جان مکہ ہے، ہمارا دل مدینہ ہے

نماز اک رُکن بنیادی ہے ارکانِ شریعت میں
بپا ہوتی ہے جس سے سرمدی تنظیم ملت میں

جرمِ عظیم

حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں منقول ہے کہ حضور نبی مکرم پیغمبر اعظم رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، "خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑھ کر گناہ، دینِ مبین کا بڑا دشمن اور عذاب کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو نماز کو اُس کی شرطوں کے مُوافق ادا نہ کرے اور اپنے مقررہ وقت پر نہ پڑھے۔" (مقاصد السالکین ص۴۴)

حضرت شیخ الاسلام شیخ بُرہان الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص تعدیلِ ارکان بجا نہ لائے، اُس کے لئے بہتر یہ ہے کہ نماز کو وہ دوبارہ پڑھے۔ (مقاصد السالکین ص۴۵)

میگذاری از نماز و عنبر آں ۔۔۔ لیک یک ذرہ نداری ذوقِ جاں
ذوق باید تا دہد طاعات بر ۔۔۔ مغز باید تا دہد دانہ شجر

مردود بنانے والے دو کام

ایک شخص نے شیطان لعین کو دیکھا اور کہا کہ مجھے ایسا کام بتا دے کہ میں بھی تیرے جیسا بن جاؤں۔ شیطان حیران ہو کر کہنے لگا کہ آج تک تو کسی نے یہ درخواست مجھ سے نہیں کی، تم بتاؤ یہ پوچھ کر کیا کرو گے۔؟ وہ شخص کہنے لگا، میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی تمہارے جیسا ہو جاؤں۔

Scanned with CamScanner

شیطان نے کہا : اگر واقعی مجھ جیسا بننے کی خواہش رکھتے ہو تو دو کام کرنا شروع کر دو ، ایک تو نماز چھوڑ دو اور دوسرا جھوٹی قسمیں خوب کھایا کرو اور قسم کھانے میں پرواہ مت کرو — بس ان دو کاموں کے بعد تجھ میں اور مجھ میں کوئی فرق نہ رہے گا اور میرے گروہ کا تو حقیقتاً چیلہ ہوگا ۔ وہ شخص شیطان کی یہ باتیں سُن کر بولا: خدا تعالیٰ کی قسم ! یہ دونوں کام میں ساری عمر نہ کروں گا ۔ شیطان نے جب یہ بات سُنی تو کہنے لگا : آج تک تو میں نے دُنیا کو دھوکہ دیا ہے ، مگر آج تو اُستاد نکلا ہے اور مجھے دھوکہ دے دیا ۔ آئندہ میں دل کی بات کسی کو نہ بتاؤں گا ۔ (نزہتہ المجالس ، ج ۱ ، ص ــــ)

ے بناں نماز خلاصی نائیں ، جے نت مکے جاوے
بناں نماز نجات نہ ہووے پیغمبر فرماوے

ے جس دن رب حساب کرے گا اندر حشر دہاڑے
اوّل پچھ نمازاں ہوسی ، پچھے ہور نتارے

ے روزِ محشر کہ جاں گداز بود — اوّلیں پرسشِ نماز بود

ے گر قبر کے اندھیرے سے ڈرتا ہے پڑھ نماز
ہے ظلمتِ لحد کا اُجالا نماز میں
یہ ہو انیس قبر میں ، محشر میں ہو شفیع
عقبیٰ کی راحتیں ہیں ، سراپا نماز میں

دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اور ہماری اولاد کی نمازی بنائے اور قیامت کے دن ہمارا حشر نمازیوں اور صالحین میں فرمائے اور اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباعِ کامل نصیب فرمائے ، آمین ثم آمین !

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

تأثرات

علماء صوبہ سندھ پاکستان

بذریعہ حضرت علامہ مولانا قاری عبدالستار معصومی صاحب

صدر مدرس درجۂ تجوید وقرأت دارالعلوم احسن البرکات ، حیدرآباد ، سندھ

(۱)

حضرت علامہ مولانا مفتی ابو حماد احمد میاں برکاتی مدظلہ

مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد سندھ

میں نے کتاب "کنز الخطیب" کا مطالعہ کیا اور اسے خوب پایا اور اب ہم طلبہ کو یہی کتاب تقاریر کے لئے دیں گے ، کیونکہ اندازِ خطابت اور زورِ قلم نے اس کتاب کو چار چاند لگا دیئے ہیں ــــ یہ کتاب ابتدائی طور پر مقرر بننے والوں کی کافی رہنمائی کرے گی ۔

میری دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مولانا علامہ محمد دین چشتی صاحب کو ایسی مزید کتب تحریر کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ علماء اہل سنت و عوام اہل سنت اس سے مستفیض ہوسکیں ۔ (آمین ثم آمین)

Scanned with CamScanner

حضرت علامہ مولانا قاری عبدالستّار معصومی صاحب

صدر مدرّس درجۂ تجوید و قرآت، دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد سندھ

میں نے کتاب "کنز الخطیب" اوّل سے آخر تک پڑھی۔ ماشاءاللہ انداز تحریر و تقریر بے مثیل و بے مثال ہے۔ کتاب مذکور کی سب سے زیادہ خوبی یہ ہے کہ اصل کتاب سے حوالہ جات دیئے گئے ہیں اور صرف ترجمہ پر اکتفا نہیں کیا گیا، بلکہ پوری اصل عبارت درج کی گئی ہے تاکہ اگر کسی کو شک و شبہ ہو تو اصل کتاب سے رجوع کرے۔

مولیٰ تعالیٰ حضرت مولانا محمّد دین صاحب چشتی کے زورِ قلم اور تحریر و تقریر میں مزید ترقی و برکت عطا فرمائے اور عوام النّاس کے لئے (یہ کتاب) مشعلِ راہ ثابت ہو۔ آمین بجاہِ النّبیّ الکریم الامین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین صلّی اللہ علیہ وسلّم۔

حضرت علامہ مولانا محمد خلیل صاحب قادری

خطیب جامع مسجد پیر سرہندی فقیر کا پڑ حیدر آباد سندھ

ہمارے دوست محترم قاری عبدالستار نے مجھے بُلوایا اور کتاب "کنز الخطیب" مصنّف حضرت مولانا محمد دین چشتی صاحب عنایت کی اور کہا کہ میں اس کا مطالعہ کروں۔ چنانچہ میں نے کتاب مذکور کا گہرائی سے مطالعہ کیا۔ بے حد و حساب پسند آئی۔ ٹھوس حوالہ جات کے علاوہ عربی، فارسی، اُردو اور پنجابی کے شعروں سے مزیّن پایا۔ گویا اگر کوئی مقرّر اشعار اور حوالہ جات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے خطاب کرے، تو بعید نہیں کہ بھٹکے ہوئے انسان صراطِ مستقیم پر آجائیں اور اپنی زندگی کو زرّیں اصولوں سے بہرہ ور کرلیں۔ میری دُعا ہے کہ مولا کریم مصنّف کو اس سعئ جمیلہ کو منظور فرمائے — اور اُمّتِ مُسلمہ کو کتابِ مذکور سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین!